

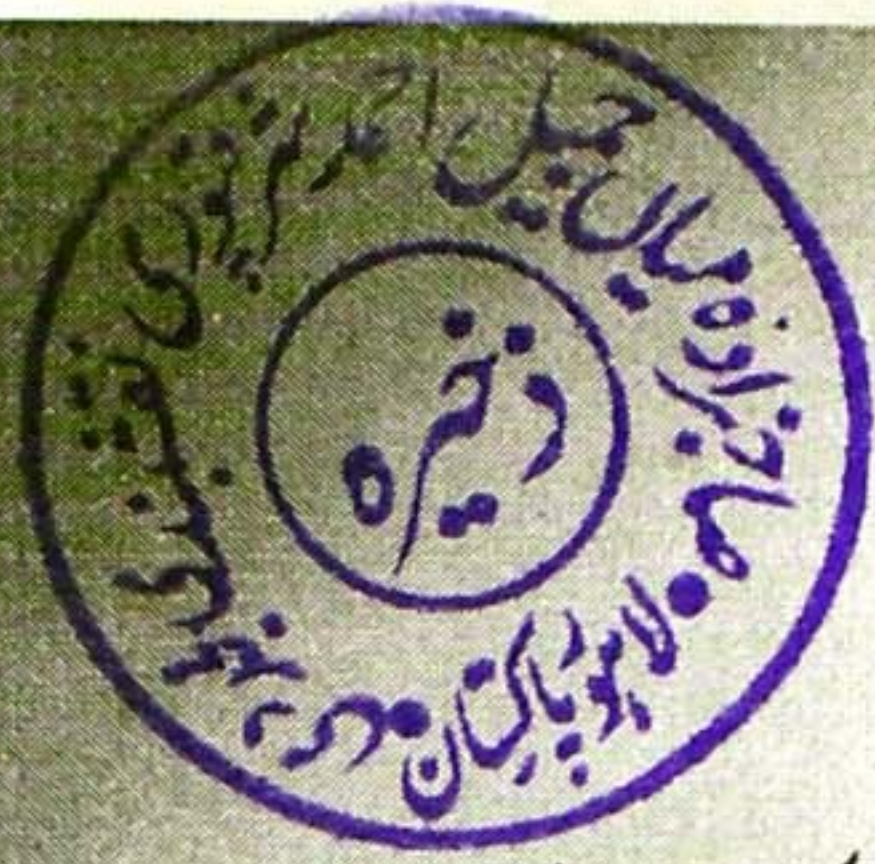
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نعت نبی میں شعر جو منہ سے نکل گیا
خرمن میرے گناہوں کا فی الفور جل گیا

فنچیز معرفت حصہ سوئم

کلام ریاض
کڑوی بعدہ فتنہ پوری

علا حضرت مولانا شاہ صدر العالم فقیر
جناب سید محمد ریاض احمد صاحب سینی
حنفی۔ نقشبندی۔ مجددی۔ انجمنی۔ رہبر۔ مجذوب و سالکین



نعت نبی میں شعر جو منہ سے نکل گیا
خرمن میرے گناہوں کا فی الفور جل گیا

پختہ معرفت حصہ سوئم

کلام ریاض

کڑوی بعدہ نکتہ پوری

علا حضرت مولانا شاہ صدر العالم فقیر
جناب سید محمد ریاض احمد صاحب ^{حسین}
حنفی - نقشبندی - مجددی - انجی - رہبر - مجذوب و سالکین

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

84677

مصنف: صدر العالم فقیر جناب سید محمد ریاض احمد صاحب حسینی رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب: غنیہ معرفت حصہ سوئم کلام ریاض کڑوی بعدہ فتحپوری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: فقیر سید امین احمد حسینی عرف قاسم ریاض

طبع اول: نومبر 2004ء

مطبع: کنگز پرنٹرز لاہور پاکستان

تعداد اشاعت: 500

قیمت: 151.00

فہرست نمبر شمار

صفحہ نمبر	زبان	مصرعہ اولیٰ	نمبر شمار
۱	اردو	یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا معبود	۱
۵	اردو	احمدی کہتے ہیں جس کو وہ احد کی شان میں	۲
۷	اردو	میرا پیر ہو کر کے میری زباں	۳
۱۱	اردو	بجھ اللہ بارانِ کرم جو گھر کے آیا ہے	۴
۱۳	اردو	میرے مرشد کے جو سینہ میں ہے جو ہران کا	۵
۱۶	اردو	بجھ اللہ یہ دربار ہے یا بزمِ رحمانی	۶
۱۹	فارسی	یا پیر دستگیرم روشن ضمیر شاہا	۷
۲۱	اردو	س سے ساری خدائی سید انور سے ہے	۸
۲۳	اردو	جو مرشد کا رتبہ نہیں جانتا ہے	۹
۲۶	اردو	ستارہ جو دین احمدی ہے وہ پیر و مرشد ہے دل کے اندر	۱۰
۲۷	فارسی	پیر من و طبیب من درد من و دوائے من	۱۱
۲۸	فارسی	سلام علیک اے شہِ نجمِ دینم	۱۲
۳۰	فارسی	اے کہ اسرار الہی رحمت رب جہاں	۱۳

۱۴	بظاہر رسم دنیا فطرتاً حکمت سے چل آئی	اردو	۳۳
۱۵	جبکہ نور احدیت از خود منور ہو گیا	اردو	۳۷
۱۶	تمنا ہے دل و جان و جگر قربان حضرت ہو	اردو	۴۱
۱۷	تعریف اس خدا کو عیاں جس کا نام ہے	اردو	۴۲
۱۸	پیرو مرشد کا کہیں مجھ کو اشارہ مل جائے	اردو	۴۶
۱۹	جہاں میں چھپ کر خدا کا آنا کسی نے اب تک ذرا نہ جانا	اردو	۴۸
۲۰	خودی کو جو اپنے مٹائے ہوئے ہیں	اردو	۴۹
۲۱	ہر گل میں ہر شجر میں گلستاں میں تو ہی تو	اردو	۵۱
۲۲	ذات تیری اے خدا اول سے نامحدود ہے	اردو	۵۸
۲۳	صوم و صلوٰۃ کا ہے قومی نشاں ہمارا	اردو	۵۹
۲۴	زیبا ہے کبریائی اے کبریا تجھی کو	اردو	۶۲
۲۵	تو ہی کریم ہے تجھ سا کوئی رحیم نہیں	اردو	۶۴
۲۶	پڑھو کلمہ نبی کا اے مرے اللہ کے بندو	اردو	۶۶
۲۷	ذات باری کا ہے ہر ذرہ عالم میں موجود	اردو	۶۹
۲۸	تیرے یاد میں مجھے اے خدا کبھی چین آئے ذرا نہیں	اردو	۷۱
۲۹	مر جا تو پہلے موت کے اے نفس پا کر زندگی	اردو	۷۳

ب

(ii)

۷۴	اردو	خود کو مارو خود کو چلاؤ خود میں خدا خود آیا ہے	۳۰
۷۵	اردو	جوانی میں پیری چلی آرہی ہے	۳۱
۷۶	اردو	تعریف کس زباں سے ہو رب و دو کی	۳۲
۷۸	اردو	گرد ہے یہ خاک عبرت خاکساری دیکھ کر	۳۳
۸۱	اردو	مبارکباد یا اللہ در اقدس کی درباری	۳۴
۸۲	فارسی	خدا یا ترا زیب حمد و ثنا	۳۵
۸۶	فارسی	لِلّٰہِ الْحَمْدُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ	۳۶
۹۰	اردو	کس تفکر میں ہے اے دل کس پریشانی میں ہے	۳۷
۹۲	اردو	ہر کام کے انجام کو جو سوچ کر کرتا ہے کام	۳۸
۹۴	اردو	ادب ہے رحمت حق کی نشانی	۳۹
۹۶	اردو	ہمارا مرشدِ کامل ہے جو اللہ کا پیارا	۴۰
۹۸	اردو	دیکھا جو غور کر کے ہر گل کے بانگین میں	۴۱
۹۹	اردو	جو محبوبِ حق جانِ جاں ہو رہا ہے	۴۲
۱۰۱	اردو	چل کے وہ خود ہی گر پڑے حق کی رضا میں خود بخود	۴۳
۱۰۲	اردو	کرو گے کیا تم اے لوگو دووا کو	۴۴
۱۰۶	اردو	عشقِ احمد میں کلیجہ کو جلا دوں تو سہی	۴۵

ج

(iii)

۱۱۰	اردو	غم کی تصویر دکھا دوں تو پسینہ نکلے	۴۶
۱۱۲	اردو	کیا جلانے گی جہنم تیری ہستی کیا ہے	۴۷
۱۱۴	اردو	جوش پر ہے یہ طبیعت کروں کیسے خاموش	۴۸
۱۱۷	اردو	ہمیں ہیں خود تماشا شائی تماشا بن کے آئے ہیں	۴۹
۱۱۹	اردو	یہی تو ہے میرے دل میں خدا جگر کے ساتھ	۵۰
۱۲۱	اردو	کس کو ہے کس کی چاہت جوشِ وصال کیا ہے	۵۱
۱۲۴	اردو	اول ضرور تھے ہم کچھ بھی تو لامکاں میں	۵۲
۱۲۹	اردو	ہم کو ہم معلوم ہوا آخر کہ ہم کیا چیز ہے	۵۳
۱۳۱	اردو	دلِ ناسمجھ تجھ کو حیرت ہے کیا	۵۴
۱۳۳	اردو	ہر اک شے کارگ و ریشہ ثبوتِ ذاتِ باری ہے	۵۵
۱۳۶	اردو	خدا نے اپنی صنعت کو نمونہ کر کے دکھلایا	۵۶
۱۳۹	اردو	میرے دل میں سما جائے محبت میری جاں ہو کر	۵۷
۱۴۳	اردو	مریضِ عشق ہوں یارو مجھے بیمار رہنے دو	۵۸
۱۴۴	اردو	پلا دے ساقی وہ جامِ وحدت کہ مست ہو جاؤں معرفت میں	۵۹
۱۴۵	اردو	دل میرا عشق محمدؐ کا شرر رکھتا ہے	۶۰
۱۴۷	اردو	کیا غرض دنیا سے یارو لو چلے جاتے ہیں ہم	۶۱

۱۴۸	اردو	جو یہ عاصی تیرے در کا گدا ہو	۶۲
۱۵۵	اردو	دیدارِ احمد صبر کی جستجو ہو	۶۳
۱۵۷	اردو	جو کرتے ہیں یاد خدا چپکے چپکے	۶۴
۱۵۹	اردو	ہمارے دردِ محبت کی کچھ دوا دیجئے	۶۵
۱۶۳	اردو	شبِ آخر ہوئی کب سے تم سو رہے ہو	۶۶
۱۶۵	اردو	کیا غرض ہم کو کسی سے ہے ہمیں اللہ بس	۶۷
۱۶۶	اردو	کیا جانے کہاں کھو گئی تحریر ہماری	۶۸
۱۶۸	اردو	جبکہ دنیا مقامِ فانی ہے	۶۹
۱۷۱	اردو	جو غافل ہو کے دنیا ہی کو اپنا گھر سمجھتے ہیں	۷۰
۱۷۴	اردو	فی زمانہ دینِ فروشی کا بڑا دستور ہے	۷۱
۱۷۹	فارسی	بادشاہِ دو جہاں ذی اختیار	۷۲
۱۸۱	فارسی	یارب بحق ذاتِ حقِ اخلاص و سوره فاتحہ	۷۳
۱۸۶	اردو	اندوہِ غم سے یارب دے مجھ کو رستگاری	۷۴
۱۸۹	اردو	یا الہی رحم کر ہوں مبتلائے رنج و غم	۷۵
۱۹۵	اردو	چاہا جو کچھ کیا مگر اے دل تو باز آ	۷۶
۱۹۷	اردو	پیروں میں تو ہی پیرو لیوں میں وہی ہے	۷۷

۱۹۹	اردو	عبدیت ہے فقر کا درجہ سعادت کے لئے	۷۸
۲۰۲	اردو	رکھتے ہیں جو منہ میں زبان اُس سے وہ کچھ کہتے نہیں	۷۹
۲۰۳	اردو	لوگ کہنے کو تو کہتے ہیں کہ ہے ایک خدا	۸۰
۲۰۷	اردو	دنیا کی کچھ پرواہ نہیں وہ چیز ہے مسلم کے پاس	۸۱
۲۰۸	اردو	مرض ہے جو دنیا میں سب سے پرانا	۸۲
۲۱۲	اردو	غم کھا کے پیو خونِ جگر رنج و بلا میں	۸۳
۲۱۵	اردو	شریفوں کی عادت ہے حُسنِ وفا	۸۴
۲۱۷	اردو	دنیا کی خط کتابت اک جھوٹ داستاں ہے	۸۵
۲۱۸	اردو	کہتے ہیں جسے پیروہ اللہ غنی ہے	۸۶
۲۲۰	اردو	خالق ہوا جس پر خدا وہ دلربا آپ ہی تو ہیں	۸۷
۲۲۱	اردو	مست اپنا تو مولے بنا دے مجھے	۸۸
۲۲۳	اردو	بُری ہے اک خودی یا رو کثافت اس میں رہتی ہے	۸۹
۲۲۵	اردو	بحمد اللہ اس عاجز نے آج اللہ کو دیکھا	۹۰
۲۲۸	اردو	لیڈران قوم جاگو آؤ اب بھی ہوش میں	۹۱
۲۳۰	اردو	لِلّٰہِ الْحَمْدُ زہے فرقِ پیمبر سہرا	۹۲
۲۳۳	اردو	فقیر کہتے ہیں اُس کو جسے ملال نہ ہو	۹۳

۲۳۵	اردو	ہوش میں آؤ مسلمانو قیامت آگئی	۹۴
۲۳۳	اردو	رام جی کہتے ہیں کس کو نام کس کا رام ہے	۹۵
۲۳۶	اردو	بنا کے اے رب تو اپنا بندہ دکھا دے اسکو جمال اپنا	۹۶
۲۳۷	اردو	دین و دنیا میں مرا لیسنس میرا پیر ہے	۹۷
۲۳۹	اردو	اے خدائے عز و جل صدقہ خدائی کا تیرے	۹۸
۲۵۲	اردو	ہے نماز پیر و مرشد حق تعالیٰ کی نماز	۹۹
۲۵۵	اردو	نصیحت کیا کرے کوئی نہیں تم مانتے کہنا	۱۰۰
۲۵۷	اردو	کروں پہلے میں حمد مسرور ہو کر	۱۰۱
۲۶۴	اردو	یا نبی سلام علیک	۱۰۲
۲۷۰	اردو	شجرہ شریف نسبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ	۱۰۳

ز

(vii)

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

”تحریثِ نعمت“

جو دنیا اور مافیہا سے دل کو موڑ لیتے ہیں
خودی کو نفسِ امارہ سے حق پر توڑ لیتے ہیں

وہی اللہ والے اہل جنت ہیں حقیقت میں

خدا کی راہ میں رشتے نبی سے جوڑ لیتے ہیں

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّصَوْ بِالْحَقِّ ۝ وَتَوَّصَوْ بِالصَّبْرِ ۝ (قسم ہے

زمانے کی) جس میں نفع و نقصان واقع ہوتا ہے) بیشک آدمی ضرور نقصان میں

ہے (بوجہ تضييع عمر کے) مگر سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی یعنی ایمان

اور عمل صالح کی پابندی کی فہمائش کرتے رہے اور تکلیف برداشت کرتے رہے

دین کی راہ میں)

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي وَ

مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

حضور نبی اکرم ﷺ سے مسلک نبوی اور اسی طرح مسلک اہل ایمان

کا اعلان و اظہار فرمایا یہ بات اظہار من الشمس ہے کہ مومن بہر حال اور بہر شان

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا كَخَلْعَتِمْ مِمَّنْ أَمَنُوا كَمَا كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ وَلَئِن لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ

شرف کے باعث ہی اس کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کے اور اس کے رسول کے پسند

کردہ قاعدہ اور ضابطہ کے ماتحت ہے۔ اس دنیا سے جانے اور اسکے بعد کے

مراحل ناواقفیت کے سبب صحیح طرز عمل نہیں اختیار کرتے جو اللہ کے رسول ﷺ

اور اس کے برگزیدہ بندوں کا طرز عمل رہا ہے۔

ہمارے پیرو مرشد واقف اسرار کاملی مخزن معرفت محبوبی محوق بالذات

ید اللہی رہبر مجذوب و سالکین مولائی و بلجائی اعلیٰ حضرت صدر العالم فقیر سید محمد

ریاض احمد حسینیؒ میاں صاحب قبلہ حنفی نقشبندی مجددی النجفی ایک بزرگ اور

سادات گھرانے سے تعلق رکھتے تھے آپ کے آباؤ اجداد عرب شریف سے بغرض

تعلیمات دینی اور تبلیغ اسلام ہجرت کر کے بخارا، مشہد، سمرقند ہوتے ہوئے ملتان

پہنچے اور ملتان میں تعلیمات دیتے ہوئے اپنے قافلہ کے لوگوں کو مختلف مقامات پر

منتقل کرتے رہے کچھ کوڑا، کڑا، کرہ، مکن پور، اجھوا، ایرایاں، دملگڑھا، بارہ بنکی،

ط

(ix)

پھولپور، رسولپور، گونتی وغیرہ منتقل ہوئے اور پیر و مرشد کے مورثِ اعلیٰ جناب سید شاہ ہیبت اللہ حسینی گونتی کے آبادی سے کافی دور ایک ٹیلہ پر مع اپنے اہل و عیال کے قیام پذیر ہوئے اور اسی مناسبت سے اس مقام کا نام ہیبت پور گونتی پڑ گیا آپ کے خاندان میں کافی جلیل القدر بزرگ گزرے ہیں ایک بزرگ جن کا نام سید شاہ محمد سلیمان ہے جن کا لقب کفر شکن تھا۔ آپ کے لئے کہا گیا ہے کہ آپ جنگ کرتے ہوئے جس مقام تک پہنچے اس مقام تک کفر کا خاتمہ ہو گیا آپ ہی کے خاندان کے ایک بزرگ سید ابوالخیر محمد فرید الدین مشہدی نے آکر کڑے میں قیام کیا ان ہی دونوں خاندانوں میں شادیاں ہوتی رہیں۔

آپ کی جائے پیدائش بنارس ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں آپ کے والد بزرگوار سید محمد فیاض احمد بنارس گئے اور وہیں ایک ہاسپٹل میں سب اسٹنٹ سرجن کے عہدہ پر فائز ہو گئے اور اپنے بچوں کو اپنے ساتھ رکھا وہیں ۱۸۸۹ء میں محلہ مدن پورہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم بنارس میں ہوئی بعد وہ اپنے ماموں جو بعد میں خسر بھی ہو گئے ان کے پاس بیانا میں تعلیم حاصل کی آپ کے ماموں بیانا میں شہر کو تو ال تھے آپ نے اپنی دینی اور دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ریلوے میں اسٹیشن ماسٹر کے عہدہ پر فائز ہو گئے چونکہ دینی تعلیم اور گھر کا ماحول بزرگانہ تھا اور ساتھ ہی ساتھ سینہ بہ

ی

(x)

سینہ تعلیم ملتی ہی رہتی تھی وہ رنگ لائی اور آپ کا رجحان حمد، نعت، منقبت، معارف، تصوف کی طرف ہو گیا اور اشعار کی شکل میں گوہر نایاب ہم لوگوں کے سامنے آیا۔ ایک وقت ایسا آیا جب کہ آپ فتحپور کے روشن ضمیر صوفی منش سید شاہ نجم الدین صاحب کے خدمت بابرکت میں حاضری دی انھوں نے دُرّ انمول کو ایک ہی نظر میں پہچان لیا اور سینہ سے لپٹا کر روحانی تصرفات سے معمور کر دیا اور ایسا مخمور کیا جسکی مثال آپ کے ہم معصروں میں نہیں پائی جاتی۔ کہاں تو نجم الدین شاہ صاحب کسی سے ملتے نہ تھے اور کہاں یہ حال ہو گیا کہ وہ آپ کو دیکھنے کے لئے بے چین رہتے تھے اور آخر کار محبت کا جذبہ اس حد تک پہنچا کہ آپ کو تمام مدارج طے کرادیئے اور آپ کو صدر العالم کے عہدہ سے سرفراز فرمایا اللہ الصمدی صدر العالم کا درجہ دُنیا میں صرف ایک ہی فرد ہوتا ہے اور وہ مقام آپ کے پیر مرشد نے مرحمت فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو اپنا قائم مقام و خلیفہ اکبر منتخب کیا۔

آپ کی حیات کا ایک لمحہ بھی ایسا نہ تھا جو عبادت، ریاضت، رُشد و ہدایت، تصنیف و تالیف، نصائح، پند و عبرت، آئینہ عبرت نسواں میں صرف نہ ہوتا۔ آپ نے اپنی زندگی اللہ و رسول اور اپنے پیر کے فکر میں منہمک ہو کر عبادت الہیہ میں وقف کر دی یہاں تک کہ اپنی جائداد جو کڑا اور ہیبت پور میں تھی

ک

(xi)

اس تک کو نہ دیکھا دیگر لوگ اس سے افادہ حاصل کرتے رہے اور کرتے رہیں گے
 آپ سادہ لوح مزاج اور بہت کم سخن تھے زبان مبارک کھلتی تو وہ اپنے پیر کی
 توصیف میں ہی کھلتی زندگی کے مجاہدہ ظاہری و باطنی بہت کئے ۱۲ برس تک روزہ
 صرف ایک پیالی چائے کے افطار پر رکھا جس کے باعث آپ کی اہلیہ بہت
 پریشان تھیں جس کی عرضداشت آپ کے پیر جو ان کے بھی پیر تھے کی۔ اس
 وقت آپ کو اپنے پاس روک لیا اور تھوڑی تھوڑی غذا اپنے ہی ہاتھوں سے کھلاتے
 رہے یہی طریقہ آپ نے اپنے مریدین اور بچوں کے ساتھ رکھا اگر آپ کے
 کھانے کے وقت کوئی بھی آجاتا تو اس کو اپنے ہی ہاتھوں سے کھلاتے اور اسی
 ہاتھوں سے خود بھی کھاتے سبحان اللہ یہ ہیں اللہ والے جس کے لئے اللہ تبارک و
 تعالیٰ کا ارشاد ہے **الآن اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ** ۵
 آپ کی شادیاں یکے بعد دیگرے تین ہوئیں دو اہلیہ سے اولادیں ہوئیں
 پہلی اور تیسری بیوی حقیقی بہنیں تھیں۔ اب آپ کی اولاد پاک پانچ ہیں جن میں تین
 صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ سید سعید احمد، سیدہ بنی فاطمہ، سید صدیق احمد،
 سیدہ ریاض النساء، سید امین احمد عرف قاسم ریاض۔ یہ پانچوں اولادیں پاک اور
 دونوں داماد سلسلہ میں داخل ہو کر فیوض و برکات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

آپ نے اپنے منجھلے صاحبزادے جناب ڈاکٹر سید صدیق احمد حسینی کو

ل

۱۹۳۸ء میں خلافت دے کر بحیثیت خلیفہ اکبر فائز کیا اور اپنے بڑے داماد جناب سید افتخار حسین صاحب کو جن کو آپ نے اپنے اولادوں پر بھی ترجیح دی ان کو بھی دستار فضیلت سے مزین کیا۔ بڑے صاحبزادے بھی بہت عبادت گزار اور فقیر منش آدمی ہیں ان کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے حج کے فریضہ سے سبکدوش کیا اور سبھی اولادیں اپنے پیرومرشد کے بتائے ہوئے اصول اور ارشادات پر گامزن ہیں۔

آپ کے مریدین کی تعداد بے شمار ہیں جن میں کثیر تعداد اتر پردیش، مدھ پردیش، پاکستان خاص کر جبلپور میں ہیں۔ یہ تمامی لوگ بھی اپنے پیر کے بتائے ہوئے اصول اور طریقہ پر عمل پیرا ہیں۔

آپ کی حضوری جن خوش نصیبوں کو حاصل ہے ان کا کیا کہنا وہ تو حضور میاں صاحب قبلہ کے فیوض و برکاتِ لامتناہی سے متمتع ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن ان لوگوں کو بھی فیضان و برکات سے محروم نہیں ہونے دیا جاتا جو آپ سے یا آپ کے کسی مرید سے عقیدت و محبت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک احمد مصطفیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے تصدق اور بزرگان دین سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و جملہ سلاسل کے طفیل میں تمامی بھائیوں کو توفیق نیک عطا فرمائے تاکہ اس کتاب سے کما حقہ مستفیض ہوں اور اپنی زندگی کو میاں حضور کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھال سکیں۔

اللہ پاک ہم لوگوں کا خاتمہ بالخیر بزرگان دین کے عقائد پر کرے تاکہ
 حشر کے دن بطفیل حضور نبی کریم ﷺ اپنے مرشد کامل محوق بالذات ید اللہ ہی
 جناب شاہ صدر العالم سید محمد ریاض احمد حسینی میاں صاحب نقشبندی مجددی انجمی
 کے دامن رحمت کے سایہ میں الطافِ خداوندی سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم
 آمین۔ ساتھ ہی ساتھ اللہ پاک ان لوگوں کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے جن کی
 کاوشوں کے باعث یہ جواہر پارے ہمارے اور آپ کے سامنے آئے۔ اللہ
 پاک تمامی مریدین، معتقدین کو تمامی مراحل دینی و دنیاوی جلد سے جلد طے
 کرائے تاکہ اپنے پیرو مرشد کے روبرو سرخروئی نصیب ہو۔ آمین اور اس فقیر کو
 بھی دعائے خیر میں یاد کرتے رہئے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۝

فقیر سید امین احمد حسینی عرف قاسم ریاض عفی عنہ

خلف و سجادہ نشین آستانہ عالیہ ریاض المعارف

۱۴۶ ریاض منزل سید واڑہ شہر فتح پور (یو۔ پی) انڈیا بھارت ۲۱۲۶۰۱

فون نمبر ۲۲۵۲۰۵ - ۰۵۱۸۰ - ۰۰۹۱

ن

(xiv)

مناجات

یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا معبود
یا غفار یا ستار یا کریم یا مقصود

جرم و خطا کے رنج و الم سے ہوں میں بیکل اور رنجور
رحم و کرم کر حال پہ میرے اے میرے خالق رب و دود

یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا معبود
یا غفار یا ستار یا کریم یا مقصود

فرد عمل ہیں سب میرے کالے بارگنہ ستر پہ گراں
پیارے نبیؐ سے جلد ملا دے اتنا کرم کراے معبود

یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا معبود
یا غفار یا ستار یا کریم یا مقصود

ہاتھ میں جن کے بحر کرم ہے مالک ہیں وہ کوثر کے
نام محمدؐ صل وسلم نور خدا ہیں صاحب جوڈ

یا اللہ یارحمٰن یارحیم یا معبود
یا غفار یاستار یا کریم یا مقصود

حمد احد سے احمد بن کر ہو گئے جو محمود و محمد
کون و مکاں کے ہیں وہ مقصد اس لئے کہتے ہیں مقصود

یا اللہ یارحمٰن یارحیم یا معبود
یا غفار یاستار یا کریم یا مقصود

چادر عرفاں اوڑھے ہیں توحید کا جامہ پہنے ہیں
وہ تاج شفاعت رکھ کے سر پر حامی امت ہیں محمود

یا اللہ یارحمٰن یارحیم یا معبود
یا غفار یاستار یا کریم یا مقصود

کنت کنزاً میں جو چھپا تھا راز فاوجی وحی "ایوحی
رحمت عالم خوب بنا ہے عبد کے پردہ میں معبود

یا اللہ یارحمٰن یارحیم یا معبود
یا غفار یاستار یا کریم یا مقصود

میم کو اُس نے عبد بنایا نام احد میں خوب سمایا
وصف کریمی یوں دکھلایا خود ہوا آکر پھر مسجود

یا اللہ یارحمٰن یارحیم یا معبود
یا غفار یاستار یا کریم یا مقصود

شوق نے جلوہ دیکھ جو پایا مست الست بنا کے پھرایا
عشق نے ٹھوکر ہم کو کھلایا اب تو کرم کراے مسعود

یا اللہ یارحمٰن یارحیم یا معبود
یا غفار یاستار یا کریم یا مقصود

پردہ غفلت ہم کو دے کر دور ہوئے وہ ایسا چھپ کر
ہوش کو آیا جس دم چکر کہہ دیا دیکھو ہوں موجود

یا اللہ یارحمٰن یارحیم یا معبود
یا غفار یاستار یا کریم یا مقصود

آنکھوں میں وہ بن کرتا رہے آئے ہیں محبوبِ دلارے
حق کے ہیں وہ ایسے پیارے دونوں جہاں ہے جنکا وجود

یا اللہ یارحمٰن یارحیم یا معبود
یا غفار یاستار یا کریم یا مقصود

قدرت نے وہ کھیل ہیں کھیلے باغ جہاں میں رنگ رنگیلے
ان سے دلاتو خوب سبق لے ہیں جو رموزِ رقص و سرود

یا اللہ یارحمٰن یارحیم یا معبود
یا غفار یاستار یا کریم یا مقصود

کہہ دے کوئی مولے سے اک پھول ریاضِ احمد میں
سوکھ چلا ہے ہجر نبیٰ میں آبِ کرم سے کر مشہود

یا اللہ یارحمٰن یارحیم یا معبود
یا غفار یاستار یا کریم یا مقصود

نعتیہ قصیدہ

احمدی کہتے ہیں جس کو وہ احد کی شان میں
مجتبیٰ و مصطفیٰ ہے وحدہ پہچان میں
توحید پر عاشق ہے وہ اللہ کا معشوق ہے
بہترین خلق ہے واللہ وہ انسان میں

ہر فعل کا فاعل وہی مفعول بھی مرسل وہی
مرشد کامل وہی ہے صورت رحمان میں
سورۃ الحمد میں اللہ اکبر ہے وہی
تاج سرداری کا بسم اللہ ہے قرآن میں
پردہ اوصاف میں پروردگاری ہے عیاں
کردیا عالم کو جس نے گلستاں اک آن میں
آفتاب لا یزال ہے وہی ذات احد
ہیں شعاعیں اُس کی روشن دل کے اندر جان میں

روح کہتے ہیں جسے وہ رسالت کی کرن
ہے بقا اس کو ہی زیبا الفت سبحان میں

ہم گنہگاروں کو اب کر دیجئے غم سے رہا
ہیں گرفتار بلا جو پنچہ شیطان میں

بخشندیں دم بھر میں چاہیں عاصیوں کی سب خطا
کیونکہ ہے سب آپ ہی کے قوت و امکان میں

بارگاہ عالیہ میں ہے یہی ہر دم دعا
ہو ترقی روز افزوں دولت ایمان میں

کاش قربان ہو ترے شان کریمی کے ریاض
سارے عالم کو جو بخشا ایک ہی فرمان میں

قصیدہ شانِ مرشدی

میرا پیر ہو کر کے میری زباں
بیان کر رہا ہے ہر اک داستاں
میں نادان ہوں دانا ہے مرشد مرا
اُسی کے کرم سے زبان ہے رواں
یہ عاجز ہے بے علم و بے عقل و ہوش
بھلا تاب گویائی اس میں کہاں
ولے اس کا ہے پیر مرشد بڑا
بزرگ اور برتر بہت مہرباں
اُسی کے قلم کا یہ مکتوب ہے
ہے کاتب وہی خاص گوہر فشاں
حقیقت میں واللہ وہ ایک ہے
اُسی کا یہ کلمہ ہے ورد زباں

وہ یکتا و بے مثل ہے بے بدل
ثنا و صفت میں ہے قاصر زباں

وہی گونجتا ہے خیالوں میں ہر دم
زبس فہم و ادراک و عقل و گماں

سمایا ہے آنکھوں میں آکر وہی
اُسی کی ہے دانائی دل میں نہاں

ہے رہبر وہی جلوہ گر حق نما
شریعت کے جامہ میں ہو کر نہاں

ہر اک بات تعلیم و تلقین کی
سکھاتا ہے اندر سے وہ بے زباں

حقیقت سے کوئی بھی واقف نہیں
عجب شان عالی سے ہے وہ عیاں

کسی نے نہیں دیکھا اب تک اُسے
نشاں میں چھپا ہے وہی بے نشاں

یہ بندہ اُسی کی غلامی میں ہے
مقدر کا جس کے نہیں کچھ بیاں

کثافت سے کر دیجئے پاک اس کو
کہ قدرت میں ہے آپ کے کن فکاں

میسر ہو چشم بصیرت اسے
نظر آئے تا اس کو پیر مغاں

وہ دریائے رحمت ہے یاں موجزن
جہاں پر ہیں سیراب سب انس و جاں

ہو کیسی ہی مشکل و یا مدعا
نہیں غیر ممکن کوئی شے یہاں

ان آنکھوں سے جلوہ دکھا دیجئے
کہ ہیں کس طرح آپ رہتے کہاں

میرے دل میں آنکھوں میں بس جائے
زیارت ہوتا ہر گھڑی بے گماں

جو سائل ہوا آ کے سرکار میں
نہیں رہتا محروم ہرگز یہاں

عطا کیجئے ظرف ایسا اسے
تجلائے مرشد ہوتا ہر زماں

ریاضاً آج اس در سے تجھ کو ضرور
ملے گا وہ مقصود کون و مکاں

قصیدہ شانِ مرشدی

بجملہ اللہ بارانِ کرم جو گھر کے آیا ہے
گھر رحمت کے برسانے کو ہر سوا بر چھایا ہے
ہمارے غنچہ ارمان کھلے جاتے ہیں داماں میں
خوشا تقدیر آنکھوں میں گلِ رعنا سما یا ہے
رہیں کیونکر نہ گردش میں یہ خورشید و قمر ہر دم
زمیں پر دین احمد کا ستارا ان کو بھایا ہے
مثال در مکنون اختر دین محمد کو
جہاں میں حق تعالیٰ نے مہ انور بنایا ہے
جناب شاہ نجم الدین احمد صاحب مسند
انھیں خالق نے وحدت کا عجب جامہ پہنایا ہے
شریعت میں طریقت میں عبادت میں ریاضت میں
بڑے انداز سے حق نے انھیں یکتا بنایا ہے

تمامی اولیاء اللہ میں حضرت کے رتبہ کو
بہت کچھ طول دے کر شمس کو جگنو بنایا ہے

مقرر جنتی ہوگا جہنم سے بری ہو کر
درِ اقدس کا جس نے ایک بھی چکر لگایا ہے

زیارت ایسے مرشد کی جو کرتے ہیں یہاں آ کر
مقدر ان کا روشن ہے خدا کا ان پر سایہ ہے

نہ کیونکر حق تعالیٰ بخش دے سارے گناہوں کو
کہ ہم نے دفتر عرفاں میں نام اپنا لکھایا ہے

نہیں کچھ پاس عاجز کے جو نذرانہ کے قابل ہو
فدا کرنے کو دل اپنا ریاضِ خستہ لایا ہے

قصیدہ شانِ مرشدی

میرے مرشد کے جو سینہ میں ہے جوہر ان کا
اوج رفعت سے چمکتا ہے مقدر ان کا
ہیں اولوالعزم بڑے شانِ خدا صلِّ علی
ثانی عالم میں نہیں کوئی مقرر ان کا
مرحبا شانِ ولایت میں ہیں کامل ایسے
کوئی پا جائے یہ ممکن نہیں اختر ان کا
جس کو دعویٰ ہو ذرا سامنے آکر دیکھے
غیر ممکن ہے نکالے کوئی ہمسرا ان کا
مخزنِ نور ہے دلِ دہیں وہی گنجِ مراد
ہے تجلایں الہی سے منور ان کا
چھپ کے ظاہر جو ہے عالم میں زقرآن و حدیث
سینہ پاک میں ہے خالقِ اکبر ان کا

مجھ سے بے کس کی ہو واللہ تمنا پوری
 کاش ہو جائے اسے جلوہ میسر ان کا
 جب سنے گا نہ کوئی روزِ قیامت فریاد
 ڈھونڈتا ہوگا ہر اک حشر میں دلبر ان کا
 سارے میدانِ قیامت میں پڑے گی ہل چل
 برق رفتاری سے جب آئے گا سرور ان کا
 ماند ہو جائیں گے خورشید و قمر بھی اس دم
 جبکہ پردہ سے نکل آئے گا گوہر ان کا
 اپنے مرشد کے غلامی میں وہاں زیر قدم
 پتلیاں ہوگا بچھاتا ہوا احقر ان کا
 حشمت و جاہ کو خود ہوگی تخر جبکہ
 ہوگا سر تاجِ شفاعت سے منفخر ان کا

عرش سے فرش تک ایک دھوم مچی ہوئے گی
 پیشوا بن کے جب آئے گا پیمبر ان کا
 جب گنہگاروں کی دوزخ سے رہائی ہوگی
 ڈنکا عالم میں بجے گا سر محشر ان کا
 رونق افروز وہ جب ہوں گے سر تخت کرم
 بہتر عالم سے ہے واللہ وہ منظر ان کا
 عاصیوں کے سب ہی دھل جائیں گے اعمال سیاہ
 گرم جوشی سے بہے گا جو سمندر ان کا
 حسرت و یاس میں مخلوق پھرے گی حیران
 فضل و رحمت کا کھلے گا وہیں دفتر ان کا
 حکم ہوگا یہی رضواں کو لٹادے جنت
 خاص محبوب خدا ہو گیا رہبر ان کا
 صدقہ حضرت کا غلامی میں ہو مقبول ریاض
 عرض کرتا ہے بصد عجز سخور ان کا

قصیدہ تصوف

بحمد اللہ یہ دربار ہے یا بزمِ رحمانی
ملائک عرشِ اعلیٰ کے جہاں کرتے ہیں دربانی
عجب انداز سے آراستہ ہے محفلِ اقدس
مؤدب ہیں بشر جن و ملک ارواحِ انسانی
بیاں ہوتے ہیں اس جا پر فضائلِ فیض و برکت کے
پڑھی جاتی ہیں حمد و نعت میں آیاتِ قرآنی
کہیں حافظ کہیں قاری کہیں واعظ کہیں صوفی
کہیں پر مُطر بانِ خوش گلو پڑھتے ہے حقانی
یہاں سے میوہِ مقصود لے کر لوگ جاتے ہیں
جو آتے ہیں درِ اقدس پہ بہرِ فضلِ ربّانی
جنابِ شاہِ نجم الدین احمد بانی محفل
انھیں کو زیب ہے وحدت کا سر پر تاجِ سلطانی

فنا فی اللہ سے بالا ہیں رفعت میں تقرب میں
نہایت کے منازل کو جہاں ہوتی ہے حیرانی

محبت میں عنایت میں تواضع میں ہدایت میں
فیوض باطنی میں بھی نہیں ہے آپ کا ثانی

مبارکباد کا مژدہ ہے حق سے شانِ حضرت میں
جزاک اللہ فی الدارین و خیرا لطف یزدانی

رجب کے بست و ہفتم شب میں حضرت کے توجہ سے
خدا کے خاص بندوں کو غذا ملتی ہے روحانی

دلِ مؤمن حقیقت میں گذرگاہ تجلی ہے
سیاہی گر نہ ہو اس میں ز شرِ نفس شیطانی

وہی آبِ بقا ہے آبِ کوثر ہے وہی زمزم
جو حضرت کے وضو کے بعد بیچ جاتا ہے کچھ پانی

خدا جانے مقدر میں ہے کس کے آج کی دولت
کسے ملتا ہے اس در سے دُرِ مقصودِ رحمانی

بحمد اللہ کیا الطاف ہے حضرت کا ہم سب پر
عطا ہے جا خدا کے گھر میں زیرِ چترِ رحمانی

لوائے حمد کے نیچے اسی صورت سے محشر میں
خدا چاہے گا ہوگا شامیانہ ظلِّ سبحانی

بہت عاجز ہے کم ظرفی سے یہ دل ہو فدا کیونکر
قدومِ پاکِ مرشد پر نہایت ہے پریشانی

کرم کی اک نظر شاہا اگر ہو کاش خادم پر
ریاضِ خستہ کی قسمت ابھی ہو جائے نورانی

مناجات

یا پیر دستگیرم روشن ضمیر شاہا
از بسکہ ناتوانم دستم بگیر شاہا
رحمن و ہم رحیمی تو مالک قدیمی
فضل و کرم بفرما لطف کثیر شاہا

بے مثل و بے نیازی اے معدن سخاوت
مارا ز کور چشمی گرداں بصیر شاہا
خود راز خود پسندی از خود خدا بر آئی
با خود خدا نگاری بر خود صغیر شاہا
بیش از گراں بہا شے کردہ سپرد آدم
آوردی ز رحمت اورا اخیر شاہا
عبد و رسول گشتی در پردہ ہدایت
داری ہمہ تو شان رب قدر شاہا

زیرِ قدمِ پاکتِ عرشِ بریں نہادہ
وہم و گماں چہ یابد جائے نصیرِ شاہا

در چشمِ من نشستہ ہرگاہ می نمائی
ہر سو جمالِ حسنتِ ماہِ منیرِ شاہا

پوشیدہ از نگاہم بر من تو حکمِ رانی
اندر قفسِ نہادہ جانم اسیرِ شاہا

تو بر سرِ کرامتِ مولائی و کریمی
بے کسِ منم غریبم عاجزِ فقیرِ شاہا

حالِ ریاضِ خستہ اے رحمتِ دو عالم
گشتہ ز دردِ ہجرالِ بیدِ حقیرِ شاہا

قصیدہ



س سے ساری خدائی سید انور سے ہے
دین و دنیا کی سعادت اپنے پیغمبر سے ہے

ی سے یاد حق میں ہے تفسیر یسین شریف
د سے دل میں اشارہ دین کے اختر سے ہے

ن سے نجم الدین احمد صاحب صدق و صفا
جلوہ گر نور نبی کی روشنی اندر سے ہے

ج سے ہیں جانشین مسند شاہ نجف
مژدہ خلد بریں جن کو خدا برتر سے ہے

م سے مستانہ جام الست و محو حق
کیفیت جن میں محض توحید کے ساغر سے ہے

ہے الف اللہ کا الفت میں جس کے روز و شب
لام سے لبتیک کی پیہم صدا دلبر سے ہے

د سے دیدار حق کی دن بدن دولت بڑھی
کی سے یادِ لم یزل ہر دم دلِ مضطر سے ہے

ن سے نور احدیت نے دل منور کر دیا
کفر کی غارتگری جس نور کے مظہر سے ہے

پھر الف اللہ کا احمد میں ہے اسرار حق
ح سے حسن حق کا مطلب داور محشر سے ہے

م سے مسرور دل مصروف حق مشتاق یار
د سے دل کا تعلق خالق اکبر سے ہے

ختم کرتا ہوں دعا پر یا الہی رحم کر
دل گنہگاروں کا زخمی نفس کے خنجر سے ہے

جام بھر بھر کے خدایا اب وہی مجھ کو پلا
جو دوا دردِ محبت کی عطا رہبر سے ہے

جملہ اوصاف حضرت کب ہوں عاجز سے بیاں
جن میں در پردہ چمک اس ایک ہی گوہر سے ہے

گر بڑا تیراک بھی دیکھے تو غش کھائے یہاں
جو سمندر فیض و برکت کا رواں اس در سے ہے

کیا کروں تعریف مرشد غیر ممکن ہے ریاض
اس لئے حرفوں میں بالکل مختصر احقر سے ہے

تصوف

جو مرشد کا رتبہ نہیں جانتا ہے
وہ کب حق تعالیٰ کو پہچانتا ہے

شریعت میں جس نے حقیقت نہ جانی
بزرگان دین کو وہ کب مانتا ہے

ہے منکر خدا کا ذلیل اور کافر
کہ وہ نیک و بد کچھ نہیں جانتا ہے

نہ لایا جو ایمان کامل نبی پر
خدا کو وہ اپنا نہیں جانتا ہے

جو شیدا ہوا ہے حبیب خدا کا
یقینی خدا کو وہ پہچانتا ہے

ہے بے کار لاکھوں برس کی عبادت
نبیؐ کو جو رہبر نہیں مانتا ہے

خدا کے جو محبوب کو حق نہ جانے
وہ کافر خدا کو نہیں جانتا ہے

جہنم میں گھر ہے اسی کا مقرر
رسالت کو جو حق نہیں جانتا ہے

اسی میں شرافت ہے ایمان کامل
خدا کے نبی کو جو پہچانتا ہے

رہا دین اسلام کا جو مخالف
جہاں میں عبث خاک وہ چھانتا ہے

بسی ہے جو دل میں تمنائے مرشد
ریاض اب اسے بس خدا جانتا ہے

شانِ مرشدی

ستارہ جو دین احمدیؑ ہے وہ پیر و مرشد ہے دل کے اندر
کہ چاند و سورج بھی ہیں پشیمان وہ پیر و مرشد ہے دل کے اندر

خدایا ہے شانِ کبریائی کھچی جو تصویرِ مصطفائیؐ
دکھا وہی جلوۂ خدائی کہ پیر و مرشد ہے دل کے اندر

میں اپنے مرشد پہ ہو کے شیدا پھروں جو حجرہ کے گرد ہر جا
یہی ہے اپنا طوافِ کعبہ کہ پیر و مرشد ہے دل کے اندر

یہ بات دل میں میرے سمائی کہ دوں میں مرشد کی اب دہائی
ملے وہ مقصودِ انتہائی جو پیر و مرشد ہے دل کے اندر

ریاضؒ بے کس حقیر و مجرم بہت ہے جرموں پر اپنے نام
زہے مقدر ہے اس کا خادم جو پیر و مرشد ہے دل کے اندر

شانِ مرشدی

پیر من و طیب من درد من و دوائے من
شیخ من و مسیح من داروئے من شفائے من

عیش من و نشاط من عز من و وقار من
ذات من و صفات من مقصد و مدعائے من

دیر من و حرم من و کعبہ و قبلہائے من
حور من و قصور من جنت و ماسوائے من

سرور و نجم دین من مالک جسم و جان من
مولس و غمگسار من مرشد و رہنمائے من

خستہ جان ریاض من ہیچ مگو جزایں سخن
پیر من و خدائے من رہبر و مصطفائے من

شانِ مرشدی

سلامٌ علیک اے شہِ نجمِ دینم
کہ زیرِ قدم تو من جاگزینم
دروں دردم چون توئی جلوہ فرما
شدہ آستانِ تو خلد برینم
خدا خود بشان تو لولاک فرمود
نظیر تو اے شاہِ ہرگز نہ بینم
شدی خاتم الانبیاء بر رسولان
کہ در راہ حق بس توئی یک صفیرم
توئی خود مثال تو اے بے مثالی
کہ مثل تو پیدا نہ شد اے جبیم
جمال تو شد در جہان روز روشن
توئی بے بہا یک دُرِ مہِ جبینم

وجود تو شد ہستی باغ امکاں
 کہ خود در گلستاں گل و عندلیم
 بر افلاک چوں پائے اقدس نہادی
 سر افرازی عرش شد اے عزیزم
 حسینان آفاق را زیب و زینت
 شدہ خاک پائے تو اے نازنینم
 ز اسرار حق گفتی سخن و اقرب
 کہ من در دل پاک پرودہ نشینم
 تویی ندنباں را بروز قیامت
 شفیع گنہگاری در نصیبم
 شدہ طالع خفتہ بیدار و تاباں
 گرفتم ترا پیر و مرشد چوں این دم
 بحال ریاض اے شہ دین و ایماں
 نظر کن ز لطف و کرم اے کریم

نعت

اے کہ اسرار الہی رحمت رب جہاں
ہادی و رہبر توتی واللہ بہر انس و جاں
اے کہ شان واضحی یسین و طہ احم
اے کہ ہمراز حقیقت موجد کون و مکاں
اے کہ سردار دو عالم معدن جود و سخا
مصدر حسن و سعادت مخزن روح رواں
اے کہ تو بنیاد عالم بانی زیر و زبر
مالک میدان محشر ہم شفیع مذنباں
آدم و ایوب و یونس نوح و ابراہیم را
دشگیر یوسف و موسیٰ و عیسیٰ مرسلاں
اے کہ در قندیل روشن تافتی نور خدا
بہر عرفان حقیقت با شرع گشتی عیاں

اے کہ تو محبوب خالق امی و ختم رسل
 مونس و ہمد توئی واللہ بہر عاجزاں
 اے کہ آزار محبت را توئی دارالشفای
 درد عیسیٰ را دوا و ہم مراد عاشقاں
 اشرف مخلوق و یکتا بے نظیر و بے بدل
 اے کہ تو اصل الاصول و باعث این کن فکاں
 دیدہ و دانستہ راز حق نکردی آشکار
 ہر چہ گفتی در کلام اللہ بہر امتحاں
 منظر ذات و صفات حق تعالیٰ یک توئی
 بے زبان و با زبان ہم بے نشان و بانشاں
 نیست چیزے چوں شود پہاں ز تو اے نور حق
 ذرہ ذرہ آئینہ شد در نگاہ تو عیاں

خاتم شان ولایت نائب شاہ رسل
نجم دین احمدی محبوب و فخر کمالاں

اے کہ داری قدرت شان خدائے عزوجل
در لب معجز نما ہم چوں مسیحاے زماں

گر تو فرمائی نگاہ لطف و احسان و کرم
کے تو اند ہیچ کس چوں حرف آرد بر زباں

ہر چہ خواہی از کرم بخشی غلام خستہ را
اے کہ تو فریاد رس محبوب رب دو جہاں

السلام و الصلوٰۃ و ہم درود لاتعد
با دل پر درد بادا از ریاض خستہ جاں

تبلیغ

بظاہر رسم دنیا فطرتاً حکمت سے چل آئی
جو صنعت تھی حقیقت میں چھپی چھپ کر نکل آئی
مزرہ آیا بقا کا عالم فانی میں عرفاں سے
جب عبرت رہبری کرنے کو خود پیش محل آئی
کہاں تھی اور کیسی تھی وہ شکل آدم و حوا
عجب سانچہ تھا جسمیں ڈھل کے اک صورت نکل آئی
کھلا رازِ محبت پردہ اسرار باطن سے
جوں ہی تصویر آب و گل نشان عزوجل آئی
صدف میں قطرہ نیساں نے عبرت سے جو کچھ پوچھا
حیا شرماگئی دل میں ہنسی لب پر چل آئی
کرم کی جب گھٹا چھائی برس کر کھل گیا بادل
لئے آغوش میں حق کو تری رحمت نکل آئی

ازل ہی سے جوشیدائی تھا خالق حسن اطہر پر
شب معراج میں حق کو بلا دیکھے نہ کل آئی

جو تھی مہر نبوت سرور عالم کے شانہ پر
نشانی ہے محبت کی جو بہر لم یزل آئی

رموز حسن انساں کو بتایا کچھ نہ خالق نے
کہ بن بن کر مٹے جاتے ہیں کیوں سبکوا جل آئی

فنا کے بعد حسرت کو خیال آیا گناہوں کا
تو مرقد پر بہت رو کر کف افسوس مل آئی

سر محشر سواری جب ترے محبوب کی نکلے
بہت خوش ہوں اگر دیکھوں مرا لاشہ کچل آئی

پڑیں گی فضل کی بوندیں کرم کا مینہ برسے گا
یہ فال میم احمد حشر کے دن کی نکل آئی

سیاہی جبکہ دھل جائے گی رحمت یہ ندا دے گی
گنہگاروں کی دیکھو چاند سی صورت نکل آئی

رہوں کبتک میں گریاں اپنا پھیلائے ہوئے داماں
در مقصود لینے کو تمنا سر کے بل آئی

میں سائل ہوں ترے در پر نہ لوں گا حور و غلاماں کو
اگر لوں گا تو بس تجھ کو طبیعت اب چل آئی

تصدق اپنے آقا کے مجھے جو یاد رکھتے ہیں
اسی باعث سے گر گر کر میری حالت سنبھل آئی

کہیں رو کے سے رکتے ہیں دل پر درد کے آنسو
لگا چرکا ذرا کوئی تو چشمِ نم ابل آئی

چھپا کر بخش دیتی ہے خدایا شان ستاری
اسی دم جبکہ عصیاں کو تری رحمت مسل آئی

سمجھ لیتا ہوں مرشد نے کیا ہے یاد خادم کو
تڑپتا ہے مرا جب دل کسی کروٹ نہ کل آئی

چمک اٹھا ستارہ دین احمدؑ کا جو اس دل میں
مری شمس و قمر سے بڑھ کے اب قسمت نکل آئی

غضب ڈھایا ریاضؒ اس وقت ترے چشمِ عرفاں نے
کہ خاک پائے مرشد کو وہ سرمہ سے بدل آئی

تبلیغ

جبکہ نور احدیت از خود منور ہو گیا
فرش سے لے عرش تک اک کن سے مظہر ہو گیا
حمد و نعت و منقبت عاجز سے ہو کیوں کر ادا
نجم دین احمدیؑ کا دل میں جب گھر ہو گیا
حوصلہ جو نہی کیا نام نبیؐ لکھے قلم
لوح پر پاس ادب سے خود وہ ششدر ہو گیا
بند ہے منہ میں زبان ہو بس مودب اے قلم
ختم ہے نعت نبیؐ جب خود قلم سر ہو گیا
ہو گئے گلزار اوراق زمین و آسماں
قطرہ توحید سے ہر حرف گوہر ہو گیا
در فشانہ ہے ثبوت رحمت ذات احد
اس لئے لبریز قطروں سے سمندر ہو گیا

کیا حقیقت ہے صدف کی جو کرے پیدا گھر
حق کی خلاتی ہے یہ قطرہ جو گوہر ہو گیا

تخم ریزی سے ہوئی دانائی قدرت عیاں
خاک پر ہر سمت جو فرش مشجر ہو گیا

سرور عالم کے آتے ہی مٹیں سب ظلمتیں
گلشن ہستی اسی گل سے معطر ہو گیا

روشنی اسلام کی پھیلی جہاں میں چار سو
ہر نفس انوار رحمت سے مسخر ہو گیا

مل گیا ہم کو شفیع المذنبین سا جب نبیؐ
ہم گنہگاروں کا کیا اعلیٰ مقدر ہو گیا

حق و باطل کی نہ کی جس شخص نے کچھ امتیاز
نفس پر اس شخص کے ابلیس افسر ہو گیا

بغض و کینہ حرص و لالچ نے کیا دل کو خراب
شر سے الفت ہو گئی دل بد سے بدتر ہو گیا

دین سے جو نفرت ہے دنیا سے محبت آج کل
ہر کسی کا اس لئے اب حال ابتر ہو گیا

ہر نبی کے امتوں نے کچھ نہ کچھ پائی سزا
پر حبیب کبریا کا رحم سب پر ہو گیا

نور ایمان سے دیا جس نے مرے دل کو سرور
پیشوائے دین وہی اپنا پیمر ہو گیا

جو غلامان نبیٰ ہیں ان کی یہ ادنیٰ ہے شان
قطب کوئی ہو گیا کوئی قلندر ہو گیا

تم باذن اللہ سے مردہ جلا دیتے ہیں وہ
اک نظر جس پر پڑی پل میں سکندر ہو گیا

یا الہی ہر کسی کو نور ایمان کر نصیب
عفو کر عصیاں کو بیحد بار سر پر ہو گیا

موجزن رحمت ہے دل سے مانگ لو اے مؤمنو
مدعا قدموں پر حضرت کے مظفر ہو گیا

وصف مرشد میں اگر اک حرف بھی لکھوں ریاض
لوگ حیرت میں ہوں کیا اللہ اکبر ہو گیا

مناجات

تمنا ہے دل و جان و جگر قربان حضرت ہو
تصدق ہو جو یہ خادم اسے بیحد مسرت ہو

بہت رنجور ہوں اپنے بد اعمالی و عصیاں سے
وہ رحمت کر الہی تا نہ محشر میں ندامت ہو

برا ہوں یا بھلا جیسا بھی ہوں بندہ ہوں رحمن کا
میسر اس لئے محبوب کی تیرے شفاعت ہو

لیا ہے آپکا دامان کہاں جاؤں کدھر بھٹکوں
خدا سے بخشواد دیجئے مجھے اتنی عنایت ہو

ریاضِ خستہ کی رکھ لیجئے اب لاج اے آقا
کرم فرمائیے لِلّٰہ تا عقبے میں عزت ہو

حمد

تعریف اس خدا کو عیاں جس کا نام ہے
پیہم درود بر شہ عالی مقام ہے
محبوب ذوالجلال شہنشاہ مرسلاں
سردار دو جہاں کو ہمارا سلام ہے
اجلاس یہ جناب رسول خدا کا ہے
آنا ادب سے بیٹھنا اچھوں کا کام ہے
لوگوں کا چاروں سمت سے آج اس مقام میں
جنت میں داخلہ کا عجب اثر دہام ہے
ابواب سارے کھل گئے جنت کے مؤمنو
جاری ہمارے شاہ کا فیضان عام ہے
محبوب ایزدی کا وہ دریا رواں ہے آج
پر جوش بحر رحمت خیر الانام ہے

رحمت سے دور ہو گیا وہ جس نے شک کیا
حضرت کی شان پاک وہ معجز نظام ہے

رکھو قدم سنبھال کے نیکی سدا کرو
ورنہ بدی کا اپنے ہی اوپر وبال ہے

ڈنکا جو بج رہا ہے ذرا غور سے سنو
سمجھو کہ کس کا کس لئے کیا انتظام ہے

ہر سو پکار ہوتی ہے روزانہ پانچ بار
یارو چلو کہ دعوت اسلام عام ہے

پیشی ضرور ہوئے گی اللہ کے حضور
ہر اک سے پھر حساب بروز قیام ہے

انمول ہے یہ دولت ایمان و دین حق
مرنے کے بعد اس کی ضرورت مدام ہے

لوگو نہ ہاتھ آئے گا موقعہ یہ پھر کبھی
جانو یہ بالیقین کہ اجل صبح و شام ہے

کب ہے گوارا حق کو کسی پر عذاب ہو
خالق نے سب کو اس لئے بھیجا پیام ہے

منکر اس آستانہ اقدس کا ہے شقی
اک روز اس کو نار جہنم سے کام ہے

ہم سب گناہ گاروں کے بخشش کے واسطے
محشر میں بالیقین یہی باب السلام ہے

اس در سے جو گزر گیا پڑھتا ہوا درود
واللہ اس پر آتش دوزخ حرام ہے

سن کر ندائے ہاتف غیبی جو شک کرے
ایمان ہے خام اس کا جہنم مقام ہے

روز جزا کا وعدہ ہے قرآن میں جا بجا
جانو خدائے پاک کا سچا کلام ہے

یا رب بروح پاک درود و سلام بھیج
ہدیہ بہ آل و صحبہ سب پر مدام ہے

اکرام و فضل کی ہو نظر اب ریاضت پر
حاضر یہ در پر آپ کے ادنیٰ غلام ہے

مناجات

پیر و مرشد کا کہیں مجھ کو اشارہ مل جائے
مشکلیں حل ہوں پتہ یار تمہارا مل جائے

خاک ہو جائے وہیں خرمن عصیاں جل کر
آتش عشق نبیؐ کا جو شرارا مل جائے

بخت خفتہ کو کہیں اپنے جگادوں یا رب
خواب ہی میں مجھے لے لے وہ پیارا مل جائے

یا خدا یہ بھی بتا دے ہوں تہی دست و غریب
دوں گا کیا نذر میں جب حق کا دلار مل جائے

یا رسولؐ عربیؐ دل کی تمنا ہے یہی
پائے اقدس سے مقدر یہ ہمارا مل جائے

آپ کے نام مبارک کی جو نکلے خیرات
میری آنکھوں میں اسی میم کا تارا مل جائے

محرم راز بنوں ہو کے غلام احمدؑ
اتنی خدمت مجھے محشر میں خدارا مل جائے

جھوم کر مانگوں نہ مستی میں حقیقت کے سوا
معرفت کا مجھے اک پھول ہزارا مل جائے

سر کے بل جاؤں مدینہ کو بصد شوق ریاضؑ
پیارے احمدؑ کا ذرا مجھ کو سہارا مل جائے

قصیدہ

جہاں میں چھپ کر خدا کا آنا کسی نے اب تک ذرا نہ جانا
مجال کیا ہے جو کوئی جانے خدا کو ہم نے خدا سے جانا

مکمل ارواح اس کا جامہ مجسم اسرار حسن یکتا
دلوں میں چھپ کر وہ ایسا آیا ہوا نہ ظاہر خدا کا آنا

ہزاروں حیلوں کے کتنے پردے پڑے ہیں عقل و سمجھ کے آگے
کرے بھی گر کوئی لاکھ چلے حجاب ہی میں رہے گا دانا

اسی نے چاہا جسے بنایا اسی نے چاہا جسے بگاڑا
اسی کا ہے یہ جہان سارا اسی سے ممکن ہے اس کا پانا

اگر نہ چاہے خدائے برتر تو پائے خالق کو کوئی کیونکر
بسا ہے دل میں وہ ایسا چھپ کر نہیں ہے آساں خدا کا پانا

وہی ہے واللہ ذات برتر چھپا ہے عالم میں خود جو آ کر
اسی کے تیر نظر نے اکثر لگایا دل پر مرے نشانہ

ریاضؔ ہے یہ حقیر بندہ کیا گناہوں نے اس کو گندہ
دل اس کا رحمت سے کر دے زندہ کہ اپنے مرشد سے ہو یگانا

قصیدہ

خودی کو جو اپنے مٹائے ہوئے ہیں
وہ رتبہ خدائی کا پائے ہوئے ہیں

ہے اللہ اکبر عجب شان مرشد
خدا کو وہ اپنا بنائے ہوئے ہیں

نہیں ہے کسی غیر کی ان کو چاہت
کہ محبوب یزداں کہائے ہوئے ہیں

نہیں ہے کسی سے نہ حاجت کسی کی
بس اللہ سے دل لگائے ہوئے ہیں

نہیں ان سے بہتر کوئی مرد دانا
وہ اپنے کو نادان بنائے ہوئے ہیں

ہے قدرت میں سب کچھ خدا کے کرم سے
سر عجز لیکن جھکائے ہوئے ہیں

بھلا ان کے رتبہ کو کیا کوئی جانے
خدا کو جو اپنے چھپائے ہوئے ہیں

کہاں جائیں اب چھوڑ کر در کو تیرے
بہت ہاجر کے ہم ستائے ہوئے ہیں

نہیں کوئی جا اے ریاضؔ اس سے بہتر
کہ گھر میں خدا کے ہم آئے ہوئے ہیں

حمد

ہر گل میں ہر شجر میں گلستاں میں تو ہی تو
صحرا میں تو ہی تو ہے بیاباں میں تو ہی تو
ہر برگ و بار و خارِ مگیلاں میں تو ہی تو
دامانِ حسن باطن انساں میں تو ہی تو

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

ہر رنگ و بو میں جلوہ دکھایا ہے تو ہی تو
گلشن میں یہ چنبیلی و بیلا ہے تو ہی تو
تیری چمک ہے ذرہ میں شمس و قمر میں بھی
قطرہ میں تو سمایا ہے دریا ہے تو ہی تو

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

ظاہر میں تو ہی پیدا ہے باطن میں تو ہی تو
ادنیٰ میں تیرا جلوہ ہے اعلیٰ ہے تو ہی تو
اول تھا جلوہ گر تو ہی آخر بھی تو ہی تو
دونوں جہاں کا خالق و مولیٰ ہے تو ہی تو

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

فاعل تو ہی ہے اور ہے مفعول بھی تو ہی
شاعِل تو ہی ہے اور ہے مشغول بھی تو ہی
عاقِل تو ہی ہے اور ہے معقول بھی تو ہی
منجملہ قابلوں میں ہے مقبول بھی تو ہی

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

عابد تو ہی ہے اور ہے معبود بھی تو ہی
ساجد تو ہی ہے اور ہے مسجود بھی تو ہی
قاصد تو ہی ہے اور ہے مقصود بھی تو ہی
نظروں سے چھپکے دل میں ہے موجود بھی تو ہی

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

پردہ نشیں بنا کہ نہ دیکھے کوئی تجھے
دل میں چھپا تو ایسا نہ جانے کوئی تجھے
بندے خدا کے تجھ کو ہی امیٰ کہا کئے
ملنے کی راہ اپنے بتادے تو ہی مجھے

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

بھیجے ہوئے کو صاحب اسرار جانئے
بخشش میں اُس کریم کو غفار جانئے
سایہ نہ تھا کہ نور خدا بے مثال تھا
خالق کو سارے خلق کا مختار جانئے

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

طالب وہی تھا پھر وہی مطلوب بن گیا
راغب ہوا وہ ایسا کہ مرغوب بن گیا
لذت ملی تو میم کے پردہ میں چھپ گیا
الفت جتا کے خود وہی محبوب بن گیا

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

اللہ کے الف سے احد کا مزہ لیا
حمد و ثنا کے لطف کو احمد کہا کیا
حق الیقین نے پھر دیا محمود کا خطاب
تعریف ختم کر کے محمد بنا دیا

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

معراج میں نبیؐ نے نہ دیکھا بجز خدا
باطن میں اور تھا نہ ہویدا بجز خدا
پردہ اٹھا تو ماعرفناک کہہ اٹھے
حیرت میں تھے کہ خود کو نہ پایا بجز خدا

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

کلمہ ہی پڑھ کے سمجھو بتاتا جو راز ہے
خود کو چھپا کے کس کو دکھاتا یہ ناز ہے
کس کو گواہ کرتا ہے عبد و رسول میں
کس بات پر خدا یہ پڑھاتا نماز ہے

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

ہے کون وہ جو کہتا ہے عاشق کے سامنے
معشوق کوئی اور ہے صادق کے سامنے
عاشق وہی ہے اور ہے معشوق بھی وہی
دل میں وہ دونوں ایک ہیں خالق کے سامنے

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

جو شان ہے حضور رسالت پناہ کی
کب وصف ان کی ہو سکے اس عز و جاہ کی
دل میں ہمارے رہتے ہیں مرشد کی شان میں
دن رات ہے ریاض ہوس ان کے چاہ کی

ہر شے میں تو ہی تو ہے ہر اک جا ہے تو ہی تو
تو ہی میں تو سما کے ہویدا ہے تو ہی تو

قصیدہ

ذات تیری اے خدا اول سے نامحدود ہے
عقل حیراں فہم قاصر جان بسر مسجود ہے

تیرے نادیدہ کو تیرے دید سے سیری نہیں
کیا کہوں کس طرح کا واللہ تو مقصود ہے

کیا حقیقت ہے کوئی جانے تجھے تیرے سوا
بس تو ہی بے مثل و یکتا باحیا معبود ہے

تیری قدرت تیری صنعت تیری رفعت دیکھ کر
تجھ پہ جو لایا نہ ایمان بالیقین مردود ہے

ہے تیرا یہ بندہ عاصی ریاض پر خطا
ماہی بخشش کا ہے خالق سے جو موجود ہے

تبلیغ

صوم و صلوة کا ہے قومی نشاں ہمارا
اخلاق و اتقا ہے قومی نشاں ہمارا
ہوتی ہیں مسجدوں میں ہر سمت جو اذانیں
اعلان بر ملا ہے قومی نشاں ہمارا
دشت و جبل میں ہر سو ہیں گونجتی صدائیں
تکبیر جا بجا ہے قومی نشاں ہمارا
عاجز حقیر سب سے اپنے ہی کو سمجھنا
بہتر یہ کیسیا ہے قومی نشاں ہمارا
اکل حلال کھانا قانع ہمیشہ رہنا
صبر و سخا رضا ہے قومی نشاں ہمارا
شرم و حیا مروت کبر و ریا سے نفرت
اخلاص و ارتضا ہے قومی نشاں ہمارا

دل میں خلوص رکھنا مکر و دغا سے بچنا
اللہ سے حیا ہے قومی نشاں ہمارا

بے مثل ہے جو یکتا اُس پر ہو دل سے شیدا
فرمانِ حق بجا ہے قومی نشاں ہمارا

ہر اک نشاں میں دیکھو اُس بے نشاں کی قدرت
ہر شے میں پر ضیا ہے قومی نشاں ہمارا

کلمہ نبیؐ کا پڑھنا تصدیقِ دل سے کرنا
جانو بس اک خدا ہے قومی نشاں ہمارا

ہر رنگ میں نرالا وہم و گماں سے بالا
کیا شانِ مصطفیٰؐ ہے قومی نشاں ہمارا

لطف و عطا سخاوتِ فضل و کرم عنایت
ہر شانِ حق نما ہے قومی نشاں ہمارا

جھک کر سلام کرنا حق کا پیام کہنا
اخلاق بے ریا ہے قومی نشاں ہمارا

اعجاز و افتخاری اُس پر یہ انکساری
کیا صاف معجزہ ہے قومی نشاں ہمارا

ہر گل میں ہر شجر میں ہر غنچہ و ثمر میں
ہر رنگ میں نیا ہے قومی نشاں ہمارا

پہلے خودی مٹا کر ہو جاؤ مر کے زندہ
پھر دیکھ لو کہ کیا ہے قومی نشاں ہمارا

دل میں جو آرزو ہے اے بے نیاز تو ہے
ہر پھول میں بسا ہے قومی نشاں ہمارا

جس پر ہمیں گماں ہے ہر جا وہی عیاں ہے
والشمس والضحیٰ ہے قومی نشاں ہمارا

دل میں ریاض تیرے نور نبیؐ جو آیا
ہر درد کی دوا ہے قومی نشاں ہمارا

حمد

زیبا ہے کبریائی اے کبریا تجھی کو
شمایاں ہے افتخاری مولے بس اک تجھی کو

میں ہوں ذلیل بندہ مفلس غریب و عاجز
لازم ہے خاکساری در پر ترے مجھی کو

بخشش کی ہے تمنا فضل و کرم سے تیرے
حسرت یہی ہے دل کی دیکھا کروں تجھی کو

تیرے ہی قدرتوں کے عالم میں ہیں کرشمے
تو ہی کھلا رہا ہے گلشن میں ہر کلی کو

حیرت سے دیکھتا ہوں ہر شے میں تیرا جلوہ
رنج و محن کے آخر ظاہر کیا خوشی کو

ہوگی نہ عاصیوں کی دوزخ سے رستگاری
جب تک نہ مان لیں گے اللہ کے نبیؐ کو

قدرت میں سب ہے تیرے اے قادرِ حقیقی
بخشنے اگر تو چاہے رحمت سے ہر کسی کو

تیرے ہی دستگیری درکار ہے الٰہی
اے رب تو اب مٹا دے دل سے مرے خودی کو

در پر ریاضِ عاصی اے رحمت دو عالم
آیا ہے دل میں لے کر تجھ کو ترے ولیؐ کو

حمد

تو ہی کریم ہے تجھ سا کوئی رحیم نہیں
تو بے مثال ہے تجھ سا کوئی عظیم نہیں

تو ہی ہے دانا و بینا و حاضر و ناظر
تو ہی بصیر ہے تجھ سا کوئی علیم نہیں

مجال کیا تھی کوئی یوں گناہ کر لیتا
یقین ہے سب کو کہ تجھ سا کوئی رحیم نہیں

لقب ہے آپ کا واللہ یا حبیب اللہ
خدا گواہ ہے کہ تجھ سا کوئی حلیم نہیں

حضور شافع محشر ہیں ساقی کوثر
خدا کے سامنے تجھ سا کوئی قسیم نہیں

کلامِ پاک میں اُس خالقِ دو عالم کے
سوا حضورؐ کے ہرگز کوئی کلیم نہیں

مرض دیا ہے تو میری دوا بھی آپ کریں
کہ بڑھ کے آپ سے ہرگز کوئی حکیم نہیں

مرے گناہ بہت ہیں تو کیا مجھے پروا
کہ بڑھ کے آپ سے میرے کوئی کریم نہیں

ترے ہی لطف و کرم کا ریاضؒ ہے جو یاں
کہ تو کریم ہے مجھ سا کوئی اشم نہیں

تبلیغ

پڑھو کلمہ نبیؐ کا اے مرے اللہ کے بندو
نہیں تو جھیلنی ہوگی مصیبت ایک دن تم کو

بہت ہی پر خطر ہے راہ جو دوزخ کے اوپر ہے
اُسی پر سے قیامت میں گزرنا ہوگا ہم سب کو

بہت کھائی ہیں جس نے نعمتیں ظلم و ستم کر کے
حسابِ ذرہ ذرہ حق کو دینا ہوگا کل سب کو

نہ چل ہرگز تو اترا کر دِلا اس دور فانی میں
نہیں معلوم اے غافل اجل آجائے کب ہم کو

نہیں سجدہ کیا جس نے رہا مغرور دنیا میں
قیامت میں فرشتے آ کے توڑیں گے اُسی سر کو

بہت پچھتاؤ گے رونے بلکنے سے نہ کچھ ہوگا
اکیلے گور میں رہنا ہے جانو بالیقین اس کو

عدم سے لاکے ہستی میں دکھائی صنعتیں کیا کیا
ہزاروں قدرتیں اس پتلہ خاکی میں انساں کو

بہت پھرتا ہے تو اکڑا ہوا اے دل جو غفلت میں
خبر بالکل نہیں کیا موت کی اے بے خبر تجھ کو

بہت دن سے جہنم تاک میں ہے اُن شریروں کے
مظالم کر رہے ہیں ڈر نہیں اللہ سے جن کو

سنجھل جا اب بھی کچھ بگڑا نہیں گرسانس باقی ہے
نمازِ توبہ پڑھ تا بخش دے خالق گناہوں کو

اگر خواہش ہے بخشش کی رہائی ہو جہنم سے
بنالو اپنا وارث آج اس محبوب یزداں کو

یہی موقع ہے بک جاؤ خدا کی راہ میں آکر
نہیں تو کون پوچھے گا تمہیں محشر میں اے لوگو

کریں گے دستگیری بس وہی اپنے غلاموں کی
خدا کا رعب جب لرزاں کرے میدان محشر کو

ازل سے حق نے بخشی ہے مرے آقا کو وہ عزت
ملائک ہیں تیر میں مؤدب دیکھ کر اُن کو

ریاض اُس شاہ کا خادم ہے جو سردارِ عالم ہیں
انہیں کے کنش بوسی کا شرف حاصل ہے عاجز کو

تصوف

ذات باری کا ہے ہر ذرہ عالم میں موجود
ہے ازل سے وہی بس ایک ابد تک موجود

مثل اُس کا نہیں بے مثل و نرالا ہے وہی
ہے وہ خالق وہی رازق وہی سب کا معبود

ہے ہمیشہ سے وہی اور رہے گا وہ سدا
سب ہیں فانی وہی باقی ہے ازل سے موجود

مصدر حسن وہی موجد کونین وہی
ہے نفی میں وہی اثبات ہر اک جا موجود

جوہر کون و مکاں گوہر ایمان ہے وہی
منظہر ذات و صفت ہے وہی احمد محمود

لام الف پر جو الف لام کے اسرار کھلے
وصل ہوتے ہی بنا خالق اکبر مسعود

بھیج کر حق نے رسولؐ اپنا ہدایت کیلئے
کردیا کفر و ضلالت کو جہاں سے مفقود

شافع روز جزا ہے وہی محبوبؐ خدا
ہے حقیقت میں وہی دونوں جہاں کا مقصود

دل میں ہے نور اسی کا وہی آنکھوں میں ریاضؐ
جلوہ گر ہے وہی ہر ذرہ میں شاہد مشہود

مناجات

تیرے یاد میں مجھے اے خدا کبھی چین آئے ذرا نہیں
رہوں ہر گھڑی تجھے ڈھونڈتا مرے دل سے جبکہ جدا نہیں

تیری گر خوشی ہے کہ دے سزا کئے جرم ہم نے جو اے خدا
ہے خوشی ہماری تیری رضا کہ کرم میں تیرے جفا نہیں

ترے یاد میں جو فنا ہوا ترے عشق میں وہ جو مٹ گیا
ہوا حق سے مل کے وہ با خدا کوئی خوف پھر تو رہا نہیں

جسے بندہ اپنا بنائے گا گنہ سارے اُس کے چھپائے گا
اُسے جلوہ اپنا دکھائے گا تو ضرور اس میں خطا نہیں

سر عجز میرا جو تاج ہے پڑا اب وہ سجدہ میں آج ہے
تیرے ہاتھ بندوں کی لاج ہے یہ بتا دے بخشا کہ یا نہیں

تیرا نام رب کریم ہے تیرا فضل سب پر عمیم ہے
تو غفور ہے تو رحیم ہے تیرا لطف کس پہ ہوا نہیں

اسے دے گا جلوہ تو کب دکھا جواز ل سے ہے تیرا مبتلا
تیرا بندہ گرچہ ہے پر خطا و لے فضل سے تو جدا نہیں

مجھے کیوں نہو تیری جستجو مجھے کیوں نہو تیری آرزو
میرے درد دل کی دوا ہے تو سوا تیرے مجھ کو شفا نہیں

نظر آئے تو مجھے روبرو رہوں محو دید میں سرخرو
ہو زباں پہ میرے یہ گفتگو کہ کریم سا تو خدا نہیں

ملے کاش مجھ سے تو اے خدا کروں عرض تجھ سے یہ بر ملا
ہے کہاں خدا مجھے ہو عطا جو ہنوز مجھ کو ملا نہیں

ہے دہائی تیرے حبیب کی دعا سن لے مجھ سے غریب کی
مجھے دے وہ راہ قریب کی کہ جہاں سے دور خدا نہیں

میں یہ جانتا ہوں کہ ہے ترا یہ ریاض خستہ و پر خطا
اسے ہے کرم کا ہی آسرا کوئی جس کا تیرے سوا نہیں

تبلیغ

مر جا تو پہلے موت کے اے نفس پا کر زندگی
وہ زندگی ہے زندگی جس میں نہیں شرمندگی
افسوس گر سوتا رہا مکر و دغا کرتا رہا
جینے پہ تو مرتا رہا صد حیف ایسی زندگی
شیطان کا ہے اس میں گذر رکھتا ہے جو فکر ضرر
دنیا ہے راہ پر خطر کس کام کی یہ زندگی
امر و نہی گرفت ہے اسلام سے بے لوث ہے
جینے سے بہتر موت ہے کی گرنہ حق کی بندگی
حق پر سدا رہتا ہے جو ناحق سے بھی ڈرتا ہے وہ
ہو کیوں نہ اچھی موت وہ مرنے سے بہتر زندگی
مرشد جسے کامل ملے فضل و کرم شامل رہے
اللہ سے واصل رہے کیا خوب ایسی زندگی
دنیا ہے یہ غفلت کی جا دھوکہ ریاضت سمیٹ نہ کھا
مردار ہے اس کی غذا پیدا ہے جس میں گندگی

جذبات

خود کو مارو خود کو جلاؤ خود میں خدا خود آیا ہے
اپنے خودی میں دیکھ خدا کو دل میں وہی سمایا ہے
خواب سے جاگو کفر سے بھاگو شرک سے توبہ کرو مبادا
بلا کے ورنہ کہے گا خالق غیر خدا کو پوجا ہے
جمال وحدت میں خود جب آیا احد سے احمد کا نام پایا
حبیب یکتا وہی کہایا خدا کا وہ خود پیارا ہے
اُسکے وحدت سے ہے یہ کثرت اُسکی کثرت ہے خاص رحمت
ہے اُس کے صنعت گری سے حیرت رسول اُسی کا آیا ہے
تمام عالم بنا کے اُس نے رسول برحق کو لا کے اپنے
کلام ربی سنا کے حق نے سارا بھید چھپایا ہے
ہر ایک ذرہ میں خود سما کے خودی میں پھر اپنا منہ چھپا کے
دلوں میں مومن کے گھر بنا کے حسن خدا کا پایا ہے
ریاض تجھ کو جو جستجو ہے وہ پیر مرشد کی آرزو ہے
خیال تیرا جو ایک سو ہے دھیان اُسی کا آیا ہے

معرفت

جوانی میں پیری چلی آرہی ہے
میری زندگی کیا بڑھی جارہی ہے
جو بندہ بنا حق کا مرنے لگا کیوں
کہ موت اُس سے بھاگی چلی جارہی ہے
جو فرمان موتو ہے قبل ان تموتو
اسی پر قضا کو قضا آرہی ہے
ہے اک روز دنیا سے جانا ضروری
نہ جانے یہ پھر تم کو کیوں بھارہی ہے
ہے طلبی ریاضت اب تیری سوئے کعبہ
مدینہ سے پیہم خبر آرہی ہے

حمد

تعریف کس زباں سے ہو رب وود کی
ہر جا ہے شان جس کے سراپا وجود کی
خالق ہے دو جہاں کا وہ ہر شے اسی کی ہے
مالک ہے جن و انس کا شاہی اسی کی ہے
معبود ہے وہی وہی رب قدیر ہے
یکتا وہی ہے پاک وہی بے نظیر ہے
بخشش میں ہے کریم گنہگار کے لئے
رحمت میں ہے عمیم گل و خار کے لئے
گر چاہے وہ تو شاہ کرے ہر فقیر کو
ٹھوکر کھلائے شاہوں کو در در امیر کو
قدرت میں ہے اسی کے وہ قادر ہے بے گماں
ہر جا اسی کا جلوہ دو عالم میں ہے عیاں

نعت رسول پاک کو کیسے رقم کروں
 سر کو ادب سے قدموں پہ پہلے قلم کروں
 پھر حوصلہ کروں تو سدا دل فدا رہے
 آنکھوں سے اشکِ خونِ محبت بہا کرے
 نام نبیؐ کا اٹھ کے میں تعظیم پھر کروں
 صل علیٰ کے پڑھتے ہی سجدہ میں جا کروں
 تا حشر یوں ہی نعت رسولؐ انام ہو
 بحر کرم میں ڈوبے تو خوش یہ غلام ہو
 ہاتھ ندا کرے یہ ہمارے حضورؐ سے
 در پر بلا لو اپنے وہ تکتا ہے دور سے
 گر یہ کُناں ہے چین اُسے اب ذرا نہیں
 دل میں وہ درد ہے کہ دوا تم سوا نہیں
 نام اُس کا ہے ریاضِ غریب الوطن ہے وہ
 سائل وہ بے زبان ہے ولے با سخن ہے وہ

نعتیہ قصیدہ

گرد ہے یہ خاک عبرت خاکساری دیکھ کر
عجز بھی عاجز ہے اُن کی انکساری دیکھ کر

شان و شوکت جاہ و حشمت ہر قدم پر ہیں نثار
عرش کو حیرت نہ کیوں ہو شاندار دیکھ کر

م احمد سے ہے ظاہر شانِ رحمانی تیری
بالیقین دنیا میں خود تیری سواری دیکھ کر

رہ گیا رفتار سے رفر تو خود ہی ذوق میں
رحمت حق آئی لینے انتظاری دیکھ کر

مالک کون و مکاں کے جستجو میں رات دن
چرخ بھی حیران ہے تیری بردباری دیکھ کر

ترس آیا تھا خدا کو اس لئے بھیجا نبیؐ
بارِ عصیاں کا ہمارے سر پہ بھاری دیکھ کر

تیری ستاری ہے اے رب مظہر لطف و کرم
برملا ہم عاصیوں کی پاسداری دیکھ کر

لا تقنطو فرما رہا ہے خود خدا قرآن میں
مومنو مانگو دعائیں فضل باری دیکھ کر

گر نہ ہوتے احمدؑ مرسل شفیع المذنبینؑ
کوئی بھی ہمد نہ ہوتا اشکباری دیکھ کر

اب سوالِ قبر سے ڈر ہے نہ خوفِ روزِ حشر
رحمتہ اللعالمین کا فیض جاری دیکھ کر

تیری رحمت کے میں قرباں اے میرے بیکس نواز
عاجزوں کے ساتھ تیری غمگساری دیکھ کر

خوب ہم کو مل گیا تیرے کریمی کا پتہ
بے نیازا بس تیری پروردگاری دیکھ کر

شکر احسانِ خدائے ذوالجلال و ذوالکرم
کس زباں سے ہو ادا الطافِ باری دیکھ کر

غیرت آتی ہے کہ کل خالق کو کیا دوں گا جواب
خنجر عصیاں کا دل پر زخم کاری دیکھ کر

جو پریشان حال تیرے در پہ آیا اے کریم
بن گیا مونس وہیں تو آہ و زاری دیکھ کر

تیرے صدقہ اے میرے معبود جرموں کو میرے
بخش دے رحمت سے میری بیقراری دیکھ کر

بس شفاعت کیجئے لِلّٰہِ عاصی ہے ریاض
یا رسول اللہ میری شرمساری دیکھ کر

تصوف

مبارکباد یا اللہ در اقدس کی درباری
سلامت باد سر پر آپ کے یہ تاج سرداری
لٹاتے ہے ملائک آپ کے اوپر سے نیوچھا اور
جواہر نور کے ہر سوز لطف رحمتِ باری

صفیٰ اللہ نجی اللہ خلیل اللہ و روح اللہ
کلیم اللہ بھی ہیں آپ کے وحدت کے اقراری

سدا تاباں رہے یا رب ستارہ دین احمدؐ کا
رہے بڑھتا الہی تا ابد اقبال سرداری

خودی ساری مٹا کر ہو گئے اللہ سے واصل
مبارکباد یہ اکرام و فضل شان غفاری

یقینی بدر کامل آپ ہی کی ذات عالی ہے
کہ نجم الدین احمدؐ سے عیاں ہے شانِ ستاری

رہائی کس طرح ہوگی جہنم سے ریاضِ اُس کو
خدا کے خاص بندوں کا ہوا جو شخص انکاری

حمد

خدایا ترا زیب حمد و ثنا
کہ اللہ اکبر توئی ابتدا
توئی خالق خلق و ارض و سما
بشان نبوت شدی انتہا
بہ اجلاس حق در وراء الوری
شدہ زیر پائے تو عرش الستوی
حبیب خدا یک توئی مرحبا
مٹاں تو پیدا نشد برملا
توئی اشرف خلق جان جہاں
توئی مالک دین یوم جزا
توئی قل ہواللہ حق الیقین
رسالت ز تو شد نہ ہرگز جدا

توئی بے نظیر و توئی بے بدل
توئی لاشریک از حقیقت بجا

توئی برگزیده ز اوصافِ حق
که اندر دم شد توئی باحیا

توئی پیکرِ قدسِ امی لقب
توئی مالکِ الملکِ حسنِ خدا

توئی بے نشان در نشانِ احد
که وحدتِ ز تو شد عیاں بر ملا

توئی بدرِ کاملِ توئی نورِ حق
توئی مجتبیٰ و توئی مصطفیٰ

زِ یسین و طه اتم
مخاطب شدی در کلامِ خدا

وجود تو شد هستی لا مکان
که ختمِ رسل گشتی در فنا

توئی مونس و حامی بیکساں
که رحمت توئی سرورِ انبیاء

توئی منظرِ حق شه نجمِ دین
توئی رہبر و مرشدم باخدا

زہے خوش نصیبی بدرگاہِ تو
خطاکار یا بند بخششِ سدا

مراد مریداں و صاحب دلاں
شفیع گنہگار روزِ جزا

توئی کبریا و شہنشاہِ دین
توئی معدنِ جود و لطف و عطا

توئی ہرچہ خواہی مقدر کنی
بحکم خداوند ربُّ العلا

ندارم کے جز توئی فریاد رس
کہ حقا توئی بر سرِ مدعا

کرم کن بحالِ ریاضِ حزیں
کہ جانم فدا بر تو اے کبریا

حمد

لِلّٰهِ الْحَمْدُ دَلرِبَا وِیدِم
شَانِ مَحْبُوبِ خُوشِ لَقَا وِیدِم
لَطْفِ عَرَفَاںِ دَرُوْنِ بَحْرِ عَمِیقِ
دَرِ فَنَا قَطْرَةَ بَقَا وِیدِم
چُوں تَعَشُّقِ شُودِ زِ حَسَنِ رَخْتِ
جُورِ اَعْیَارِ رَا سِوَا وِیدِم
اَزِ كَمَا نِیْكَ وِ بَدِ پَدِیدِ اَمَدِ
خَوَاهِشِ نَفْسِ دَرِ رِضَا وِیدِم
دَرِ حَقِیْقَتِ بَچِشْمِ هُوشِ وِ خُردِ
مَصْدَرِ حَسَنِ خُودِ تَرَا وِیدِم
چُوں بَ اَظْهَارِ دُوجِہَاںِ اَمَدِ
شَانِ تَوْحِیدِ جَابِجَا وِیدِم

شد چوں معمور نور یکتائی
وحده لا شریک را دیدم

لااله بحق
از رسول تو بر ملا دیدم
الا الله

چوں ز وصف تو خود ثنا کردی
شان محمود حق نما دیدم

حسن دلبر درون ماه جبیں
در جمالش جہاں نما دیدم

میم احمد حجاب تو گشته
حمد معبود خود نما دیدم

چوں زِ وصفش عزیز ترگیری
ایشان من صاحب وفا دیدم

نور از نور خالق یکتا
خویش بر خویش را فدا دیدم

قابِ قوسین شد اشاره وصل
راز در پرده حیا دیدم

چست آن شے که عشق نبی گیرد
حسن محبوب پر ضیا دیدم

لطف داری زِ راز یکجائی
گو به اظهار مصطفی دیدم

توئی عاشق بشان معشوقی
لذتِ عشق در گلا دیدم

عزّ جاہ جز خدا نمی زیبد
بردت شاہ را گدا دیدم

کے نہ گویم توئی کریم و رحیم
نقشِ عصیانِ خود صفا دیدم

گم شوم در خودی چناں یا رب
تا بگویم ز تو خدا دیدم

کے نہ نوشم ریاضِ جامِ فنا
مئے توحیدِ بامزا دیدم

تبلیغ

کس تفکر میں ہے اے دل کس پریشانی میں ہے
پیش آنی ہے وہی جو کچھ کہ پیشانی میں ہے

کیوں پریشانی نہو جب دل پشیمانی میں ہے
کچھ برے اعمال ہیں جس سے وہ حیرانی میں ہے

ہیج ہے فکر معیشت رنج و غم پر کچھ نہیں
ہے عقیدہ پیش آنے پر جو پیشانی میں ہے

کیوں توکل کر کے ہم ہر امر پر قانع نہوں
صبر و شکر و فقر بھی تلقین اسلامی میں ہے

اختیار نیک و بد حاصل کیا تقدیر نے
بر ملا مسلک یہی قانون ایمانی میں ہے

کیوں نہوں ساری خطائیں ایک توبہ سے معاف
وہم و نسیاں فطرتاً ترکیبِ انسانی میں ہے

صدقِ دل سے جو ہوا عاملِ کلامِ اللہ کا
مژدہٴ فردوسِ جنتِ اُس کے پیشانی میں ہے

مذہبِ دینِ محمدؐ مظہرِ ربِّ العلا
فرش سے لے عرش تک فرمانِ یزدانی میں ہے

کر کے استغفار جو قائلِ ہوا توحید کا
اُس کے بخشش کا ذریعہ فضلِ رحمانی میں ہے

مذہبِ اسلام کی تعریف کیا لکھوں ریاضاً
جو فضیلتِ جا بجا قرآنِ ربانی میں ہے

تبلیغ

ہر کام کے انجام کو جو سوچ کر کرتا ہے کام
بے ضرر با آبرو بے خوف رہتا ہے مدام

کام کوئی بھی ہو فوراً دل بتا دیتا ہے صاف
خود لرز جاتا ہے پہلے گر برا ہوتا ہے کام

جس نے بد بختی سے پروا حق و باطل کی نگی
زہر قاتل کا وہ اپنے واسطے بھرتا ہے جام

بے ضرورت بے سبب باتیں بہت کرتا ہے جو
قدر کھودیتا ہے اپنی اُس کا بد ہوتا ہے نام

شاد رہتا ہے ہمیشہ دین و دنیا میں وہی
جو نتیجہ سوچ کر پہلے کیا کرتا ہے کام

خود ستائی گر کرے کوئی بھی ہو کر پارسا
ہے یقین مکر و دغا کا پاس وہ رکھتا ہے دام

دین و ایمان کو کبھی محفوظ رکھ سکتا نہیں
بے حیا و بے ادب مطلب سے جو رکھتا ہے کام

صاف ظاہر پاک باطن ہے وہی پرہیزگار
ہر کسی سے بے غرض جو خلق رکھتا ہے دام

جس کو دلچسپی ہے اکثر فحش گوئی سے ریاض
بدنیت ہوتا وہ کیونکر ایسا دل ہوتا ہے خام

معرفت

ادب ہے رحمت حق کی نشانی
ادب سے ہے نشاطِ جاودانی

ادب رکھتا ہے انساں کو خوش اقبال
نہو جس میں ادب رہتا ہے پامال

ادب کو زیورِ ایمان سمجھو
مؤدب شخص کو انسان سمجھو

جدا حرف ادب بھی خود ادب سے
مؤدب ہیں کھڑے کیسے ادب سے

ادب کی جو نہیں کرتا ہے عزت
نہیں ہوتی خدا کی اُس پہ رحمت

نہیں الفت ذرا جس کو ادب سے
ذلیل و خوار رہتا ہے غضب سے

ہمیشہ بے ادب رہتا ہے رنجور
ضلالت اور رسوائی سے مقہور

مقرر تاجداروں سے ہے بہتر
وہ جس کے ہے ادب کا تاج سر پر

سمجھ کر نعمت حق کو غنیمت
ریاضاً اس کی کرو تم قدر و قیمت

شانِ مرشدی

ہمارا مرشدِ کامل ہے جو اللہ کا پیارا
اُسی کے دستِ قدرت میں دیا حق نے جہاں سارا
صدی ہے چودہویں جس میں مجدد کا لقب پایا
امام وقت ہے وہ بالیقین مخلوق سے نیارا
وہ تاج الاولیاء اللہ سلطان المشائخ ہے
خداوند دو عالم کا وہی محبوب ہے پیارا
کرم سے حق نے بخشی ہے اُسی کو شانِ سرداری
وہی دارین کا حاکم ہے اور اللہ کا پیارا
ثُریٰ سے عرش تک واللہ ہر ذرہ اُسی سے ہے
دلوں میں سب کے چمکا ہے اُسی کے نور کا تارا
اُسی کو ہے خبر سب کی کسی کو پر نہیں اُس کی
عمیاں ہے اس طرح چھپ کر عجب انداز سے پیارا

نہ کیوں جن و ملک ہوں اُس دُرِ وحدت کے شیدائی
 کہ عاشق سے بنا معشوق پیارے سے ملا پیارا
 زمانہ کے لئے حجت ہے بالاعلان خالق سے
 دیا حق نے جو کام اصلاح ملکی کا اُنھیں سارا
 خلافت ہے اُنھیں کی بادشاہی بھی اُنھیں کی ہے
 بجا کرتے ہیں اُن کے دبدبہ سے رات دن بار بار
 رسول اللہ کے مسند پر ہیں وہ جلوہ گر اس دم
 چمکتا اُن کے قسمت کا ہے بامِ عرش پر تارا
 وہ دریائے کرم جاری ہے اُن کے فیض و رحمت کا
 کہ جس کو دیکھ کر شیطان کا ہوتا ہے جگر پارا
 نہیں چلتا ہے بس ابلیس کا اُس شخص کے اوپر
 ہوا ہے جلوہ گر جس دل میں اُن کے عشق کا تارا
 اُسی شمعِ ولایت کا ریاضِ اب ہو کے پروانہ
 فدا ہو جائے یا اللہ دل و جان و جگر سارا

حمد

دیکھا جو غور کر کے ہر گل کے بانگین میں
پایا اسی کا جلوہ ہر برگ میں سمن میں
مسجد میں جا کے ڈھونڈا بت خانے چھان مارے
مولے کو ہم نے مایا مرشد کے پیرہن میں
ذوق ثنائے حضرت یا رب رہے ہمیشہ
جب تک زبان عاجز گویا رہے دہن میں
اس طرفِ نجمِ دیں میں عرفانِ حق کے لاکھوں
دریا سمارہے ہیں حضرت کے جان و تن میں
آتی ہیں جو ڈکاریں محبوب ایزدی کو
تحلیل ہو رہے ہیں انوار تن بدن میں
ہر لحظہ رحمتوں کے بے انتہا تحائف
لاتے ہیں خود ملائک والشمس کے کرن میں
اے بلبلی ریاضی نالاں ہے کیوں تو اتنا
اڑ جا اسی پتہ پر ہے گل اسی چمن میں

تصوف

جو محبوبِ حق جانِ جاں ہو رہا ہے
اُسی کا یہ جلوہ عیاں ہو رہا ہے
پڑیں غم کی جو مشکلیں ہم نے جانا
سرِ راہِ حق امتحاں ہو رہا ہے
تیرے صدمہٴ ہجر میں اب یہ عاصی
بہت درد سے نیم جاں ہو رہا ہے
ہر اک آپ کے ان ڈکاروں سے آقا
تجلائے حق کا گماں ہو رہا ہے
حقیقت کے انوار تحلیل ہو کر
منور یہ دل گلستاں ہو رہا ہے
ہے اصلی غذا آپ کی نورِ عرفاں
کہ قطرہ میں دریا نہاں ہو رہا ہے

کثافت سے ہے پاک یہ جسم اطہر
 اطبہ کا ناقص گماں ہو رہا ہے
 حکیموں کے حکمت کو کیا دخل شاہا
 مرض خود اُنھیں میں نہاں ہو رہا ہے
 وہ اندھے ہیں جن کو نہیں سوجھ اتنی
 نشان میں خدا بے نشاں ہو رہا ہے
 وہی ہے مریض و طبیب اور دارو
 مرض بن کے وہ خود عیاں ہو رہا ہے
 بھرا ہے جو سینہ میں بحرِ حقیقت
 اسی کا یہ دریا رواں ہو رہا ہے
 یہ وہ آستاں ہے قسم ہے خدا کی
 دلِ مردہ زندہ جہاں ہو رہا ہے
 نہ کیوں ہو ریاضِ اب تجھے شادمانی
 کہ مرشد تیرا پاسباں ہو رہا ہے

حادثہ مرشد

چل کے وہ خود ہی گر پڑے حق کی رضا میں خود بخود
چوٹ بھی کھائی چپ رہے حکمِ خدا سے خود بخود
کون تھا وہ جو گر پڑا کس نے اُسے گرا دیا
حق کے سوا وہ کون تھا گر کے اٹھا جو خود بخود
ناداں نہ تھے جو گر پڑے کھا کے وہ ٹھوکر ایک دن
ضرب شدید ہاتھ میں لائے وہ حق سے خود بخود
خود ہی مریض و ہم مرض خود ہی طبیب و ہم مطب
درد بھی خود دوا بھی خود فکرِ شفا بھی خود بخود
راز جو اس میں تھا چھپا عقدہ وہ اس طرح کھلا
آپ کو حق نے کہہ دیا اپنا حبیب خود بخود
مرتبے حق سے جو ملے کون اُسے بتا سکے
خود وہ خدا میں گم ہوئے شانِ خدا ہیں خود بخود
دل میں ریاضت کے جو نور آ کے سما یا رشکِ طور
دیکھا جدھر کو ہیں حضور آپ ہی آپ خود بخود

تبلیغ

کرو گے کیا تم اے لوگو دوا کو
نہیں ہے دخل جس میں کچھ شفا کو
سعی تدبیر ہیں حیلے بہانے
انہیں جو چھوڑ دے پائے خدا کو
جو کچھ کہنا ہے چپکے اُس سے کہہ دو
کہ سُنتا ہے وہی دل کی دعا کو
اُسی سے سارے عالم کو بقا ہے
اُسی پر چھوڑ دو ہر مدعا کو
وہ چاہے گر کرے مٹی کو سونا
اشارہ پر نہو جنبش ہوا کو
عیان ہو کر نہاں ہے شانِ ربی
بنایا کیا عجب پردہ حیا کو

جمالی شان میں حُسنِ ازل نے
کیا ہے دل میں پوشیدہ خدا کو

بظاہر چھپ کے بندوں میں وہ آیا
ہوا محبوب کس درجہ خدا کو

اُسی کا نام ہے اللہ اکبر
لقب اُمی کا بخشا مصطفیٰ کو

تصرف اُن کا ہے اک کُن سے ظاہر
ہلا دیں گر لبِ معجز نما کو

نہو جب تک کہ فضلِ شانِ باری
نہیں ممکن کوئی پائے خدا کو

وہی رہبر ہے سب کا پیر مرشد
نہیں جانا کسی نے کبریا کو

میرا مرشد ہے یا اللہ تو ہی
رسول اللہ سے پایا خدا کو

تو ہی وحدت سے کثرت میں عیاں ہے
کہ ہر ذرہ میں پاتا ہوں خدا کو

کلام حق ہے یا ارشاد مرشد
بھلا کیا غیر سمجھے مدعا کو

بجز تیرے کوئی کیا تجھ کو جانے
تجھے پیارا خدا ہے تو خدا کو

نہ مشکل ہے تیرا ملنا نہ آسان
کہ ہیں دونوں یہ پردے بے ریا کو

بہت مضطر ہے مولے اب یہ عاصی
بنالے اب تو اپنا اس گدا کو

یہ عاجز دیر سے تکتا ہے آقا
تیرے فضل و کرم لطف و عطا کو

کرم کی اک نظر ہو جائے شاہا
نہ دیکھوں جز تیرے تا ماسوا کو

دیا ہے قبضہ قدرت میں سب کچھ
خدا نے آپ کے لطف و عطا کو

دُہائی ہے دُہائی یا الہی
میری لِلّٰہ سُن لے التجا کو

ریاضِ خستہ ہے از بسکہ گریاں
خدایا حل تو کر اب مدعا کو

جذبات

عشقِ احمدؑ میں کلیجہ کو جلا دوں تو سہی
جیتے جی خاک میں یہ خاک ملا دوں تو سہی

صدقے اس درد کے ہے جس میں عجب سوز و گداز
دل کے دھڑکن سے اطمینان کو ڈرا دوں تو سہی

مئے وحدت کا جو اک جام پلا دے ساقی
سارے رنگوں میں نیا رنگ جمادوں تو سہی

ہو نہ زہار شفا شربت دیدار بغیر
تیرے پیار کو نسخہ یہ بتادوں تو سہی

خواب ہی میں جو کہیں صورتِ زیبا دکھ جائے
رنج و غم درد و الم سب کو بھلا دوں تو سہی

کتنے ہی ہوں نہ گناہ قطرہ رحمت سے تیرے
پل ہی بھر میں اُسے سو بار بہا دوں تو سہی

جس دم اعمال کھلیں روزِ جزا میں میرے
دو ہی اشکوں سے جہنم کو بچھا دوں تو سہی

حکم بخشش کا جو نہی رحمتِ عالم سے ملے
یوں کریمی تیری غفار دکھا دوں تو سہی

خودز میں بنکے رہوں آپ کے قدموں کے تلے
پتلیاں اپنی سرِ راہ بچھا دوں تو سہی

میں وہ مجنوں نہیں خاموش پھروں صحرا میں
آہ و نالہ سے نہ میں عرشِ ہلا دوں تو سہی

حاجتِ تیشہ نہو گر کہیں فرہاد بنوں
کوہ و دریا تپِ فرقت میں جلا دوں تو سہی

ہو نہ تشہیرِ تنِ زار میرا بعدِ فنا
دھجیاں کر کے نہ میں اس کی اڑا دوں تو سہی

آتشِ عشقِ بنیٰ میں وہ تپش رکھتا ہوں
بحرِ عصیاں میں نہ میں آگ لگا دوں تو سہی

آہ کھینچوں میں اگر جوشِ جنوں میں آکر
خوابِ راحت سے نہ میں تم کو جگا دوں تو سہی

ہم کو یثرب کی طرف گرنہ بلائیں گے حضورؐ
رہ کے اس ہند میں طوفانِ مچادوں تو سہی

ہفت اقلیم کے شاہی سے ہے بہتر وہ در
حشمت و جاہ گدائی میں دکھا دوں تو سہی

سارا عالم جو ہو محشر میں خدا کا جویاں
اپنے مرشد کا پتہ سب کو بتا دوں تو سہی

صدقہ لینے کے لئے تاجِ شفاعت کا تیرے
دونوں ہاتھوں کو سرِ حشر بڑھا دوں تو سہی

حُسنِ محبوبِ خدا کی مجھے خیرات ملے
رو برو حق کے صدا اتنی سنادوں تو سہی

رب جو پوچھے گا میرے والی و وارث کا پتہ
آپ ہی کو میرے سرکار بتادوں تو سہی

جان و دل جسم و جگر کو وہیں قربان کر کے
خواہشِ وصل میں ہستی کو مٹادوں تو سہی

انشاء اللہ کسی روز مدینہ جا کر
دل تمنا تیری قسمت کو جگادوں تو سہی

خاکِ طیبہ کی میسر ہو جو قسمت سے ریاضِ
میل کے اُس خاک میں یہ خاک اڑادوں تو سہی

جذبات

غم کی تصویر دکھا دوں تو پسینہ نکلے
سرد آہیں جو بھروں منہ سے کلیجہ نکلے

داستان ہجر نبیؐ کی جو سنادوں اے دل
زلزلہ آئے قیامت کا نمونہ نکلے

خاک ہو جائیں وہیں کوہ و بیاباں جل کر
میرے آہوں سے اگر غم کا شرارا نکلے

شور ہوتا بفلک عرش معلیٰ ہل جائے
درد دل سے جو میرے آہ کا نعرہ نکلے

چاک کر دوں جو گریباں تو پھٹے چرخ گہن
غم کی آنکھوں سے میرے خون کا نالا نکلے

آگ لگ جائے فلک میں ہوزمین خاکِ سیاہ
ہجر احمدؐ میں اگر آنکھوں سے شعلہ نکلے

عشق احمدؑ کی یہ ہے آگ ہنسی کھیل نہیں
 شعلہ ماروں تو جہنم کا جنازا نکلے
 سوز دل میں ہے جگر میں ہے کلیجہ میں میرے
 ضبط مونس نہو گر جسم سے شعلہ نکلے
 ہو مبارک مجھے یہ درد و غم ہجر نبیؐ
 مرنے کیوں جاؤں اگر کاش تمنا نکلے
 ہوگا اچھا نہ کبھی ہجر میں یہ زخم جگر
 مرہم وصل نہ جب تک لئے مولیٰ نکلے
 ایسے ایسے ہیں گل داغِ محبت دل میں
 جیسے گلشن میں کوئی پھول ہزارا نکلے
 رشکِ گلزار وہیں زیرِ قدم آئے نظر
 سوئے صحرا بھی اگر میرا وہ پیارا نکلے
 اپنے مرشد پہ جو قربان ہو ریاضِ مضطر
 جان کی جان بھی سو جان سے صدقہ نکلے

جذبات

کیا جلائے گی جہنم تیری ہستی کیا ہے
دوزخی کون ہے ظالم یہ تو بکتی کیا ہے

ہوں غلامِ شہ ابرار رسولِ اکرم
پھوٹ جائے گی ابھی آنکھ تو تکتی کیا ہے

لاکھ ہوں میرے گنہ ڈر نہیں تجھ سے ہرگز
کیا ڈراتی ہے جہنم تیری سختی کیا ہے

ہوں میں دیوانہ نبیٰ کا کہیں وحشت جو ہوئی
دھجیاں تیری اڑادوں گا اکڑتی کیا ہے

اک شرارا میرا کافی ہے جہنم تجھ کو
خاک کردوں گا جلا کر تو سمجھتی کیا ہے

دنیا تجھ کو بھی قسم دیتا ہوں ظلمت کی تیرے
حسرتیں تو بھی نکال اپنی جھگڑتی کیا ہے

میرے دل میں جو محبت ہے نبیؐ کی اے گور
دیکھو پہلے اس آغوش میں رہتی کیا ہے

بے اجازت میرے سرکار کے آئیں نہ کہیں
قبر میں میرے نکیرین کی مرضی کیا ہے

جان جائے تو بلا سے نہ یہ دامن چھوٹے
لے پکڑ آنکھوں سے اے چشم ترستی کیا ہے

تو نہیں جانتی میں کس کے ہوں قدموں کا غلام
کہہ ریاضؒ اپنی طبیعت سے یہ ڈرتی کیا ہے

جذبات

جوش پر ہے یہ طبیعت کروں کیسے خاموش
دل میں جذبات بھرے ہیں رہوں کیسے خاموش

شعلے اُٹھتے ہیں میرے دل میں جگر جلتا ہے
ہائے میں اپنی زباں کو کروں کیسے خاموش

جوشِ الفت میں خدا جانے یہ کیا حالت ہے
بدحواسی میں یہ دل ہے رہوں کیسے خاموش

عقل پر جا ہے نہ قابو میں طبیعت اپنی
ایسے ناداں کو بتاؤ کروں کیسے خاموش

بے خودی میں جو مچلتا ہے یہ دل آپ سے آپ
شور سینہ میں مچا ہے رہوں کیسے خاموش

خوفِ عصیاں کے سبب غیر ہے حالت میری
کیسے لرزہ کو میں روکوں رہوں کیسے خاموش

دل میں دھڑکن ہے کلیجہ میں ہے اک درد عجیب
اپنے پہلو میں جگر کو کروں کیسے خاموش

ہجر میں جس کے شب و روز تڑپتا ہوں میں
رحم جب تک نہو مجھ پر رہوں کیسے خاموش

یا خدا وصل کے خواہش میں دعا ہے حق سے
دیکھ کر اُس کی کریمی رہوں کیسے خاموش

ہے جو محبوبِ خدا شاہِ رسلِ صلِّ علی
نام لیوا ہوں اسی کا رہوں کیسے خاموش

نذر دے کر یہ دل و جان و جگر کو اپنے
کچھ تو پانے دو نبیؐ سے رہوں کیسے خاموش

بے زبانی پہ یہ بک ہے تو خدا خیر کرے
مانتا ہی نہیں یہ دل کروں کیسے خاموش

مجھ کو ازار محبت میں فنا ہونے دو
لطف سارا ہے اسی میں رہوں کیسے خاموش

جیسے ممکن ہو ریاضؒ اپنی زبان کو روکو
مرد بن کر ہو یہ کہتے رہوں کیسے خاموش

جذبات

ہمیں ہیں خود تماشا شائی تماشا بن کے آئے ہیں
تماشا گاہِ عبرت میں شگوفہ بن کے آئے ہیں
عبث ڈرتے ہو دوزخ سے تم اے رحمت کے شیدائی
مجسم خود جو رحمت ہیں وہ آقا بن کے آئے ہیں
وہ اپنی ساری امت کو خدا سے بخشوا لیں گے
حبیب کبریا خود اپنے مولیٰ بن کے آئے ہیں
نہیں منظور ہے دنیا میں افشا راز ہو اُن کا
پتہ ہے بس یہی اے دل وہ یکتا بن کے آئے ہیں
جسے ہم ڈھونڈنے نکلے ہیں اُس کو ڈھونڈ لائیں گے
دکھا دیں گے خدا چاہے گا ہم کیا بن کے آئے ہیں
مسرت ہو مصیبت ہو غرض شادی و غم کچھ ہو
نہ کھائیں گے کبھی دھوکا جو دانا بن کے آئے ہیں

یہ جتنے پردہ غفلت ہیں اک دن دیکھ لینا تم
جلا کر خاک کر دینگے وہ جلوہ بن کے آئے ہیں

منور کر کے چھوڑینگے اندھیرے گھر کو ہم اپنے
درونِ ظلمتِ دنیا اُجالا بن کے آئے ہیں

حقیقت کیا ہے تاریکی کی حاوی ہو تجلی پر
یہ ظلمت سب مٹادیں گے ستارا بن کے آئے ہیں

ہم آئے ہیں جہاں سے پھرو ہیں کولوٹ جائیں گے
فنا کر دیں گے یہ ہستی وہ شیدا بن کے آئے ہیں

ریاضِ احمدِ مختار کا اک پھول میں بھی ہوں
خدایا نذر ہو اُن کے جو کعبہ بن کے آئے ہیں

تصوف

یہی تو ہے میرے دل میں خدا جگر کے ساتھ
جو چشمِ کور میں بیٹا ہے خود بصر کے ساتھ

چھپا کے صورتِ زیبا کو کون گویا ہے
زباں سے بول رہا ہے وہی بشر کے ساتھ

ہمارے پتلہ خاکی میں ہے وہی روشن
اُسی کا ذرہ چمکتا ہے خیر و شر کے ساتھ

نہیں کسی میں ہے زہارِ قدرتِ جنبش
تمام کام وہ کرتا ہے خود ہنر کے ساتھ

نہیں ہے اور کوئی ہے وہی جو سنتا ہے
ہمارے کانوں میں چھپ کر بڑے اثر کے ساتھ

ہمارے آنکھوں کے پتلی میں ہے اُسی کا نور
جو چھن کے آتا ہے باہر میرے نظر کے ساتھ

ہے آفتاب میں اے دل یہ روشنی کس کی
وہی تو ہے جو چمکتا ہے خود قمر کے ساتھ

وہی بسا ہے درختوں میں پھول پتوں میں
جو بھینی بھینی ہے خوشبو گل و ثمر کے ساتھ

جگا رہا ہے وہ سوتوں کو خوابِ غفلت سے
جو درد بن کے سمایا ہے اس جگر کے ساتھ

وصالِ یارِ مجازی میں کچھ نہیں لذت
حقیقی وصل ہو یا رب اسی قمر کے ساتھ

ریاضؔ ہے تجھے حرص و ہوس فضول یہاں
یہ دنیا ہے محض اک ظاہری نظر کے ساتھ

تصوف

کس کو ہے کس کی چاہت جوشِ وصال کیا ہے
دل میں ہے کس کی الفت حسن و جمال کیا ہے

عقل و حواسِ خمسہ انساں میں ہیں جو پیدا
کس پر ہے کون شیدا کس سے سوال کیا ہے

آتا ہے تو کہاں سے اے ہوش یہ بتادے
وہم و گماں ہیں کیا شے دل میں خیال کیا ہے

کس کے ادا نے مارا دل پر چلا جو آرا
خنجر سے یہ اشارہ جور و قتال کیا ہے

جادو بھری نظر ہے چتون میں کیا اثر ہے
مجروح کیوں جگر ہے چشمِ غزال کیا ہے

ترچھی نظر سے تکنا گہہ اُن کا مسکرانا
تیور کبھی چڑھانا اے مہ جمال کیا ہے

قدرت کا ہے خزانہ رائی کا ایک دانہ
کس کا ہے آشیانہ آنکھوں میں خال کیا ہے

گوش و زبان و بینی پردے ہیں سب یقینی
در چشم تو نشینی طرزِ مقال کیا ہے

دل میں ہمارے رہنا ہم سے ہی پردہ کرنا
شوخی کبھی دکھانا اے خوش خصال کیا ہے

اندازِ دلربائی دکھلا کے کج ادائی
یوں کر کے آشنائی ہم سے ملال کیا ہے

جھلکی ذرا دکھا کر فوراً اُسے چھپا کر
مشاق پھر بنا کر پوچھا نہ حال کیا ہے

پردہ میں چھپ کے رہنا اُس پر پھر اُن کا کہنا
مٹی کا اک کھلونا اس میں کمال کیا ہے

دل سے خودی مٹا کے پُر نور اسے بنا کے
پھر اس میں تو سما کے دکھلا جمال کیا ہے

حائل ہے ایک رہن گو نفس مجھ میں پُر فن
مرشد کا جب ہے دامن بچنا محال کیا ہے

رحمت سے بخش دے گا ہے وہ کریم یکتا
تجھ کو ریاضِ ایسا رنج و ملال کیا ہے

تصوف

اول ضرور تھے ہم کچھ بھی تو لامکاں میں
ورنہ کہاں سے آئے اس گلشن جہاں میں
کیا نام تھا ہمارا محو و عدم سے پہلے
گم نام و لاپتہ تھے آخر وہ کس نشاں میں
کس طرح اور کیسے تھے ہم کہاں و کیا تھے
کچھ تو ضرور تھے ہم جب آئے اس مکاں میں
آکر ہم اس مکاں میں اب جائیں گے کہاں کو
کیسا سفر یہ سب کو درپیش ہے جہاں میں
کیا کام تھا ہمارا پہلے جو کر رہے تھے
کیا پھر کریں گے جا کر آخر وہ کس مکاں میں
کیونکر ہرے بھرے تھے کس رنگ میں رنگے تھے
کس بو میں ہم بسے تھے گلزارِ بے خزاں میں

یہ بھول بھی عجب ہے جو یاد کچھ نہیں ہے
غفلت سے ہم پڑے ہیں رنج و الم فغاں میں

کس کا سوال ہے یہ پوچھا ہے کس نے کس سے
کس کو جواب دیں ہم ہے کون درمیاں میں

ہوتی ہے دل میں اُلجھن کس طرح اُس کو جانوں
پنہاں ہے جو بظاہر قدرت کے آشیاں میں

کس بات پر خدا کے دل میں اُمنگ آئی
عالم کو کر دیا ہے پیدا جو اک زماں میں

قدرت کے کھیل دیکھے ہم نے بہت وہ لیکن
آیا نہ کچھ سمجھ میں کیا شے ہے انس و جاں میں

ہر گل کو کیا نرالے انداز سے بنایا
لاکھوں طرح کی صنعت ظاہر ہے اک جواں میں

کس باغ کے شجر میں پھولا پھلا تھا گلو
 اوصاف جس کے مطلق آتے نہیں بیاں میں
 مقصود انتہائی جانے خدا کا کیا ہے
 آخر میں حشر ہوگا اپنا جو لامکاں میں
 دنیا کے کام بھی سب رکھتے ہیں کچھ حقیقت
 ورنہ تھانیک و بد کا کیا کام انس و جاں میں
 آہ و فغاں سے ہم کو ہے اور بھی تعجب
 ہنستا ہے کھلکھلا کر جب کوئی گلستاں میں
 جس چیز پر نظر کی عبرت سے ہے تخر
 گویائی کی بھی طاقت مطلق نہیں زباں میں
 ہرگز عوض نہیں ہے خالق کے نعمتوں کا
 انمول ہیں جو اشیاء اللہ کے دوکاں میں

دانا ہے کس غضب کا سب کچھ بنایا جس نے
جن و بشر ملائک گلزار بوستاں میں

اعلیٰ سے بھی ہے بالا بالا سے بھی ہے اعلیٰ
شانِ خدا کا ادنیٰ مظہر ہے کن فکاں میں

تحت الثریٰ سے لے کر عرش بریں کی چھت تک
عارف کا اک قدم ہے پرواز لا مکاں میں

اول نہیں ہے اُس کا آخر بھی لاپتہ ہے
کیسا وہ پھر کہاں ہے پوشیدہ اس مکاں میں

بینا ہے اور گویا دانا ہے اور سامع
پردہ سے اُس کا جلوہ ظاہر ہے دو جہاں میں

سمجھا کے امر ربی آگے نہ کچھ بتایا
پوشیدگی سے ساری خلقت ہے آسماں میں

پرواز سے ہوں عاجز وہم و گماں نہ کیونکر
چلتے ہیں پروہاں پر ہیں سب یہ کس گماں میں

میدان معرفت کی منزل بہت بڑی ہے
ہے ذات بس خدا کی حق ہے جو بے نشاں میں

دیکھا جو غور کر کے کون و مکاں میں لیکن
ہم سے بُرا نہ ہرگز آیا نظر جہاں میں

دیدارِ حق کی آنکھیں مجھ کو ملیں تو جانوں
حسرت یہی ہے دل کی مرشد کے آستاں میں

تجھ میں ریاضت بالکل عقل و سمجھ نہیں ہے
عاجز ہے جب تو کیوں پھر جاتا ہے آسماں میں

جذبات

ہم کو ہم معلوم ہو آخر کہ ہم کیا چیز ہے
ہم میں ہے ہم کون جو کہتا ہے ہم کیا چیز ہے

ہم کہاں تھا کون تھا کیا تھا کہاں سے آ گیا
ہم سے ہم ملتا نہیں صورت میں ہم کیا چیز ہے

ہم وہی ہے وہ وہی ہے ہم میں جب تو ہے وہی
وہ میں بھی ہم تو میں بھی ہم ہم میں ہم کیا چیز ہے

ہے عجب کچھ رنگ ہم کا دور جا کر وہ ہوا
سامنے تو بن گیا وہ تو میں ہم کیا چیز ہے

ایک موذی ہے چھپا ہم میں وہ رہن ہے بڑا
لاحول سے جو چل دیا دل میں وہ ہم کیا چیز ہے

ہے حقیر و ناتواں جو چیز ہم سب سے بُرا
ہم کو تو میں دے مٹا پھر دیکھ ہم کیا چیز ہے

ہم میں گر ہوتا نہ تو ہرگز نہ آتا کچھ نظر
تو ہی تو اک چیز ہے مت پوچھ ہم کیا چیز ہے

ہم جو ہے ناچیز اس میں تو دُرِ انمول ہے
ہم کو تو مل جائے پھر سبحان ہم کیا چیز ہے

دل میں تو موجود ہے ہر دم ریاضِ خستہ کے
گوہر مقصود یہ واللہ ہم کیا چیز ہے

تصوف

دلِ ناسمجھ تجھ کو حیرت ہے کیا
مسرت ہے کیا شے مصیبت ہے کیا
کوئی جا منور ہے نورِ کرم سے
کسی جا پہ اظہارِ ظلمت ہے کیا
مشرف بہ الطاف و رحمت ہے کوئی
کسی پر غضب کی مصیبت ہے کیا
کوئی شاد و خرم بہ عیش و طرب ہے
کسی پر تکالیف و زحمت ہے کیا
کوئی قہر یزداں سے مقہور ہے
کسی پر خدا کی عنایت ہے کیا
ترحم کسی پر کسی پر غضب ہے
نہ معلوم اس میں یہ حکمت ہے کیا

کہیں شادیاں ہیں غمی ہے کہیں پر
 اسی سے ہیں جب دونوں کلفت ہے کیا
 سب انساں ہوئے جبکہ وحدت نما
 میانِ دو اک چیز الفت ہے کیا
 عجب رازِ معبود ہے آشکارا
 کہوں کیا کہ ہر شے میں قدرت ہے کیا
 ہر اک چیز اُس کی ہے ہر شے اُسی سے
 خدا کی ہے کیا شان و عظمت ہے کیا
 پتہ ذرہ ذرہ سے ملتا ہے اُس کا
 دو عالم پر اظہارِ وحدت ہے کیا
 تماشاۓ قدرت ہے ہستیِ عالم
 فنا میں بقا کی اقامت ہے کیا
 جو مانگا وہی تجھ کو رب سے ملا
 بتا اے ریاضؔ اور حسرت ہے کیا

تبلیغ

ہر اک شے کا رگ و ریشہ ثبوتِ ذاتِ باری ہے
جو آنکھیں ہوں تو دیکھو شانِ وحدت سب پہ طاری ہے
نباتات و جمادات اور حیوانات و کل عالم
غرض بے انتہا مخلوق سے دنیا سنواری ہے
درختوں میں گلوں میں برگ میں کانٹوں میں پھولوں کے
غرض ظاہر ہے ہر شے میں کہ پنہاں رمزِ باری ہے
چمکتے ہیں اگر شمس و قمر بھی اپنی منزل پر
تو جگنو کی چمک بھی رات میں کس طرح پیاری ہے
زمین و آسمان و آب و آتش بادِ صرصر میں
عجب ہے قدرت و صنعت انوکھی دستکاری ہے
قلم کو کاتب و مکتوب کو اتنی کہاں قدرت
ادا ہو ایک نقطہ بھی جو شایاں حمدِ باری ہے

بہت برتر ہے تیری ذات بلکہ اُس سے اعلیٰ تر
دو عالم پر تیرے وحدت کی ادنیٰ شاندار ہے

غرض ہر ایک ذرہ بھی ہے دفتر حق شناسی کا
گمان و عقل ہیں حرفِ غلط ادراک عاری ہے

نمایاں اے خدا تیرے خدائی کے کرشمے ہیں
تو خالق اور مالک ہے تیری مخلوق ساری ہے

جدا ہرگز نہ رکھا اپنی رحمت سے محمدؐ کو
اذاں میں کلمہ و تہلیل میں بھی یادگاری ہے

شرف بخشا خداوند کلامِ پاک سے ہم کو
ہزاروں رمز ہیں جس میں عجائب رازداری ہے

رسول اللہ جب غمگین ہوئے اعمال امت پر
ندا دی رحمت حق نے یہ کیسی آہ و زاری ہے

کہا امت کی خاطر تب یہ فرمایا ہے مولیٰ نے
لوہم نے بخش دی امت عبث اب بے قراری ہے

خدا سے آخرش بخشا لیا اس اپنی امت کو
رسول پاک کی خاطر خدا کو سب سے پیاری ہے

زباں لاؤں کہاں سے اے خدا بہر ثنا تیری
مقابل اور امت کے بڑی عزت ہماری ہے

کرم کے تیرے جو یاں جو تیری رحمت کو تکتے ہیں
ڈبا دریائے رحمت میں دعا اتنی ہماری ہے

ریاض اب مانگ بخشش اپنی معبودِ حقیقی سے
طفیل احمد مرسل گناہ جو سر پہ بھاری ہے

تبلیغ

خدا نے اپنی صنعت کو نمونہ کر کے دکھلایا
ہمارے چشم نابینا کو بینا کر کے دکھلایا

دیئے عقل و سمجھ ہم کو مگر پھر بھی اچنبھا ہے
خیال و فہم کو بالکل شکستہ کر کے دکھلایا

تعجب کو بھی حیرت ہے خدایا تیری صنعت پر
کبھی ظاہر کبھی باطن ہر اک جا کر کے دکھلایا

گماں کو بے گمانی ہوش پر طاری ہے مدہوشی
تماشا اپنی قدرت کا نرالا کر کے دکھلایا

عجائب ہیں رُموزِ قدرتِ شانِ خداوندی
کہیں حاکم کہیں محکوم ادنیٰ کر کے دکھلایا

قیاس و عقل حیراں ہیں زِ رازِ کلمہ طیب
قلم نے لوح پر جس کو مبرا کر کے دکھلایا

تو رحمان و رحیمی مالک و قدوس و غفاری
ہمیں ستار عیوبی میں یکتا کر کے دکھلایا

خدائی کو نہ کرتا آشکارا اے خدا ہرگز
ہزاروں شکر اپنا نور پیدا کر کے دکھلایا

وہی ہے نور حق اور ہے وہی نور محمدؐ بھی
اُسی سے پھر تمام عالم ہویدا کر کے دکھلایا

محمدؐ مصطفیٰ کیونکر نہ محبوبؐ الہی ہوں
کہ سب نبیوں سے افضل اور بالا کر کے دکھلایا

رسالت کیلئے خالق نے اپنے نور وحدت کو
مقرر مظہر ربّ تعالیٰ کر کے دکھلایا

نہ کیوں مسند نشین احدیت ہوں احمدؐ مرسل
انہیں جب خالق یکتا نے یکتا کر کے دکھلایا

اُنھیں سے ابتدا کر کے اُنھیں پر انتہا کر کے
اُنھیں کو حسن و خوبی میں نرالا کر کے دکھلایا

ہوا منظور جب خالق کو اپنی شکل دکھلانا
تو پھر صورت میں انسانوں کے پردہ کر کے دکھلایا

عجب یہ راز قدرت ہے کہ پردہ میم احمدؑ میں
خود عاشق اور خود معشوق یکجا کر کے دکھلایا

تمنا تھی جو آنکھوں کو کہ ہو دیدار خالق کا
تو شکل احمدیؑ کو خود سراپا کر کے دکھلایا

تصدق تیرے شانِ کبریائی کے خداوندا
چھپا کر خود کو پردہ میں اُجالا کر کے دکھلایا

ازل ہی میں تجھے جب امت عاصی پہ رحم آیا
بجہ اللہ رحمتؑ کو سراپا کر کے دکھلایا

میں قربان اے ریاضِ اُس ذاتِ باری کے کریمی پر
کہ اُس نے اپنی قدرت کا تماشا کر کے دکھلایا

معارف

میرے دل میں سما جائے محبت میری جاں ہو کر
تو ہی آنکھوں میں بس جائے الٰہی بے گماں ہو کر

بہت بے چین ہوں یارب پلا دے بادۂ وحدت
کہ ڈھونڈوں بن کے دیوانہ تجھے خود بے نشاں ہو کر

خودی سے ہم گذر جائیں خودی ہم سے گذر جائے
تو ہی تو بس رہے دل میں ہمارے جانجاں ہو کر

خودی کا ڈال کر پردہ بنایا ہم کو نابینا
بظاہر چھپ کے عالم میں عیاں ہے کن فکاں ہو کر

کثافت کی نگاہوں میں نہیں وہ تابِ بینائی
کہ دیکھے جلوۂ وحدت نہاں ہے جو عیاں ہو کر

عجب ہے تیری ہر جانی کہ نیرنگی گلشن میں
تو ہی تو ہستی عالم میں ظاہر ہے نہاں ہو کر

مثالِ درِ دل چھپ چھپکے دل پر چوٹ کرتے ہیں
غبارِ دل وہ پھر بن کر نکلتے ہیں فغاں ہو کر

نہوتی گراؤں نہیں الفتِ قفس سے دور ہی رہتے
سدا یارب رہیں دل میں وہ میرے مہمان ہو کر

نہ بھول اس حسن و خوبی دولت و حشمت پر اے غافل
بہارِ گلستاں بھی رنگ لائے گی خزاں ہو کر

بہت ثابت قدم رہنا بوقتِ شرِ شیطانی
نہ کہنا ماننا دشمن کا ہرگز تم جواں ہو کر

مصائب گر پڑیں تم پر سمجھ لینا کہ یہ سب کچھ
تمہارے واسطے نکلے ہیں پرچے امتحاں ہو کر

تجھے حیرت ہے کیا اے دل خدا کے ایک ذرہ میں
ہزاروں ایسے کتنے ہیں زمین و آسماں ہو کر

یقین آئے نہ گر تم دیکھ لو اک تخم کو لے کر
عمیاں کتنے بڑے اشجار اُس میں ہیں نہاں ہو کر

علیٰ ہذا القیاس ہوش انساں بھی تو قطرہ ہے
اُسی سے سب یہ ظاہر ہیں ہزاروں خانداں ہو کر

کبھی تھے لامکاں میں ہم عدم کو جس پر حسرت ہے
چلے سوئے بقا کو ہم بظاہر انس و جاں ہو کر

کہاں تھے کون تھے کیا تھے کہاں کو جا رہے ہیں ہم
سفر درپیش ہے کیا کیا کدھر آئے کہاں ہو کر

بس اب خاموش ہواے دل بہت تو نے زباں کھولی
ہے ادنیٰ یہ عمیاں صنعت گلستانِ جہاں ہو کر

تلاشِ یار کے خاطر عدم سے حق نے بھیجا ہے
مسافر بن کے آیا ہوں فنا میں مہماں ہو کر

نہ پوچھو یہ کہ کیا ہوں میں ولے اک بندۂ عاصی
 میں قدرت کا ہوں شیدائی جو ظاہر ہے نہاں ہو کر
 شفاعت کا پہن کر تاج محبوب خدا ہم کو
 بچالیں گے سر محشر پناہ عاصیاں ہو کر
 خدا جانے کہ کب پہنچیں گے ہم مقصود اصلی پر
 ملا دے جلد اے معبود میرے مہرباں ہو کر
 کڑی منزل پہ کشتی ہے سفر پورا تو ہونے دو
 ابھی ہے دور وہ ساحل گذرنا ہے جہاں ہو کر
 پہنچ جائیں گے جس دم منزل مقصود پر اے دل
 یہ سب راز نہاں کھل جائیں گے خود ہی عیاں ہو کر
 اڑے جاتے ہیں اے معبود عقل و ہوش کے اوسان
 تو ہی تعریف کر اپنی زبان بے زباں ہو کر
 اسی دن ہم بتادیں گے ریاض اسرار غیبی کو
 کہ جب ذرہ پتہ دے گا خدا کا خود نشاں ہو کر

جذبات

مریضِ عشق ہوں یارو مجھے بیمار رہنے دو
گلِ داغِ محبت کا کھٹکتا خار رہنے دو
لگائی اندرونی چوٹ جس نے خانہٴ دل میں
اُسی پردہ نشیں سے اب ہمیں دوچار رہنے دو
یہاں تک لاکے جذبِ دل نے پہنچایا ہے آخر کو
مقدر ہے جو وہ کہہ دیں پس دیوار رہنے دو
کسی کی بوئے الفت مست رکھتی ہے دماغ اپنا
گلے میں اب میرے پھولوں کا تم اک ہار رہنے دو
یہ وحشت رنگ لائے گی کسی دن دیکھ لینا تم
جنونِ عاشقی میں جان سے بیزار رہنے دو
خدا کا شکر ہے آئے ہیں وہ خود مہمان بن کر
ہمارے جان و دل کا اب اُنھیں مختار رہنے دو
مئے وحدت کی لذت سے نہیں ہے کوئی شے بہتر
ریاضِ اس میکدہ میں اب ہمیں سرشار رہنے دو

معرفت

پلا دے ساقی وہ جام وحدت کہ مست ہو جاؤں معرفت میں
جدھر کو دیکھوں تجھی کو دیکھوں کمالِ نشہ انانیت میں
رہوں میں مدہوش یا دحق میں پکاروں مولے کو بے خودی میں
پھروں میں طیبہ کی ہر گلی میں رسول برحق کی عاطفت میں
اٹھا کے پردہ خودی کا ہم سے دکھا دے حسن رخ منور
بھٹک رہا ہوں میں راہِ حق سے تولے لے اپنی محافظت میں
تم ہی ہو محبوب رب العزت تمہیں ہے دونوں جہاں کی ثروت
تمہیں سے چاہوں گا اپنی حرمت تمہارے سب کچھ ہے مقدرت میں
کھڑا مودب ہے تیرے در پر جو ایک سائل بحال مضطر
لئے گناہوں کا بار سر پر خدایا کر رحم عاقبت میں
چھڑا کے جنجال دنیوی سب ڈوبا دے عرفان کے بحر میں اب
بتا دے وہ راہ ہم کو یا رب کسر نہ رہ جائے مغفرت میں
ریاض اب مانگ تو دعائیں کہ بخشے خالق تیری خطائیں
رسول محشر میں بخشوائیں وسیلہ جن کا ہے آخرت میں

جذبات

دل میرا عشق محمدؐ کا شرر رکھتا ہے
جل کے مرنے کی ہوس شام و سحر رکھتا ہے

روسپاہی سے ہوں محبوب دکھاؤں کیونکر
ایسے مالک کو جو ہر دم کی خبر رکھتا ہے

پائے رحمت سے کچل جانے کی مل جائے سزا
تیرا مجرم تیرے اب راہ میں سر رکھتا ہے

رحم کر مجھ پہ الہی کہ میرا نفسِ شقی
رات دن مجھ کو یہ پابندِ خطر رکھتا ہے

آتشِ عشقِ حقیقی میں فنا ہو جاؤں
دے وہ دل مجھ کو خدا جو یہ اثر رکھتا ہے

سارا عالم ہوا مخمور اٹھائی جو نگاہ
میرا ساقی بھی عجب جامِ نظر رکھتا ہے

خود ہی فرمائیں گے وہ ہم پہ ترحم کی نگاہ
آہ و نالہ میرا گر کچھ بھی اثر رکھتا ہے

کھینچ لانا شبِ فرقت میں کوئی دور نہیں
میرا نالہ بھی قیامت کا اثر رکھتا ہے

کردے کچھ غیب سے سامانِ زیارت کہ ریاضِ
سوئے کعبہ وہ بہت شوقِ سفر رکھتا ہے

جذبات

کیا غرض دنیا سے یارو لو چلے جاتے ہیں ہم
جامریں گے اُس کے در پر جس کے کہلاتے ہیں ہم

مت کرو رسوا ہمیں لوگو خدا کے روبرو
بارعصیاں کے سبب سے خود د بے جاتے ہیں ہم

گوہر مقصود و عرفانِ حقیقت کے لئے
سامنے اے رب تیرے اب ہاتھ پھیلاتے ہیں ہم

شاہ کشور ہو کوئی یا ہو تو نگر یا گدا
تیرا ہی محتاج سب کو اس لئے پاتے ہیں ہم

ہے سخی دربار تیرے پیر مرشد کا ریاض
اس لئے چوکھٹ پر اُس کے سر کو ٹکراتے ہیں ہم

تصوف

جو یہ عاصی تیرے در کا گدا ہو
زباں پر یا محمدؐ کی صدا ہو
پکاروں ہر گلی کوچہ میں تم کو
کہاں حق کے دُلا رے مصطفیٰؐ ہو

پتہ کچھ تو ہمیں اپنا بتادو
کہاں ڈھونڈوں کدھر خیرالوریٰ ہو
ہمیں نورانی صورت تو دکھادو
میرے دل میں جو تم جلوہ نما ہو

تڑپتا ہجر میں ہوں یا محمدؐ
میرے دردِ جگر کی تم دوا ہو
خبر لو دردِ دل نے اب ستایا
تمہیں دیکھوں نہ کیوں فوراً شفا ہو

نبیؐ کے عشق میں حالت ہماری
 جو بدتر اس سے بھی صبح و مسا ہو
 فنا ہو کر مدینہ جلد پہنچوں
 میرے رفتار مانند صبا ہو
 نہیں کچھ ہند کے ارمان و حسرت
 مدینہ میں میری پوری دعا ہو
 تیرے محبوبؐ پر ہو جاؤں قرباں
 تمنا اس کی پوری یا خدا ہو
 نہیں اب دنیوی حاجات باقی
 یہ دل محبوبؐ پر تیرے فدا ہو
 میرے دکھ درد کا نسخہ ہے اچھا
 زباں پر ہر گھڑی یا مصطفیٰؐ ہو

کہوں کیا حالِ دل ہیں آپِ ماہر
کرم کی اک نظر بہرِ خدا ہو

تمہیں ہو میرے کشتی کے کھویا
کہاں تم اے میرے مشکل کشا ہو

تمہارے شان میں فرمانِ حق ہے
تمہیں یسین و طہ و اضحیٰ ہو

ہوئے سرکارِ اُس جا جلوہ افروز
جہاں عقل و خرد بے دست و پا ہو

بلایا جب شبِ معراجِ حق نے
پڑھا صلِّ علیٰ تم پر فدا ہو

کہا خالق نے خوش ہو کر نبیٰ سے
یہاں اب مانگ لو جو مانگنا ہو

نبیؐ نے یہ کہا معبود میرے
اگر مقبول میری التجا ہو

کروں اظہار از شوقِ تمنا
کرم کی گر نظر ربِّ العُلا ہو

یہ کہتے ہی ہوا دل غم سے رنجور
کہ بخشش سب کی کیسے یا خدا ہو

ہے امت ساری ہم کو دل سے پیاری
کروں کیا جس میں خالق کی رضا ہو

پریشان ہوگی امت روزِ محشر
سروں پر بار عصیاں جب لدا ہو

جہنم میں چلے جائیں گے سیدھے
نہ کچھ تخصیص پھر شاہ و گدا ہو

سنے گا کون اُس جا اُن کی فریاد
نہ جب رحمت کوئی اُس دم عطا ہو

یہ سب کچھ سوچ کر امت کے حامی
الم کی چھا گئی اُن پر گھٹا ہو

جو دیکھا حق نے گریاں مصطفیٰ کو
ہلالِ غم ہوئے بدرالدجی ہو

کہا رحمن نے رحمت کے سب در
کھلے ہیں مانگ لو جو مدعا ہو

قسم ہے کچھ نہیں مجھ کو تامل
تسہیں دینے میں ہرگز جو رضا ہو

نبیؐ نے پھر کہا معبود میرے
زباں میں کب ہے طاقت جو ثنا ہو

میری امت نہ جائے سوئے دوزخ
خدایا بخش دے جو کچھ خطا ہو

رحیمی خالق و معبود یکتا
ستائش مجھ سے کب تیری ادا ہو

یہ کہتے ہی ہوئی پُر جوش رحمت
لگیں لہرانے موجیں پھر ہوا ہو

نبیٰ سے حق نے یوں فرمایا ارشاد
تمہیں دونوں جہاں کے ناخدا ہو

تمہاری ہوگی شاہی روزِ محشر
کہ تم محبوبِ میرے مصطفیٰ ہو

بنا کر تم کو مختارِ دو عالم
تمہارے ہی خوشی پر فیصلہ ہو

نہ کیوں امت وہ بخشا جائے ساری
شفیع جس کا حبیب کبریا ہو

میں بخشوں اُس کو خاطر سے تمہارے
گناہ کیسا ہی گو اُس نے کیا ہو

نہ بھولے اپنی امت کو نہ بھولے
نبیؐ سا کب جہاں میں پیشوا ہو

زباں کھولو درودِ مصطفیٰؐ میں
اگر لوگو تمہیں شرم و حیا ہو

خوشا تقدیر وہ امت ہے لاریب
کہ جس کو حق نے یہ رتبہ دیا ہو

نہ کیوں ایسے نبیؐ پر ہو کے قربان
ہوس بڑھتی رہے جوں جوں قضا ہو

دعا ہے یہ ریاضِ ناتواں کی
خدایا خدمتِ احمدؐ عطا ہو

معارف

سید دیدار احمد صہری جستجو ہو
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہو
میرا دین لائق ہو وہ دین محمدؐ
موافق شریعت کے ہر گفتگو ہو
رہو محو حق سید دنیا میں یارو
کہ عقبتے میں حاصل تمہیں آبرو ہو
ہدایت ہو یا رب نہیں جانتے جو
پڑھیں کلمہ احمدی باوضو ہو
فقیری کی پروا نہ پرواہ شاہی
مدینہ میں پوری اگر آرزو ہو
ران آنکھوں سے گرکاش اٹھ جائے پردہ
تو جلوے سے روشن جہاں چار سو ہو

سما جائے جلوہ ان آنکھوں میں یارب
جدھر دیکھوں تجھ کو ادھر تو ہی تو ہو

رہے دل مرا یاد حق میں ہمیشہ
اگر آرزو ہو تو یہ آرزو ہو

کرم پر نہ کیوں اُس کے ہم مطمئن ہوں
کہ فرمانِ حق جبکہ لا تقنطو ہو

گناہوں کو وہ بخشوائیں گے حق سے
محمدؐ کی ہم کو نہ کیوں جستجو ہو

ریاضِ آج سے ترک دنیا ہے لازم
کہ عقبے میں تا حق سے تو سُرخرو ہو

معارف

جو کرتے ہیں یادِ خدا چپکے چپکے
ہے اُن پر عطاءِ خدا چپکے چپکے
بسا ہے آنکھوں کے پتلی میں کوئی
ہے بیٹا وہی برملا چپکے چپکے

نہیں اُس سے پنہاں کوئی رازِ مخفی
اُسی سے کہو مدعا چپکے چپکے
بتا مجھ کو اے ہوشِ بیہوش کیوں ہے
چمکتا ہے ذرہ میں کیا چپکے چپکے

تو ہی تو ہے ہر جا تو ہی ہے ہُویدا
ہر اک شے میں جلوہ نما چپکے چپکے

عدم سے ولا کس طرف کو چلا ہے
جو راہِ بقا ہے بتا چکے چکے

بلا کر شبِ قدر میں مصطفیٰ کو
جو کہنا تھا رب نے کہا چکے چکے

محبت کی وہ میم ہے جس میں چھپ کر
ملا مصطفیٰ سے خدا چکے چکے

کرو دل کو پُر نور ذکرِ نبیٰ سے
پڑھو دل میں صلِ علیٰ چکے چکے

تمنا یہی ہے ریاضِ گدا کی
ہو پائے نبیٰ پر فدا چکے چکے

مناجات

ہمارے دردِ محبت کی کچھ دوا دیجئے
مریضِ عشق ہوں لِلّٰہ اب شفا دیجئے
خودی کا پردہ میرے دل سے اب اٹھا دیجئے
سدا حضورؐ کو دیکھوں وہ مئے پلا دیجئے

مئے وحدت کے مستی میں تجھی کو جا بجا دیکھوں

گلوں میں بو کی صفت چھپ کے ہم رہے اکثر
کیا نہ درد کا اظہار ہم نے غیروں پر
رہے ہیں درد سے کیا کیا نہ مضطر و ششدر
ترس گئے تیرے دیدار کو کہیں کیونکر

وہ بینائی عطا کیجئے کہ شکلِ دلربا دیکھوں

فنا کا ایسا تو اک جام اب پلا ساقی
کہ پیتے ہی مجھے خالق سے دے ملا ساقی

ہو شیشہ بھی مئے توحید کا نیا ساقی
عجب مزہ ہو کہ مُردے کو دے جلا ساقی

نگاہِ شوقِ مستی کو بھی حیرت ہو کہ کیا دیکھوں

یہ آگ کیسی ہے یارب لگی ہوئی دل میں
تپ الم سے ہے اُلجھن پڑی ہوئی دل میں
ہے جس کی بوئے محبت بسی ہوئی دل میں
اُسی سے ملنے کی کو ہے لگی ہوئی دل میں

تمنا ہے یہی دل کی خدا کو برملا دیکھوں

تمام رات ہمیں درد دل ستاتا ہے
فراق میں تیرے بے حد ہمیں رُلاتا ہے
جنوں کا زور ہمیں جا بجا پھراتا ہے
تلاشِ یار میں اب ٹھوکریں کھلاتا ہے

کروں ایسی وہ کیا تدبیر شکل پُر ضیا دیکھوں

تیرا ہوں بندۂ عاجز غلام ہوں اُس کا
رسول پاک کی اُمت میں جس پہ تو شیدا

طفیلِ احمدِ مرسل عطاءے جود و سخا
تو اپنے رحم و کرم کی طرف تو دیکھ ذرا

وہ رحمت اپنی نازل کرنے کچھ حرفِ خطا دیکھوں

ہمارے دل میں جو سرکار مہمان ٹھہرے
یہ کیا ادا ہے جو ہم سے ہی بیگماں ٹھہرے

چھپا کے صورتِ زیبا کو بے نشاں ٹھہرے
جہاں کے پردہ میں ظاہر ہوئے نہاں ٹھہرے

یہ کیسے پھاڑ دوں جامہ نہ کچھ تیرے سوا دیکھوں

تیرے خدائی کے عز و جلال کا صدقہ
تیرے رسولؐ کا اور اُن کے آلؑ کا صدقہ
جمع غوث و قطب خوش خصال کا صدقہ
ہمارے پیرمغاں باکمال کا صدقہ

ادھر بھی اک نظر ہوتا جمالِ کبریا دیکھوں

خدایا شانِ کریمی میں تو جو یکتا ہے
تو تیرا پیارا بھی گویا مہِ دو ہفتہ ہے
کرم کے بحر کو یارب یہ کیسا سکتا ہے
ریاضِ دیر سے رحمت کو تیرے تکتا ہے

بہادے بحر رحمت کو کہ موجِ پُر فزا دیکھوں

تبلیغ

شب آخر ہوئی کب سے تم سو رہے ہو
خبر بھی ہے تم کو کہ کیا کھور ہے ہو
کرو اب بھی توبہ بدرگاہِ رحمان
گناہوں میں تم روز و شب گو رہے ہو
مصیبت اٹھاؤ گے بے حد سفر میں
سرِ راہ کانٹے یہ کیوں بور ہے ہو
بتاؤ تو کیا رنج و کیسی ہے حالت
یہ تم سرد آہیں سی بھر جو رہے ہو
ریا کاریوں اور جھگڑوں کو چھوڑو
نہ کچھ کام آئے گا کر جو رہے ہو
بتاتے نہیں حالِ دل کیوں کسی سے
دل ہی دل میں تم آہ گھٹ تو رہے ہو

چلے کیوں نہیں جاتے کعبہ کو سیدھے
عبث منہ کو اشکوں سے تم دھورہے ہو

بہت بے کلی میں ہوں آقا خبر لو
میرے آہ و نالہ کو سن تو رہے ہو

کریمی دکھادے گا اک روز مولے
اُسی کے جو تم رات دن ہورہے ہو

کرو جان تن قصد طیبہ کا جلدی
پڑے ہند میں کب سے تم رورہے ہو

نہیں کچھ خبر وائے غفلت میں تم کو
ریاضِ عمر دو دن کو کیوں کھورہے ہو

جذبات

کیا غرض ہم کو کسی سے ہے ہمیں اللہ بس
ہے وہی معبود سب کا بالیقین فریادرس

زر زمین وزن کی الفت حق سے کر دیتی ہے دُور
کچھ نظر آتا نہیں غافل کو جز حرص و ہوس

ہے عذاب اللہ کا جن پر وہ باز آتے نہیں
مکر کرتے ہیں ہمیشہ ہر کسی سے پیش و پس

مت کرو مطلب کی یارو تم کسی سے دوستی
کیونکہ ہے ایسے دلوں میں مکر ہی کا خار و خس

ہاتھ پھیلانے سے مرجانا ہی بہتر ہے ریاض
ہے اسی میں آبرو ہرگز نہ بن تو بوالہوس

تصوف

کیا جانے کہاں کھو گئی تحریر ہماری
یا جا کے کہیں سو رہی تقدیر ہماری

اک لحظہ نہ کی یاد خداوند جہاں کی
عصیاں کی بدولت ہوئی تحقیر ہماری

ہر کام کو کہتے تھے کہ کل اس کو کریں گے
برباد یونہی کر گئی تاخیر ہماری

تھا زعم بہت اپنے جوانی پہ لیکن
کام آئی نہ اک روز بھی شمشیر ہماری

افسوس تمام عمر لہو لعب میں گذری
پیری میں بگڑتی گئی تصویر ہماری

دانائی پہ نازاں تھے مگر وائے حماقت
قاتل ہمیں خود کرگئی تقریر ہماری

گذرے چلے جاتے ہیں میرے عمر کے ایام
اب جلد خبر لیجئے یا پیر ہماری

سرکش ہے بہت دشمنِ ایمان یہ میرا نفس
خطرے سے بچا لیجئے جاگیر ہماری

قسمت سے ریاضت ہم کو ملی جب سے غلامی
مرشد کے کرم سے بڑھی توقیر ہماری

تبیغ

جبکہ دنیا مقامِ فانی ہے
ہیچ سب لطفِ زندگانی ہے
ہے ہوسِ تخت و تاج کی بے سود
ایک دو دن کی شادمانی ہے
کبر و نخوتِ غرور و بغض و حسد
بختِ منحوس کی نشانی ہے
آج بے کل ہے کیوں دلِ مضطر
کون سی فکر ناگہانی ہے

حرصِ دنیا میں کیوں ہے سرگرداں
تیری بے سود جانفشانی ہے
ظلم جائز نہ رکھ غریبوں پر
چند لمحہ کی زندگانی ہے

خواہش نفس میں پھنسا ہے تو
مفت جاتی تیری جوانی ہے
ہفت اقلیم ہو اگر حاصل
ہیچ دنیا کی حکمرانی ہے

تو خودی پر نہ اپنے نازاں ہو
جھوٹی سب تیری لن ترانی ہے
ہاتھ خالی جہاں سے جانا ہے
جائے عبرت یہ دارِ فانی ہے

اب سکندر رہے نہ وہ دارا
جاہ و حشمت کی اک کہانی ہے
تھے کبھی تم جو شیردل رستم
اب کہاں زورِ نوجوانی ہے

ہے فلاطون کہاں کدھر بقراط
 کس طرف اُن کی علم دانی ہے
 ہوئے دنیا کو چھوڑ کر رخصت
 کون سی اُن کی اب نشانی ہے
 اب بھی کر ہوش اے دلِ ناداں
 تجھ میں گر کچھ بھی فہم دانی ہے
 کر لے نیکی جو ہو سکے تجھ سے
 جس سے عقبے میں کامرانی ہے
 تو رہے گا نہ یہ تیری شاہی
 مرگ اک روز ناگہانی ہے
 کر لے کچھ آخرت کا اب ساماں
 جس جگہ عمر جاودانی ہے
 لطف جزوِ یادِ حق نہیں ہے ریاضِ
 خوب دنیا کی خاک چھانی ہے

تبلیغ

جو غافل ہو کے دنیا ہی کو اپنا گھر سمجھتے ہیں
خردمند اور دانا کب انہیں بہتر سمجھتے ہیں

محض ان چار پیسوں نے غضب ڈھایا ہے عالم میں
جو غافل ہیں وہ خالق کو بھی سیم و زر سمجھتے ہیں

غرور و حرص و عیاری و فتنہ خود پرستی کو
حسد کو بغض و بہتان کو بھی وہ بہتر سمجھتے ہیں

کوئی کرتا ہے غیبت ہے کوئی دشنام کا عادی
کہ بدباطن بھی اپنے طعن کو نشتر سمجھتے ہیں

غرض کیا حق و باطل سے ستم ایجاد کرنے میں
وہ دنیا ہی کو اب ہستی کا اک گوہر سمجھتے ہیں

بڑے ناداں ہیں دنیا میں جو دانائے زماں بن کر
جہاں میں ہر کسی سے آپ کو بڑھ کر سمجھتے ہیں

سمجھ اتنی ہی اُن کی ہے اگر ہم سا نہیں کوئی
مقرر خود وہ اپنے عقل پر پتھر سمجھتے ہیں

محض جھوٹی خوشامد پر جو اکثر پھول جاتے ہیں
اُنھیں اہل نظر نادان سے بدتر سمجھتے ہیں

خدا کی شان ہے ایمان فروشی بڑھ گئی اتنی
مقابل راستی کے جھوٹ کو بہتر سمجھتے ہیں

دغا بازی فریب و مکر کا جامہ جو پہنے ہیں
اُنھیں کو اہل دنیا سب سے اعلیٰ تر سمجھتے ہیں

بظاہر جو لباسِ فقر میں رہتے ہیں پوشیدہ
انہیں ہم لعلِ گدڑی میں لئے اختر سمجھتے ہیں

نہ کیوں ہوں باخبر جن کو نہیں رہتی خبر اپنی
کہ دانا آپ کو ناداں سے بھی کمتر سمجھتے ہیں

بڑے ہوشیار ہیں ناداں جو بن کر دور رہتے ہیں
مئے غفلت سے وہ دنیا میں پُر ساغر سمجھتے ہیں

سرفرازی نہ کیوں منظورِ حق ہو خاکساری میں
کہ ہم قدموں پر آقا کے فدا یہ سر سمجھتے ہیں

نہیں پروا انہیں گلزارِ جنت کی ذرا اے دل
جو صحرائے مدینہ کو ریاضِ تر سمجھتے ہیں

تبلیغ

فی زمانہ دین فروشی کا بڑا دستور ہے
حرص و لالچ کا دلوں میں اس لئے ناسور ہے
خود ستائی پر ہے نازاں عقل پر اپنے کوئی
یا بہارِ حسنِ دو دن پر کوئی مغرور ہے
دنیوی مال و متاع و عزت و علم و ہنر
کوئی زر کی نشہ میں از بسکہ چگنا چور ہے
زور و طاقت پر کوئی تو رستم و سہراب ہے
کوئی بقراط و فلاطونِ زماں مشہور ہے
چار پیسوں پر کوئی پھولا سماتا ہی نہیں
کوئی اپنے عہدہ داری پر بڑا مغرور ہے
نام کو مرتا ہے کوئی مکر کا پھیلا کے دام
کوئی اپنی وضع داری پر بہت مسرور ہے

کوئی اکڑا پھر رہا ہے چھوڑ کر دینِ نبیؐ
 کوئی شیطانِ لعین کا پیرو و مقہور ہے
 سنگِ دل ہے بے مروت کوئی قاتل پُر جفا
 اپنے ظلم و جور پر کوئی بڑا مغرور ہے
 بے حیائی بڑھ گئی غیروں سے پردہ اٹھ گیا
 مرد و زن میں آج کل کیسا بُرا دستور ہے
 دھوکے پی ڈالی شرافت عورتوں نے جس گھڑی
 چل پڑیں سڑکوں پہ پھر شرم و حیا کا نور ہے
 خاوند کو رکھیں خفا الفت کریں اغیار سے
 اُن کا شوہر کیا ہوا گھر میں گویا مزدور ہے
 کبر و نخوت سے کسی کا ہے دماغِ افلاک پر
 دل دُکھانے میں غریبوں کے کوئی مشہور ہے

خود غرض حاسد ہے کوئی دیکھ کر غیروں کا مال
اور مسکینوں یتیموں سے بھی رہتا دور ہے

ہے کوئی پکا جواڑی کوئی زانی سود خوار
اپنے بد بختی سے کوئی روز و شب رنجور ہے

حرص و لالچ بغض و کینہ غیبت و مکر و فریب
کوئی اپنے فحش گوئی پر بڑا مسرور ہے

ڈینگ کی لیتا ہے جو اپنی بڑائی جان کر
ہو کے وہ بد بخت و ناداں راستی سے دور ہے

بخل و خست کے سبب سے جو نہیں دیتا زکوٰۃ
آفت و رنج و بلا و فکر میں بھر پور ہے

ضعف ایمانی کا یارو آج کل پوچھو نہ حال
مہمان کے دیکھتے ہی میزبان مفرور ہے

وہ مسلمان ہی نہیں رکھتا ہے جو دل میں ریا
ظاہری مُلا اگرچہ بن کے چڑھتا طور ہے

ڈر قیامت کا رہا دل میں نہ محشر کا خیال
موت کو کہتے ہیں اکثر اُن سے بے حد دور ہے

چل بسے دنیا سے کتنے چھوڑ کر جاہ و حشم
سب کو مرنا ہے بجا کیا شاہ کیا مزدور ہے

موت جس دم آگئی فرعون کے مانند پھر
سب اکڑ جاتی رہی فوج سپہ مجبور ہے

حشر میں کھل جائے گی ساری حقیقت اے عزیز
دیکھ لے فرمانِ حق قرآن میں جو مذکور ہے

زہد و طاعت پر بھروسہ شرک ہے انکار کفر
اس لئے تقلیدِ مرشد سے یہ دل پُر نور ہے

رحم کر سب پر الہی دے ہمیں توفیقِ خیر
تا کریں ہم سب وہی جو کچھ تجھے منظور ہے

کر تو اُس پر بھی خدایا فضل و رحمت کی نظر
منحرف ہو کر جو تیری راہ سے مفرور ہے

سُوجھتا جن کو نہیں پیہم ہدایت پر ریاض
ہے اُنھیں آنکھوں میں چربی دل وہی بے نور ہے

تصوف

بادشاہِ دو جہاں ذی اختیار
کارساز و بے نیاز و کردگار
رحم کن بر حالِ ما ہستیم زار
دردِ عصیاں کرد مارا بے قرار
عفو کن جرم و خطائے لا تعد
تا نہ باشم روز محشر شرمسار
غمگسارِ ما بشو از لطفِ خاص
غمگسارِ بے کساں اے غمگسار
رحمتے کن تا چناں باشم مدام
ذاکر اشغالِ تو باحالِ زار
لطف فرما بر زبونِ حالِ من
چشم دارم از تو اے آمرزگار

قلب را از حرص و آزِ دنیوی
 پاک کن اے بے نیاز و کردگار
 از تومی خواہم دلِ صافی مدام
 ذکر تو باشد انیس و غمگسار
 روز و شب ہستم اسیرِ رنج و غم
 رحم کن اے ذوالجلالِ کردگار
 یا خدا دل را بسوئے خود بکش
 تا زِ وصلِ حق بمانم جاں نثار
 مشتعل کن آتشِ عشقت چنیں
 قلب چوں سیماب گردد بے قرار
 پیش تو فریاد خود آورده ام
 با دلِ پُر درد و حالِ اشکبار
 یا الہی بہر ختم المرسلین
 کن ریاضِ خستہ را ہم رستگار

حمد

یارب بحق ذاتِ حقِ اِخْلَاصِ و سُوْرَةُ فَاتِحَةِ
الْعِزَّةِ وَالْعِزَّةِ وَاللَّهِ شَانِ كَامِلِهِ
فِرْدِ عَمَلِ گِشْتِه سِیَاهِ از جِرمِ عِصْیَانِ و خَطَا
زِیْنِ وَجْهِ آرِدِ اِیْنِ گِدا فِرِیَادِ بَا آهِ و بُكَاءِ
لِیْ خَمْسَةِ "اَطْفِیْ بِهَا حَرَ الْوَبَاءِ الْخَاطِمَةَ ط
الْمُصْطَفِیِّ وَالْمُرْتَضِیِّ وَالْبِنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةَ ط

حقاً زِ عِصْیَانِ دِرِ گِذَرِ از بَیْرِ شَاهِ بَحْرِ و بَرِ
مِجْبُوبِ حَقِّ خَیْرِ الْبَشَرِ سِرْدَارِ و خَتْمِ الْاَنْبِیَاءِ
آوَرْدِه ام سِیْنِه سِیْرِ دِرِ حَالَتِ بَیْمِ و خَطَرِ
بِخِشْتِیْ مَرَاتَا بَیْ ضَرَرِ از فَضْلِ و اِکْرَامِ و عَطَا

لِیْ خَمْسَةِ "اَطْفِیْ بِهَا حَرَ الْوَبَاءِ الْخَاطِمَةَ ط
الْمُصْطَفِیِّ وَالْمُرْتَضِیِّ وَالْبِنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةَ ط

صدیقؓ بوبکر و عمرؓ عثمانؓ غنیؓ بہرہ دور
ہم حیدرؓ و لختِ جگر حسینؓ نورِ مصطفیٰؐ

رحمان بحق خیر و شر و ز جملہ آن اہل ہنر
کن ایں حقیر بے ہنر را بر رہِ صدق و صفا

لِيْ خَمْسَةَ أَطْفِيْ بِهَا حَرَ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةَ ۝

الْمُصْطَفَى وَالْمُرْتَضَى وَالْبُنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةَ ۝

بدتر چوں من از خوارام ناکام و بد کردارام
بے کس من ام ناچارام پُر عیب و ہم پُر از ریا

عاجز ذلیل و خوارام آشفته جان بسیارام
دل گیر و حال زارام فضل و کرم کن حافظا

لِيْ خَمْسَةَ أَطْفِيْ بِهَا حَرَ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةَ ۝

الْمُصْطَفَى وَالْمُرْتَضَى وَالْبُنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةَ ۝

آلودہ ام در خاک و خون از حالت زار و زبوں
ہر آن من ام اندر جنوں از خوفِ عصیان و جزا
از ظلمتِ دنیائے دُون تار یک دل گشتم فزوں
کن پاکِ قلبم را دروں با نورِ ایمان و ضیا

لِيْ خَمْسَةَ أَطْفِيْ بِهَا حَرَ الْوَبَاءِ الْخَاطِمَةَ ۝

الْمُصْطَفَى وَالْمُرْتَضَى وَالْبَنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةَ ۝

شد جلوہٴ ربِّ جہاں مانند بوئے گل نہاں
ہر جا نظر آید عیاں پنہاں کہ شانِ مرحبا
ہم بے نشان و بانشاں خود در مکان و لامکان
در جستجو عقل و گماں حیران کند اکثر مرا

لِيْ خَمْسَةَ أَطْفِيْ بِهَا حَرَ الْوَبَاءِ الْخَاطِمَةَ ۝

الْمُصْطَفَى وَالْمُرْتَضَى وَالْبَنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةَ ۝

اے خالقِ ایں جان و تن ہوش و خیال و عقلِ من
نطقِ زبان اندر دھن پیدا کند عبرتِ مرا
کن دور ایں رنج و محن یارب بحقِ پختن
لطف و کرم بر من فکن در صدقہٴ جل و علا

لِيْ خَمْسَةَ أَطْفِيْ بِهَا حَرَ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةَ ۝
الْمُصْطَفَى وَالْمُرْتَضَى وَالْبِنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةَ ۝

باغی چناں من گشته ام امر و نہی گم کرده ام
صبح و مسابد کرده ام سرکش ز تو ماندم سدا
از درد و غم آزرده ام بر جرم خود افسرده ام
من دلفگار و خسته ام شاہا کرم کن برگدا

لِيْ خَمْسَةَ أَطْفِيْ بِهَا حَرَ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةَ ۝
الْمُصْطَفَى وَالْمُرْتَضَى وَالْبِنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةَ ۝

اے دستگیرِ بے کساں معجز نمائے گمراہاں
داروئے دردِ عاشقاں غم خوار و مونس در بلا
ایں بے نوا و خستہ جاں گرید بصد آہ و فغاں
در ہجر شاہِ دو جہاں بہر کرم لطف و عطا

لِيْ خَمْسَةَ أَطْفِيْ بِهَا حَرَ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةَ ط

الْمُصْطَفَى وَالْمُرْتَضَى وَالْبُنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةَ ط

دارم چو حالِ اشقیا از حد اسیرم در ہوا
شد چاک دامانِ حیا گشتم چنین من بے حیا
اے مالکِ ارض و سما دارم ز تو ایں التجا
اک نون ریاضِ خستہ را مغفور کن بہر خدا

لِيْ خَمْسَةَ أَطْفِيْ بِهَا حَرَ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةَ ط

الْمُصْطَفَى وَالْمُرْتَضَى وَالْبُنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةَ ط

مناجات

اندوہ غم سے یا رب دے مجھ کو رستگاری
لطف و کرم سے اپنے کر میری غمگساری

بے کس ہوں ناتواں ہوں رنجور ہوں الہی
حالت ہے جو بھی میری روشن ہے تجھ پہ ساری

اے بے کسوں کے حامی اللہ اب کرم ہو
جرم و خطا کا سر پہ میرے ہے بوجھ بھاری

رحمت کو تک رہا ہوں اے بے نیاز یکتا
مولے کرم سے تیرے محشر میں ہونہ خواری

ظلمت سے دے الہی مجھ کو پناہ اپنی
عاجز ہوں در پہ تیرے اے رب بہ آہ و زاری

کہلاؤں تیرا بندہ غافل رہوں تجھی سے
اُس پر بھی تو ہماری کرتا ہے پاسداری

غیرت سے ہوں میں تجھ سے محبوب یا الہی
لیکن چھپاؤں کیسے اپنی سیاہ کاری

تجھ کو ہی سونپتا ہوں جان و جگر یہ اپنے
ناقص ہوں پُرخطا گو باحالِ خاکساری

تو ہے کریم و رحماں ہے اس لئے ندامت
جرمِ گنہ سے مجھ کو بے حد ہے شرمساری

شرم و حیا کا اب میں صدقہ اُتر رہا ہوں
عزت کے تیرے قربان رکھ آبرو ہماری

جس بات سے ہو خوش تو ویسی ہی دے ہدایت
مسجود ہی رہوں میں ہر دم بہ اشکباری

فضل و کرم کی چادر رحمت سے اب اُڑھادے
چھپ جائے یا الہی میری گناہ گاری

اخلاص دے وہ مجھ کو صبر و رضا سے اپنے
 شاکر رہوں ہمیشہ باخوئے انکساری
 دل میں خیال تیرا لب پر ہو نام تیرا
 ہو سامنے تو ہی تو مستی ہو ایسی طاری
 جوشِ جنونِ اُلفت اس طرح موجزن ہو
 رگ رگ سے میرے ہر دم ہو نامِ پاک جاری
 وہ عشق دے حقیقی تن من ہو خاک جل کر
 تا روبرو خدا کے حاصل ہو افتخاری
 جو کچھ سنوں میں تیری آواز ہی سنوں میں
 دیکھوں اگر کسی کو وہ ہوئے ذاتِ باری
 جوں ہی زباں سے نکلے سبحان یا الہی
 لذت سے بیخودی میں از حد ہو بیقراری
 اپنے کرم کا صدقہ پیارے نبیؐ کا صدقہ
 اے رب ریاضت پر تو کر خاص فضلِ باری

مناجات

یا الہی رحم کر ہوں مبتلائے رنج و غم
درد عصیاں نے کیا ہے موردِ جور و ستم
عفو کر میری خطاؤں کو نہ کر اُن پر نظر
بندۂ عاجز ہوں تیرا اے شہِ لطف و کرم
رستگاری دے مجھے رنج و محن کے قید سے
کر مجھے پابند اپنے عشق کا اے ذوالکرم
زیست تک محفوظ رکھ دنیا کے سب آفات سے
اور عقبے میں رہے شامل تیرا فضل و کرم
ہو مجھے آسودگی دین و دنیا اب نصیب
کچھ تہی دستی و محتاجی کا ہرگز ہو نہ غم
غیب سے میری مدد ہو مشکل و آفات میں
تا ابد حامی رہے یا رب تیرا لطف و کرم

فکرِ دنیا میں نہو یا رب کبھی الجھن مجھے
تو رہے حاجتِ روا مشکل میں میرا دم بدم

وقت حاجت میرا حامی ہو تیرا ہی دستِ غیب
بارِ منت غیر کا مجھ کو نہ رکھ تو بیش و کم

صابر و شاکر رہوں تیری رضا و راہ پر
قول پر قالو بلیٰ کے رکھ مجھے ثابت قدم

غیر کے در کا نہ کر یا رب کبھی سائل مجھے
تیرا بندہ ہوں الٰہی دے تو ہی نعم و نعم

دل کو میرے شاد کر گھر بار سب آباد کر
عفو کر جرم و خطا اے کبریائے ذوالکرم

سر میں سودا ہو تیرا دل میں بھی سوزِ عشق ہو
لب پڑھی ہو بار الٰہا ذکر تیرا دم بدم

اپنی رحمت سے مجھے بھی میوہ مقصد کھلا
 رکھ تو خوشنودی میں اپنے مجھ کو سرتا پا قدم
 آرزوئے دل یہی ہے ایک دن آجائے وہ
 خاکِ پائے مصطفیٰ میں یا خدا مل جائیں ہم
 کر دے بے خود بادۂ وحدت سے مجھ کو اے خدا
 طالبِ تختِ سلیمان ہوں نہ خواہاں جامِ جم
 شرّ شیطاں سے بچا کر حبتِ دنیا سے چھڑا
 اپنی الفت کر عطا بہر نبیٰ خیر الامم
 کر دیا امت میں داخل احمد مختار کے
 کیوں نہ پھر قربان ہوں سو جان و جگر سے تجھ پہ ہم
 دے ہدایت اے خدا دنیا کی الفت چھوڑ دوں
 یاد سے خالی نہ جائے کوئی لحظہ کوئی دم

دل میں ہر دم درد تیرا ہی رہے بارِ الہ
تیری الفت میں رہے ہر وقت میری چشمِ نم

گو بہت رنجور اپنے جرم پر ہوں اے کریم
شاد کرتا ہے ولے لا تقنطو تیری قسم

تیرے رحمت کی خبر دیتا ہے جب قرآنِ پاک
ہولِ محشر سے رہیں کیونکر نہ پھر بے خوف ہم

دینِ پاک احمدیٰ میں رکھ ہمیں قائم سدا
اے شہِ ارض و سما اے والی جاہ و حشم

روح تن سے جس گھڑی یارب جدا ہونے لگے
کچھ نہو اُس وقت مجھ پر نزع کا درد و الم

سب عزیز و اقربا جب چھوڑ دیں تنہا مجھے
گور میں اُس وقت مونس ہو تیرا لطف و کرم

لحد میں سوتا رہوں تا حشر باعیش و نشاط
 کچھ عذابِ قبر کا مجھ پر نہو رنج و الم
 سختی روزِ قیامت سے نہو خوف و خطر
 تیری رحمت اُس گھڑی پر ہو پناہِ عاصم
 نامہٴ اعمالِ عصیاں سے ہے گو میرا سیاہ
 سُرخرو کر روزِ محشر مجھ کو بالطف و کرم
 مونس و ہمدم رہے رحمت تیری روزِ حساب
 ہو تو ہی اُس بے کسی میں دستگیر عاجزم
 آبرو ہے ہم سیاہ کاروں کی تیرے ہاتھ میں
 امتِ احمدؐ میں ہو کر ہوں کہیں رُسوانہ ہم
 گو کہ ہیں آلودہٴ عصیاں مگر رحمت سے تو
 بخش دے یا رب گناہِ امتِ شاہِ اُمم

ہو کے نادم مانگتا ہوں مغفرت کی میں دعا
کھینچ دے عصیاں پہ میرے اے کریم اپنا قلم

ہے تو ہی فریاد رس خالق تو ہی رازق تو ہی
تجھ سوا کس سے کہوں درد جگر کا رنج و غم

یا رسول اللہ عاجز بے کس و مجبور ہوں
کیجئے لِلّٰہ مجھ پر بھی ذرا اپنا کرم

چتر رحمت روز محشر سر پہ ہو سایہ فگن
اے معدنِ جود و سخا اے منبعِ لطف و کرم

رکھ لیجئے شرم و حیا اپنے غلاموں کی حضورؐ
چھوڑ کر در آپؐ کا جائیں کہاں سرکار ہم

بحر رحمت موجزن ہے اے ریاضِ خستہ دل
مانگ لے جی بھر کے رب سے مدعا با چشمِ نم

تبلیغ

چاہا جو کچھ کیا مگر اے دل تو باز آ
رب ہے بڑا رحیم نہ کر خوف تو ذرا
گر لاکھ بار توبہ کیا پھر ہوئی خطا
نادم ہو اور پھر وہی توبہ سے کر دعا

رحمن ہمارے توبہ کو ہرگز نہ ٹالے گا
غفار نام اُس کا ہے رحمت سے بخشے گا

مایوس مت ہو رحمتِ ربِ رحیم سے
سب کو بچائے گا وہی نارِ جہیم سے

دل میں اگر ہے یادِ خداوند کردگار
شامل ہر ایک حال میں ہے فضل بے شمار

احسان ہے اے کریم کہ تو نے ہمیں کیا
امت میں اُس نبی کے جو ہے سب کا پیشوا

اپنی تو نعتِ پاک میں قاصر زبان ہے
اللہ کے رسول کی برتر وہ شان ہے

پڑھ لو درود اُس شہِ والا کی شان میں
ثانی نہیں ہے جس کا زمین و زمان میں

کب تک فراقِ وصل سے یارب رہوں ملول
خستہ جگر ریاض کا کر مدعا حصول

نعت

پیروں میں تو ہی پیر ولیوں میں ولی ہے
واللہ نبیوں میں تو ہی ایک نبی ہے
ہمسر نہیں عالم میں کوئی تیرے مقابل
الطاف و کرم کی تیری درگاہ بڑی ہے
مولیٰ مجھے تو پار لگا بحر گنہ سے
منجدہار میں کشتی جو میری آکے اڑی ہے
ابواب فتوحات کے سب کھول دے شاہا
کنجی میرے تقدیر کی قدموں میں پڑی ہے
بندوں پہ تیرے فضل و کرم کی ہے نشانی
آنکھوں میں جو یہ اشک محبت کی نمی ہے
صدقہ تیرا کر دے گا غنی سارے جہاں کو
مٹھی تیری رحمت کے خزانوں سے بھری ہے

عالم میں نہیں تجھ سا نبی کوئی پیغمبر
احسان و عنایت میں تو ہی ایک نبی ہے

بطحا میں تجلایے خداوند دو عالم
ہر لحظہ عجب شان سے اللہ و غنی ہے

پُر جوش سدا رہتا ہے رحمت کا سمندر
جنت سے کہیں بڑھ کے مدینہ کی گلی ہے

گلزارِ جہاں سارا معطر ہے تجھی سے
خوشبو تیری غنچوں میں میرے دل کے بسی ہے

گھبرانہ ریاض اپنے گناہوں سے تو ہرگز
رحمت کے قلم سے تیری تقدیر لکھی ہے

معارف

عبدیت ہے فقر کا درجہ سعادت کے لئے
حق تعالیٰ کی رضا میں استقامت کے لئے
منظہر اللہ اکبر ہو کے شاہِ مرسلینؐ
خاتمِ شانِ عبودت ہے رسالت کے لئے
حق کے فرماتے ہی کن سب کچھ ہوا اک دم عیاں
ہیں اسی کی قدرتیں لطف و سخاوت کے لئے
ذرہ ذرہ میں ہے اُس کے حسن کی روشن شعاع
روح بن کر ہے دلوں میں جو رفاقت کے لئے
ہے وہ خورشیدِ ازل جس کے رسالت کی کرن
عقل بن کر ہے دماغوں میں ذہانت کے لئے
مصدرِ حسنِ ازل ہے آفتابِ لم یزل
ہیں شعاعیں اُس کی جانوں میں امانت کے لئے

خواب غفلت میں وہ جب قالب سے جاتی ہے نکل
 نفس کو بے ہوش کر دیتی ہے راحت کے لئے
 پردہ توحید سے کثرت میں وہ خیر البشر
 ہو گیا مبعوث عالم میں ہدایت کے لئے
 ہے وہی جانوں کی جانِ پاک نور مصطفیٰ
 دل میں کرنیں اُس کی روشن ہیں کرامت کے لئے
 ہے اُسی کی معرفت سے معرفت اللہ کی
 نور آنکھوں میں اُسی کا ہے بصارت کے لئے
 برہم رُوپی ایشوری اوتار وہ جوتی سروپ
 ہے پتہ ویدوں میں صاف حق کی عبادت کے لئے
 سب کے بخشش کا ذریعہ ہے وہی امی لقب
 جو رسولوں میں ہوا ظاہر امامت کے لئے
 جنگلوں میں سارے چوپائے درندے جانور
 آپ کو کرتے تھے سجدہ حسنِ طاعت کے لئے

کر دیا مردوں کو زندہ چاند دو ٹکڑے کئے
پھر دکھائے معجزے لاکھوں شہادت کے لئے

ایک ہی ہادی ہے سب کا اشرف انسان وہی
جو ہوا بے سایہ دنیا میں شرافت کے لئے

برخلاف اُس ہادی مطلق کے جس نے راہ لی
ہو گیا شیطان وہ دنیا میں شرارت کے لئے

امتیازِ حق و باطل کے لئے پیدا کیا
دشمنِ ایمان کو دنیا میں عداوت کے لئے

ہے وہی جو یاں خدا کا جس نے اُس کے عشق میں
نفس کو مارا محض اپنی طہارت کے لئے

دل میں ہے جب تک کثافت حق رسی ممکن نہیں
چھوڑ دو دنیا کی الفت حق کے طاعت کے لئے

جس نے ہم کو راستہ حق کا بتایا ہے ریاضت
ہے وہی سب کا وسیلہ بس شفاعت کے لئے

تصوف

رکھتے ہیں جو منہ میں زبان اُس سے وہ کچھ کہتے نہیں
کرتے ہیں سارے کام خود ظاہر میں گو کرتے نہیں
دانائی کو اپنے چھپا نادان بنے بیٹھے ہیں وہ
قادر ہیں وہ ہر چیز پر پر حکم کچھ کرتے نہیں
حاجتیں بھی سنتے ہیں وہ جانتے ہیں حالِ دل
ہیں دیکھتے سب کچھ مگر خود منہ سے کچھ کہتے نہیں
جس سمت دیکھو ہیں وہی جلوہ نما شانِ خدا
ہر جا عیاں ہیں برملا خود ہم نظر رکھتے نہیں
بے تاب و مضطر دیکھ کر مولے نے عاجز سے کہا
رہتے ہیں تیرے پاس ہم ظاہر مگر کرتے نہیں
خوشبو جو نہی ہم کو ملی صلّ علیٰ پڑھ کر کہا
مولے میرے تیرے سوا ہم دل میں کچھ رکھتے نہیں
اک روز خود فرما دیا شفقت سے مولے نے ریاضِ
آنکھوں سے گو ہیں دور پر دل سے جدا رہتے نہیں

تبلیغ

لوگ کہنے کو تو کہتے ہیں کہ ہے ایک خدا
لیکن ایمان و یقین دل میں نہیں ہے اصلا

جانتے یہ بھی ہیں کرتا وہی سب کچھ ہے مگر
خود مرے جاتے ہیں کوشش میں کہ ہو جلد شفا

جن میں کچھ عقل ہے اتنا تو ذرا غور کریں
چشم عبرت سے تو دیکھیں یہ گل و خار ہیں کیا

کس کی خوشبو ہے گلوں میں یہ چمک ذروں میں
کون ہے جس کی یہ قدرت پہ جہاں ہے شیدا

کس کی بخشی ہوئی طاقت ہے یہ سوجھا آنکھوں میں
کون ہے جس نے دئے مفت یہ سارے اعضاء

تندرستی میں وہی فرق جو کر دیتا ہے
حکمتیں ساری دھری رہتی ہیں عاجز ہے دوا

کوششیں لاکھ کریں ہو نہیں سکتا پھر کچھ
 موت جب آگئی ٹلتی نہیں ٹالے سے قضا
 خواب غفلت سے جگاتا ہے خدا بندوں کو
 تا کریں عمر کو عصیاں میں نہ برباد ذرا
 غیر حق کو جو خدا کہتے ہیں مشرک ہیں وہی
 جو گنہ سب سے بڑا ہے اُسے سمجھے ہیں بھلا
 ہو کے گمراہ جو ہیں پوجتے شیطانوں کو
 دھاندلی کر کے جھگڑتے ہیں عبث ہے بیجا
 حق پرستی کا محض نام جو سن رکھا ہے
 سیم و زردیکھ کے کہتے ہیں یہ ایمان ہے میرا
 مکر دل میں ہے دعا دل میں ہے خست دل میں
 پھر بھلے بنتے ہیں پی کر کے مئے حرص و ہوا
 دین حق چھوڑ کے دنیا میں مٹے جاتے ہیں
 حق و باطل سے غرض ہے نہ ذرا خوفِ خدا

اچھا کھانے کو ملے عیش اڑانے کو ملے
زیب تن کے لئے پوشاک بھی ہو بیش بہا

رزق رازق سے ملے غیر کو رزاق کہیں
حق سے کچھ خوف نہیں خوف ہے غیروں سے سوا

شرم آتی نہیں افسوس ستم گاروں کو
اُلٹے خالق کی جو کرتے ہیں شکایت بیجا

چکنی چپڑی جو محض منہ پہ کیا کرتے ہیں
ہیں وہ مکار نہیں اُن میں ذرا بوئے وفا

دین و ایمان گیا رسمِ سیہ کاری میں
پردہ آنکھوں سے اُٹھا ہو گئے بے شرم و حیا

دل میں مکاری کی کیا خوب پنا ڈالی ہے
نگ و ناموس کو لاتے ہیں کھلانے کو ہوا

قلب میں نور نہیں دل میں بھی ایمان نہیں
کفر و ظلمت کے سبب سے ہے سدا حال بُرا

ہونگے کب یا کسی کے وے جو مالک کے نہیں
نعمتیں کھا کے بھی کرتے نہیں جو شکر خدا

چند روزہ یہ مٹائی ہے کریں جو چاہیں
ایک دن آنکھوں سے خود دیکھیں گے ظلمت کی سزا

بعد مرنے کے خدا سب کو بلا کر اک دن
دے گا محشر میں ضرور ان کے کئے کا بدلا

ہیں جو بد بخت و بد اعمال و بد اندیش وہی
حق سے منکر ہیں نہیں مانتے خالق کا کہا

ہے وہ مردود و لعین سن کے جو فرمان خدا
جنتیں کرتے ہیں لاتے ہیں دلائل بیجا

ہوش کچھ بھی جو اگر آئے اجل سے پہلے
بات بگڑی ہوئی بن جائے کرے فضل خدا

جن کو الفت ہے زرو مال سے دنیا میں ریاض
دوستی کر کے کریں گے وہی اک روز دغا

تبلیغ

دنیا کی کچھ پرواہ نہیں وہ چیز ہے مسلم کے پاس
ہر چیز خود محتاج ہے وہ چیز ہے مسلم کے پاس
کیا شان ہے اسلام کی کیا چیز ہے مسلم کے پاس
اسلام کی وہ شان ہے وہ چیز ہے مسلم کے پاس
مردوں کو زندہ کر دیا زندوں کو مردہ کر دیا
ہر طرح سے سمجھا دیا جو چیز ہے مسلم کے پاس
بندوق کی حاجت نہیں تلوار کی چاہت نہیں
لڑنے کی کچھ حاجت نہیں وہ چیز ہے مسلم کے پاس
اللہ کا وہ ہو گیا اللہ اُس کا ہو گیا
اک کن سے جو چاہا کیا وہ چیز ہے مسلم کے پاس
ہر کام پر ہر بات پر ہر چیز پر قابو اُسے
ہو جائے فوراً جو کہے وہ چیز ہے مسلم کے پاس
مال و زر فوج و سپہ نہ گنج و نیم ہے ریاض
بار برداری کی حاجت ہے نہیں وہ چیز ہے مسلم کے پاس

تصوف

مرض ہے جو دنیا میں سب سے پُرانا
دوا جس کی اب تک کسی نے نہ جانا

فقیروں نے جانا تو چُپ ہو کے بیٹھے

کیا ایک گوشہ میں اپنا ٹھکانہ

ہوئے سارے امراض پیدا اُسی سے

جہاں میں اُسی کا ہوا رونا گانا

خدا نے بتا کید فرما دیا ہے

کہ ہرگز مرض کے نہ تم پاس جانا

جہاں تک ہو ممکن بچو اُس بلا سے

کہ ہے وہ یہی ایک گندم کا دانہ

وہ قہر و غضب حق نے اس میں بھرا ہے

ہوا جو بظاہر ستم اس کا کھانا

اسی نے بہشتِ بریں سے نکالا
اسی نے کیا فرق اپنا بیگانہ

کیا ساری خلقت کو محتاجِ اس نے
بنایا ہمیں سب کو غم کا نشانہ

مظالم ہوئے سارے پیدا اسی سے
اسی میں بلیات کا ہے خزانہ

اسی پر ہیں تعنات ابلیس سارے
کہ شیطان اسی کا ہی گاتا ہے گانا

حکیموں نے اپنی جو حکمت دکھائی
کیا چند نسخوں میں خالی خزانہ

جو اہلِ دَوَل تھے بہت کوششیں کیں
لگاتے رہے دُور ہی سے نشانہ

نہ پوچھا مگر اہل دل سے کسی نے
ہوا بتلا جس میں سارا زمانہ

فقیری سے بہتر نہیں بادشاہی
کہ ہے خواب دنیا کا سب کارخانہ

یہ مُلا و پنڈت ہیں مکار سارے
محض جانتے ہیں جو پیسہ کمانا

غلاظت سے پہلے کرو صاف دل کو
چلو پھر کسی کو نصیحت سکھانا

محض ناؤ کاغذ کی ہیں جو چلاتے
وہ ہیں جانتے جھوٹ باتیں بنانا

جو کچھ سیکھنا ہے فقیروں سے سیکھو
نہیں اُن سے بہتر کوئی پیر دانا

گرستی کے سب کام آپس کے جھگڑے
تمام انتظام اور دنیا چلانا

سکھایا ہے مالک نے سب کچھ انھیں کو
کہ ہیں جانتے وہ ہی مردہ چلانا

انھیں کے لئے حق نے سب کچھ بنایا
فقیروں کا ہے دین و دنیا زمانہ

پیامِ اجل آگیا جب کسی کا
عبث ہے مرض کا یہ حیلہ بہانہ

یہ سب ہیں ریاضت اپنے مرشد کی باتیں
میرے دل میں ہے جن کا پاک آستانہ

تصوف

غم کھا کے پیو خونِ جگر رنج و بلا میں
کھایا ہے جو گندم تو رہو خوفِ خدا میں

ہے تخمِ بلاؤں کا یہی دانہ گندم
پیدا ہے غضبِ جور و ستم اس کے غذا میں

نادم ہوئے آشفته ہوئے حضرتِ آدمؑ
کھاتے ہی اسے پھنس گئے جو فکرِ خدا میں

اللہ کے غصہ سے ہوا پیدا جو گندم
قہاری سے ڈرتا رہا دوزخ کی سزا میں

انسان ہوا محتاج ہر ایک بات کا عادی
لاچ کے سبب پھنس گیا خود رنج و بلا میں

محنت سے مشقت سے جو حاصل ہوا گندم
ہیں رنج و الم سیکڑوں پھر اس کے غذا میں

ابلیس کی کوشش ہے نہو ترک یہ گندم
تا اُس کے پلیدی سے رہے نفس خطا میں

یہ نفس شقی ہوتا ہے مشکل سے مُسلمان
گندم کا ہے شیطان سے تعلق جو بلا میں

روزہ رہو کم کھاؤ کرو یادِ الہی
تا زیر یہ شیطان ہو رہے نفس جفا میں

سبقت کیا جب رحمتِ خالق نے غضب پر
شاداں ہوا عالم سر میدانِ قضا میں

آخر کیا ان دونوں پر اللہ نے غالب
رہن تھے جو آدمؑ کے سرِ راہِ خدا میں

ممکن نہیں احسانوں کا اے رب ہو ادا شکر
بے حد ہے تیرا فضل و کرم رنج و بلا میں

تھا جوشِ محبت کا چھپا راز جو ہم نے
سب ظلم و ستم سر پہ لیا حق کی رضا میں

عاشق کوئی رہتی ہے ہر روز مصیبت
جل مر کے بھی آرام نہیں عشقِ خدا میں

فطرت کا تقاضا ہے جو ہوتی ہیں خطائیں
ورنہ کوئی اندیشہ نہ تھا روز جزا میں

اب شرم و حیا چاہئے اللہ سے یارو
غفلت میں عبث رہتے ہو اس دورِ فنا میں

دُنیا میں ریاضتِ آ کے نہ کر عمر کو برباد
مُرشد کا قدم تھام کے لگ جا تو دعا میں

تصوف

شریفوں کی عادت ہے حُسنِ وفا
ترحم تفضل ز خوفِ خدا

سلوک اُن کے اچھے ہیں ہر ایک سے
نہیں کرتے ہرگز کسی سے دعا

دلیل اُن میں ایمان و دین کی ہے یہ
کہ رہتے ہیں باخلاق و عجز و حیا
وہ سردار ہیں حسنِ اخلاق کے
محبت مروت میں دور از ریا

وہ اکرام و بخشش کے سرتاج ہیں
ز لطف و عنایات و جود و سخا
وہ رہتے ہیں ہر ایک سے بے غرض
نہ لالچ ہے دل میں نہ حرص و ہوا

کمینوں کی نحوِ اس کے برعکس ہے
کہ ہوتی نہیں اُن میں بوئے وفا

الہی تو رکھیو میری آبرو
رہوں نیک بندوں میں تیرے سدا

دعا ہے یہی تیرے درگاہ میں
ملا دے مجھے حق سے اے کبریا

پڑھوں دل سے ہر دم بروحِ نبیؐ
دُرود و سلام و صلوات و ثنا

خودی کو مٹا کر خدا میں ریاضؒ
ہوا حق سے واصل بفضلِ خدا

تصوف

دنیا کی خط کتابت اک جھوٹ داستاں ہے
پر دین کی حکایت واللہ لطفِ جاں ہے

ہوتی ہے مکتبوں میں تدریس و درسِ حکمت
تا جان لیں کہ دُنیا اک جائے امتحاں ہے

مطلب کی سب کتھا ہے خط بھر میں دیکھ لیجئے
اخلاص و بے ریائی ایمان و دین کہاں ہے

عالم ہے کوئی واعظ درویش کوئی صوفی
سب کو یہ جستجو ہے کیونکر خدا کہاں ہے

اصلی ہے خط کتابت مولے سے لَو لگانا
دل میں ریاضِ تیرے جو خاص مہماں ہے

قصیدہ نعتیہ

کہتے ہیں جسے پیر وہ اللہ غنی ہے
مرسل ہے نبیوں میں ولیوں میں ولی ہے

خلاقِ دو عالم ہے وہی شافعِ محشر^۴
عالم میں اسی شاہ کی یہ جلوہ گری ہے

جس گل کا پتہ دیتے چلے آئے پیمبر
پھولوں میں وہ اک پھولِ رسولِ عربی ہے

اُس کے ہی رسالت کی یہ خوشبو ہے جہاں میں
گلشن میں مہکتا وہی امی لقبیٰ ہے

ہے سیدِ عالم وہی سرکارِ مدینہ
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی ہے

چمکا جو فتح پور میں رحمت کا ستارہ
پردہ سے دو عالم میں عیاں نورِ نبیؐ ہے

ہے جائے ادب مخزنِ انوار و تجلی
تکیہ مرے مرشد کی مدینہ کی گلی ہے

ہر ذرّہ عالم ہے تیرے فضل کا شاہد
کھیتی تیرے اکرام سے ہر سمت ہری ہے

کونین کا حاکم ہے ریاضِ اپنا پیمبرؐ
ہر دم اسی محبوب کی لودل میں لگی ہے

قصیدہ نعتیہ

خالق ہوا جس پر فدا وہ دلربا آپ ہی تو ہیں
شیدا ہوا جس پر خدا وہ مہ لقا آپ ہی تو ہیں
اک کن سے پیدا کر دیا گلشن کو گل سے بھر دیا
ہر سو اُجالا کر دیا معجز نما آپ ہی تو ہیں
اے خالقِ ارض و سما اے مخزنِ لطف و عطا
واللہ شانِ واضحی خیر الوریٰ آپ ہی تو ہیں
عالم منور ہو گیا گلشنِ معطر ہو گیا
پھولوں کے خوشبو میں چھپا نازک ادا آپ ہی تو ہیں
پیدا نہیں ہے دوسرا واللہ جز ذاتِ خدا
حق کا پتہ جس سے ملا وہ باخدا آپ ہی تو ہیں
سارا جہاں ماہر ہوا نورِ خدا ظاہر ہوا
شمسِ واضحی بدر الدجیٰ نجم الہدیٰ آپ ہی تو ہیں
دل میں ریاضِ آکر بسا جو دلربا حسنِ خدا
عالم ہے جس کا معجزہ وہ برملا آپ ہی تو ہیں

ٹھمری

مست اپنا تو مولے بناوے مجھے
اپنے الفت کا ساغر پلاوے مجھے

سارے عالم کا جس کو آقا بنایا
اُس کا ڈنکا جہاں میں ہر جا بجایا

اُسی پیارے کا جلوہ دکھاوے مجھے
مست اپنا تو مولے بناوے مجھے

تو نے الفت میں جس کے در در پھرایا
میرے دل میں اُسی کو لاکے بسایا

خاکِ پا میں اُسی کے ملاوے مجھے
مست اپنا تو مولے بناوے مجھے

عمر عصیاں میں اپنی گنواتا ہوں
غم ہجراں تجھی کو سُناتا ہوں

اب تو غیروں کے در سے چھڑا دے مجھے
مست اپنا تو مولے بنا دے مجھے

در پہ حاضر ہے تیرے سلامی میں
جان و دل سے ریاضِ اب غلامی میں

اپنے بحر کرم میں ڈوبا دے مجھے
مست اپنا تو مولے بنا دے مجھے

تبلیغ

بُری ہے اک خودی یار و کثافت اس میں رہتی ہے
حسد کی بغض و نخوت کی نجاست اس میں رہتی ہے
طہارت باطنی لازم ہے ہر انساں کو دنیا میں
مَرے تا نفس امارہ شرارت جس میں رہتی ہے
رہو روزہ کرو توبہ کہ دل میں نور پیدا ہو
نمازیں پھر پڑھو دل سے طہارت جس میں رہتی ہے
فرائض ہیں شریعت میں محض حق کی اطاعت میں
خودی مٹ جائے تا دل سے شقاوت جسمیں رہتی ہے
رہو بے لوث دنیا میں ہر اک سے بے غرض ہو کر
کہ باطن صاف ہو جائے لطافت جس میں رہتی ہے
بلاؤں پر نہ گھبراؤ خساروں پر نہ پچھتاؤ
بنو صابر رہو شا کر کہ راحت اس میں رہتی ہے

اگر خواہش ہے حاصل عافیت ہو دین و دنیا میں
لگا لو پیر سے دل کو کرامت جس میں رہتی ہے

رہے باقی نہ ذرہ بھر بھی الفت غیر کی دل میں
مُریدی ہے وہی اچھی شرافت جس میں رہتی ہے

کر و مولے کے قدموں پر تصدق جان و دل اپنے
کہ رحمت گھیر لے آ کر شفاعت جس میں رہتی ہے

خدا کا دیکھنا ممکن ہے اُس کے راہ میں مٹ کر
رہو بندے بنے حق کے عبادت جس میں رہتی ہے

تمنا ہے ریاض اللہ کو دیکھے تو آنکھوں سے
مٹا دے اپنی ہستی کو شہادت اس میں رہتی ہے

معارف

بجہ اللہ اس عاجز نے آج اللہ کو دیکھا
صفی اللہ نجی اللہ خلیل اللہ کو دیکھا

تجلی طور کی دیکھی خدا کا نور بھی دیکھا
کلام اللہ میں پیہم کلیم اللہ کو دیکھا

بلا شک ہو گئی تصدیق شانِ مصطفائی کی
مسیحائی کے خود پردہ میں روح اللہ کو دیکھا

نہ کیوں ایمان لائے وہ نبوت پر رسالت پر
خدا کے ظرف میں جس نے رسول اللہ کو دیکھا

ہوئی حیرت جو پڑھ کر سورۃ اخلاص قرآن میں
تو حق کے نور سے ہم نے سبحان اللہ کو دیکھا

خدا شاہد ہے جس کے شانِ رحمن و رحیمی کا
اُسی رحمت نما میں خاص بسم اللہ کو دیکھا

کھنچا نقشہ تصور میں مصور کے صداقت کا
کہ کثرت میں بھی ہر جانب تعال اللہ کو دیکھا

نہ دیکھا رحمتِ حق نے بجز ذاتِ خدا ہرگز
مجسم پیر کی صورت میں إلا اللہ کو دیکھا

خدا کا ایک ذرہ ہے یہ شمس و ماہتاب اے دل
کہ رحمت نے محض اک کن سے خلق اللہ کو دیکھا

ملائک ہو گئے ششدر اجنہ ہو گئے قائل
جب حسنِ بے مثالی میں رسول اللہ کو دیکھا

أولوالعزمی و سرداری پر عجز و انکسار اتنا
کہ شانِ خلق میں یکتا حبیب اللہ کو دیکھا

بلاؤں پر مصائب میں بھی جس نے شکر باری کی
نرالی شان سے بندوں میں عبداللہ کو دیکھا

ہوئی جب ختم ساری حجتیں اللہ برتر کی
تو حق کے رازداری میں کلام اللہ کو دیکھا

ہوئی جب دل کی آنکھوں سے زیارت پیر مرشد کی
تو اُن کے خاص مسند پر رسول اللہ کو دیکھا

ریاضِ اس وقت کر سجدہ اسی خلاقِ اعظم کا
کہ تو نے پیر کی آنکھوں سے آج اللہ کو دیکھا

تبلیغ

لیڈران قوم جاگو آؤ اب بھی ہوش میں
قوم غارت ہو رہی ہے آپ کے آغوش میں
بن کے لیڈر مت گرو حرص و ہوس کے غار میں
حق پرستی چھوڑ کر آتے ہو ناحق جوش میں
غیر حق کے واسطے قربانیاں اچھی نہیں
کیوں یہ جانیں دے رہے ہو مگر کے پاپوش میں
عقل انسانی پہ نازاں ہو پہن کر کھاروا
کیا دھرا ہے مفت کے آزار ٹیڈی پوش میں
چھوڑ کر قانون قدرت غیر کی تقلید میں
کیوں لئے پھرتے ہو یار و بار عصیاں دوش میں
سب کے پہلے امتیاز حق و باطل چاہئے
پھر قدم آگے بڑھاؤ فضل کے آغوش میں

صدق کا جھنڈا اٹھاؤ جب تو ہے مردانگی
 پیروی حق کی کرو جس کی صدا ہے گوش میں
 پیشوا اُس کو بناؤ جو فنا فی اللہ ہے
 حق تعالیٰ کی طرف سے ہے جو کامل ہوش میں
 ہے وہ تاج الاولیاء سردار و فخر انبیاء
 بھولے بیٹھے ہو اُسے دنیا کے خورد و نوش میں
 فلسفہ قرآن کا جس نے مرتب کر دیا
 ملک کے اصلاح میں رحمت ہے حق کی جوش میں
 جو طلب حق سے کرو گے سب تمہیں مل جائے گا
 ورنہ مقصد دُور ہے سمجھو اگر ہو ہوش میں
 ہاتفِ غیبی نے ساری جنتیں یوں ختم کیں
 پھر بھی کچھ بگڑا نہیں رحمت ہے اب بھی جوش میں
 ہے ریاضِ خستہ کی فریاد تجھ سے اے خدا
 دے امان ہم سب کو اپنے فضل کے آغوش میں

نعتیہ سہرا

لِلّٰہِ الْحَمْدُ زہے فرقِ پیمبرِ سہرا
مظہرِ حُسنِ خدا جلّوۃِ دلبرِ سہرا
چُن کے خالق نے تجلّائے جمالی کے گہر
بھیجا محبوب کو خود گوندھ کے اخترِ سہرا
ہے عجب حُسنِ خداداد و عجب نورِ خدا
عظمت و شانِ کریمی کا ہے مظہرِ سہرا
آپ ہی کیلئے مخصوص کیا خالق نے
کون و امکان کے جواہر کا منورِ سہرا
جملہ اوصافِ حمیدہ کے جڑے ہیں موتی
کیا ہی بے مثل ہے محبوب کے سر پر سہرا
سارا عالم ہے تحیر میں کہ دیکھا نہ سنا
ایسا محبوب نہ اُس سے کوئی بہترِ سہرا

جن کی بارات شب و روز چلی جاتی ہے
اُن کے ہی سر ہے خدائی کا مقرر سہرا

عالم قدس سے جبریلؑ امین نے لا کر
دُھوم عالم میں مچادی ہے پہنا کر سہرا

شادیوں میں اُسی سہرہ کی ہیں رسمیں جاری
لوگ پھولوں کا جو لاتے ہیں بنا کر سہرا

دیکھا آنکھوں نے کبھی جس کونہ کانوں نے سنا
سارے سہروں میں خدا ہی کا ہے برتر سہرا

اُسی نوشاہ سے عالم میں بسی ہے خوشبو
عطر قرآن سے کیا حق نے معطر سہرا

گوہر رشد و ہدایت وہ دُرِ فضل و کرم
حسنِ اخلاق سے خود ہو گیا ششدر سہرا

جن کی رحمت کو گنہگار تکا کرتے ہیں
گل نبیوں میں انھیں کا ہے مفر سہرا

کیا ہی موزوں ہے شہنشاہِ دو عالم کیلئے
تاج سر پر ہے شفاعت کا پھر اُس پر سہرا

ہو مبارک تجھے نوشاہِ الہی تو اُسے
شبِ معراج کی دولت یہ مظفر سہرا

لوگ سجدہ میں گریں گے جو نہی دیکھیں گے تجھے
شوق سے گاہ تکیں گے سرِ محشر سہرا

سارے عالم کو اُسی روز یقین ہوگا ریاضِ
حق کا محبوب جب آئے گا پہن کر سہرا

معارف

فقیر کہتے ہیں اُس کو جسے ملال نہ ہو
سوا خدا کے کسی کا اُسے خیال نہ ہو

نہ زر کی طمع ہو دل میں نہ حرص دنیا کی
فنا ہو ایسا کبھی جس کا انتقال نہ ہو

چھپائے اپنی کرامت کو ظرفِ عالی میں
جلانا مُردوں کا کچھ بھی اُسے محال نہ ہو

کرے وہ پیروی سنت کی ایسی خوبی سے
جہاں میں کوئی بھی مشکل اُسے وبال نہ ہو

اُسی فقیر کا تیرے حبیب کا صدقہ
خدا کے یاد میں مولے مجھے زوال نہ ہو

ترے ہی کوچہ میں مر کر ہو خاک یہ عاصی
مزا ہی کیا ترے قدموں میں پائمال نہو

تپِ فراق میں اے شاہ کیسے چین آئے
ترے حبیب کا جب تک اسے وصال نہو

ہمارے ساری خطاؤں کو اپنی رحمت سے
مٹادے ایسا کہ محشر میں کچھ سوال نہو

ترے ہی نقشِ قدم پر ریاض آقا
فدا ہو ایسا کہ جس کی کہیں مثال نہو

تبلیغ

ہوش میں آؤ مسلمانوں قیامت آگئی
دیکھ لو دجال کی ظاہر شرارت ہوگئی
مظہر دجال ہے شیطان کی تحریک بلا
سرگروہ شیطنت میں جو یہ طاقت ہوگئی
آوارگی نے زور باندھا بے حیائی بڑھ گئی
عورتوں کی جا بجا برباد عصمت ہوگئی
شیطنت کی ابتدا ہے ابتدائے اہل شر
برملا اسلام و دین سے ان کو نفرت ہوگئی
منکروں کا زور دیکھو رسم دنیا کے لئے
روز افزوں جن کے سورش کی شکایت ہوگئی
آکریوں کا زور دیکھو رسم شہس کے لئے
حق پرستی سے انھیں بے حد عداوت ہوگئی

مال و زر کے حرص میں غافل ہیں جو اہل ہوس
غیر کی تقلید سے دل میں نجاست ہوگئی

منکروں کا پیش خیمہ ہیں اسی دجال کو
جن کے فتنوں کی تمام عالم میں شہرت ہوگئی

طالبِ دنیا ہیں یہ سب بے خبر اللہ سے
مال و زر سے اس لئے ان کو محبت ہوگئی

نام کے جو ہیں مسلمان ہیں اندھیرے میں پڑے
حرص دنیا کی سبب سے زار حالت ہوگئی

گر کسی بھائی کو عہدہ افسری کا مل گیا
اُس کو ہم سے بات تک کرنے سے نفرت ہوگئی

نوکری پکنے لگی علم و ہنر غارت ہوا
رشوتوں کی ہر جگہ اب قدر و قیمت ہوگئی

کیا کسی کی آسماں سے کچھ ہدایت ہوگئی
دفتروں میں اسٹرائک کی کرامت ہوگئی

آج سوراج غریباں ہوگئی ہے شولہ زن
یا کوئی باد مخالف کی شرارت ہوگئی

ہوگیا جرمانہ فوراً یا تنزل کر دیا
یا سزائے ہر طرف تحریر قسمت ہوگئی

گر ترقی کی کسی نے بھول کر درخواست دی
اٹے پیروں لوٹنے پر سب کو حیرت ہوگئی

بوائے جب انصاف کی باقی رہی دربار میں
دن بدن ظلم و ستم سے زار حالت ہوگئی

شادی و غم میں اگر رخصت کا نام آیا کہیں
شامت اعمال سے اس پر قیامت ہوگئی

(الف)

۲۳۶

جس کو سمجھے تھے ہنسی نکلا وہ اک قدرت کا کھیل
دل لگی ہی دل لگی میں فضل و رحمت ہوگئی

جھیلتے تھے سختیاں لیکن مجال اتنی نہ تھی
جان پر تب کھیلنے کی ہم کو جرأت ہوگئی

آٹھ گھنٹوں کے عوض چوبیس گھنٹے بھی کہیں
کام کرنے سے اگر کچھ بھی شکایت ہوگئی

بیکسوں کا حال مت پوچھو کہ مونس کون ہے
ٹھوکروں کی چوٹ غربت میں رفاقت ہوگئی

جب علالت میں بہ مجبوری شفا خانہ گئے
مشکلوں سے پانچ دینے پر عنایت ہوگئی

فیس بے داخل کئے بیمار نے گر کچھ کہا
ڈاکٹر صاحب کو سنتے ہی حرارت ہوگئی

(ب)

۲۳۶

مکتبِ اغیار میں جب سے سبق ہم نے پڑھا
حق پرستی اور مذہب سے عداوت ہوگئی

شانِ ہمدردی و اخلاق و مروت کے عوض
خود پرستی و حسد سے اب محبت ہوگئی

خاکساری میں اگر ہے خاکساروں سے حذر
خاک میں ملنے کو پھر کافی حماقت ہوگئی

راہِ حق کو چھوڑ کر آخر ہوئے خوار و ذلیل
جب ضلالت میں پڑے ظاہر کثافت ہوگئی

چھوڑ دو کبر و ریا خواہش اگر ہے جاہ کی
چار پیسوں سے نہ سمجھو ہم کو عزت ہوگئی

ہم بُرے خود ہیں کسی کی کچھ نہیں اس میں خطا
سب یہ اپنے ہی طبیعت کی بدولت ہوگئی

جاہ و حشمت پر غرور اے دوستو اچھا نہیں
تاج والوں کی بھی شاہی دم میں غارت ہوگئی

قطرہ ناچیز سے بن کر دلا اتنا غرور
ڈوب مرنے کی ہے جاگر تجھ میں نخوت ہوگئی

لیڈران قوم سارے سورہے ہیں بے خبر
غیر حق کی پیروی میں ان کو جرأت ہوگئی

کون ہے سردار اُن کا کون ہے اُن کا امام
امر منکم سے اُنھیں کیوں اتنی غفلت ہوگئی

کیوں نہیں یہ ڈھونڈتے آخر امامِ وقت کو
کیا خدا کی معرفت سے اُن کو فرصت ہوگئی

حکم کیوں سنتے نہیں اللہ کے محبوب کا
نفسِ امارہ کو حاصل کیا طہارت ہوگئی

سب سے بہتر جانتے ہیں عقل کو اپنی اگر
حیف ایسی عقل پر دل میں جو نخوت ہوگئی

امتحان ایمان والوں کا ہے یار و اب شروع
ہے وہی جو یاں خدا کا جس کو عبرت ہوگئی

کیوں مسلمان ڈر رہے ہیں غلبہٴ دجال سے
اہل شر کو دیکھ کر کیوں پست ہمت ہوگئی

ہے زمانہ مہدی آخر زمان بھی عنقریب
جن کی اب تنظیم سے ظاہر کرامت ہوگئی

سب یہ آثارِ قیامت ہو رہے ہیں آشکار
خوب سمجھو غور سے تبدیل رنگت ہوگئی

کشتی ایمان و دین کو ہے بچانا اب ضرور
کیونکہ مذہب کی کتابوں سے بشارت ہوگئی

آئے گا دجال پہلے بعدہ مہدی امام
اس لئے دونوں کی اب ظاہر علامت ہوگئی

پیش خیمہ مہدی و عیسیٰ کی یہ تنظیم ہے
حق نے ظاہر کر دیا دل میں ہدایت ہوگئی

دیکھ لو اے دوستو دجالوں کی شیطنت
بڑھ گئی ہے کس قدر کیسے شقاوت ہوگئی

ایک طرف اسلام ہے اور ایک طرف ابلیس ہے
جو بھی جس کا اہل ہے ویسی ہدایت ہوگئی

جو ہوا دجال کا حامی وہ کافر ہوگیا
حق سے غافل ہوگیا لازم ندامت ہوگئی

شور و شر کے دور میں اللہ اکبر کی صدا
اہل حق کے واسطے روحانی طاقت ہوگئی

ہل گیا کوہ گراں دریا میں طوفان آ گیا
خون مسلم میں جونہی جوشِ حرارت ہو گئی

نعرۃ اللہ اکبر کی گرج سے یا علی
دشمنوں کے پھٹ گئے دل غیر حالت ہو گئی

قتل مسلم دیکھ کر افلاک بھی تھرا گئے
اب زمین پھٹ جائے گی اس میں حرارت ہو گئی

دین حق پر جو مرا واللہ وہ آزاد ہے
سب مرادیں مل گئی حاصل سعادت ہو گئی

جنت الفردوس میں درجہ شہادت کا ملا
حورِ غلماں مل گئے مقسومِ راحت ہو گئی

جاگو جاگو غافلِ مسلم کا آکر ساتھ دو
ورنہ جانو عاقبت برباد و غارت ہو گئی

ہیں یہ سب باتیں قیامت کی جواب نزدیک ہے
زلزلوں پر زلزلہ آفت پہ آفت ہوگئی

ملک سب ٹکرائیں گے ہو جائے گی جنگ عظیم
چار دن کی زندگی بھی اب قباحت ہوگئی

وہ بھی دن نزدیک ہے اسلام ہوگا ہر طرف
کفار بھی کہہ دیں گے سب ہم کو ہدایت ہوگئی

لوگ حیرت سے کہیں گے سب کو مسلم دیکھ کر
سارے عالم پر خدا کی کیا عنایت ہوگئی

ہے ریاضِ خستہ کی حق سے یہی ہر دم دعا
معاف کر سب کی خطا جو کچھ بہ غفلت ہوگئی

تبلیغ

رام جی کہتے ہیں کس کو نام کس کا رام ہے
رام کو جس نے نہ جانا وہ سدا ناکام ہے

رام کے حرفوں کو سمجھو کس کا ملتا ہے پتہ
رام ہی کا بوجھنا تو ایک بھاری کام ہے

گیان پایا اک رشی نے جو مرا چلا اٹھا
رام کے اکثر کو چپنا مورکھوں کا کام ہے

کیوں مرا کہتے ہو گیانی رالف اور م کو
ہے مرا سے کیا اشارہ کس کا اس میں نام ہے

م سے نام محمد ہے رسول اللہ کا
برہم جوتی ایشوری اوتار جو سرنام ہے

ہے وہی سردار عالم ہے وہی جوتی سروپ
ہے وہ سُرجن ہار داتا رحمت اُس کی عام ہے

تھے نبیؑ جتنے پیغمبرؑ سب خبر دیتے رہے
دیکھ لو عالم میں اُس کا نام طشت ازبام ہے

برہم گیانی جوت جو ہر دے میں سب کے ہے چھپی
ڈھونڈنا اُس کا ہی یار و سب سے بہتر کام ہے

نور کہتے ہیں اُسی کو جس کی کرنیں پھیل کر
جان و دل میں جلوہ گر ہے خلق پر اکرام ہے

برہم کو جانانہ جس نے اِس جہان میں آن کر
نرکھ میں جا کر بھی اُس کی زندگی بدنام ہے

نعمتیں دنیا میں کیا کیا سب کو اُس نے مفت دیں
آخرت میں حق پرستی کا بڑا انعام ہے

ایک دن جانا ہے سب کو جب خدا کے روبرو
چار دن کے واسطے کیوں پھر خیالِ خام ہے

گیان سیکھو دوستو ملتی کی خواہش ہے اگر
تا ملے جنت تمہیں بے حد جہاں آرام ہے

نامِ خدا پڑھتے رہو ذکرِ نبیٰ کرتے رہو
اللہ سے ڈرتے رہو ورنہ برا انجام ہے

سو جھکی باتیں بتا دیں حق نے تجھ کو اے ریاضِ
لوگ سمجھیں یا نہ سمجھیں آگے اُن کا کام ہے

حمد

بنا کے اے رب تو اپنا بندہ دکھا دے اسکو جمال اپنا
کمال رحمت سے یا الہی عطا کر اسکو وصال اپنا
خدا کی دل میں جو جستجو ہے نبی کی دن رات آرزو ہے
بشکل مرشد وہ روبرو ہے حجاب ہی ہے ملال اپنا

خوشی میں آج عید کے خدایا زکوٰۃ نکلے بٹے جو صدقہ
ہمیں بھی اب بخش دے الہی کرم سے اپنے وصال اپنا
جلال والے جمال والے کمال عظمت کی شان والے
جو حسن والوں میں ہیں نرالے انھیں سے ملتا ہے فال اپنا

مزرہ ہی کیا ایسی زندگی میں رہوں میں ہر دم فراقِ غم میں
تڑپ تڑپ کر کے بیسکلی میں تجھی سے کہتا ہوں حال اپنا
نہیں ہے دل میں کوئی تمنا بس ایک تیری ہی آرزو ہے
تجھی سے ہے اب سوال میرا دکھا دے مولیٰ جمال اپنا

خدا کی رحمت ہے کبریائی حضورِ نعمت ہے مصطفائی
ریاض دے کر تری دہائی ہے نجم دین پر سوال اپنا

قصیدہ

دین و دنیا میں مرا لیسنس میرا پیر ہے
بس یہی دولت ہے میری بس یہی جاگیر ہے
نفس جب تک مرنہ جائے زندگی دشوار ہے
موت کی گردن پہ میرے پیر کی شمشیر ہے
بندوق کی حاجت نہیں تلوار کی چاہت نہیں
اللہ کے قبضہ میں ساری خلق کی زنجیر ہے
ہم کو وہ لیسنس دیجئے جو فنا فی الشیخ ہو
آپ کے در کی غلامی باعث توقیر ہے
رنج و راحت کونہ جب تک حکم ہوگا آپ سے
لاکھ سر مارے کوئی بیکار ہر تدبیر ہے
آپ ماریں یا جلائیں غیر کو جرأت نہیں
آپ کے ادنیٰ اشارہ میں مری تقدیر ہے

ہیں شہنشاہِ دو عالم آپ ختم المرسلین
آپ کا فضل و کرم صد حکمت و تدبیر ہے

ہر چیز پر قادر ہیں آپ اللہ کے محبوب ہیں
خاکِ پائے مصطفیٰ میرے لئے اکسیر ہے

پل رہی ہے خلق ساری ظلِ رحمت کے تلے
آپ کے لطف و کرم سے رزق عالم گیر ہے

جس نے کلمہ پڑھ لیا وہ ہو گیا غم سے رہا
آپ کے نام مبارک میں بڑی تاثیر ہے

ہے ریاضِ خستہ جان عاجز حقیر و ناتواں
آپ ہی کے فضل سے زندہ یہ پر تقصیر ہے

مناجات

اے خدائے عزوجل صدقہ خدائی کا ترے
رحمت عالم کا صدقہ مجتبائی کا ترے

صدقہ عز و جاہ و حشمت شان رب العالمین
عظمت جبروت و صدقہ کبریائی کا ترے

رحمتہ اللعالمین یا شفیع المذنبین
صدقہ ذات حق تعالیٰ رونمائی کا ترے

صدقہ شان والضحیٰ یسین و طہ حم
صدقہ اے شان خدا جلوہ نمائی کا ترے

اے شہنشاہ دو عالم مالک کون و مکان
صدقہ اے معبود مطلق حق نمائی کا ترے

رحمتِ غفار و ستار العیوبِ عاصیاں
حیٰ یا قیوم صدقہ درباریٰ کا ترے

انبیاء و اولیاءِ پیرانِ عظامِ جہاں
صدقہ پیر نجمِ دینِ حسنِ خدائیٰ کا ترے

ہادیٰ و رہبر کا صدقہ اے رحیم العاجزاں
صدقہ اے حامی امتِ رہنمائیٰ کا ترے

ساری دنیا ہے طلاطم میں زِ طوفانِ بلا
لے خبر بندوں کی صدقہ پیشوائیٰ کا ترے

فضل کا دریا بہادے اے کریمِ کارساز
بہر ختم المرسلین صدقہ خدائیٰ کا ترے

اے مسیحاے زمانِ خلاق و رزاقِ جہاں
اک نظرِ رحمت کی صدقہ مصطفائی کا ترے

آپ کے امت کی کشتی ہے بھنور میں یا نبیؐ
المدد اے کبریاً صدقہ خدائی کا ترے

آپ گر چاہیں کریں دم بھر میں آسان مشکلیں
صدقہ اے حاجت روا مشکل کشائی کا ترے

دشگیری کیجئے یا ذوالجلال و ذوالکرمؐ
اے میرے فریاد رس صدقہ خدائی کا ترے

بینوا مسکین و عاجز ہے ریاضِ پر خطا
رحم کر لہ صدقہ کبریائی کا ترے

تصوف

ہے نمازِ پیر و مرشد حق تعالیٰ کی نماز
اس لئے پڑھتے ہیں ہم سب حق تعالیٰ کی نماز

جلوہ گر ہے حق نما ہے رہنما ہے رونما
فرض سب پر اس لئے ہے حق تعالیٰ کی نماز

وحدۃ لاریب ہے باخود خدا بے خود عیاں
سب کو کر دیتی ہے یکجا حق تعالیٰ کی نماز

مؤمنو آؤ خدا کے روبرو سجدہ کرو
ہو رہی ہے مسجدوں میں حق تعالیٰ کی نماز

م احمدؑ نے کیا غیروں سے پردہ اس لئے
تا اسے جانے نہ کوئی حق تعالیٰ کی نماز

ہے وہی کثرت میں یکتا امر بالمعروف حق
سب کو رکھتی ہے سلامت حق تعالیٰ کی نماز

دیکھتا ہے وہ دلوں میں ہر خیالِ خام کو
میل کے سب پڑھتے ہیں جس دم حق تعالیٰ کی نماز

پیر ظاہر پیر باطن پیر الا اللہ ہے
صاف قرآن سے ہے ثابت حق تعالیٰ کی نماز

مٹ گئی ساری خودی جب پیر خود ظاہر ہوا
ہے فنا فی اللہ بالکل حق تعالیٰ کی نماز

ہے امامت امر منکم قل اطیعوا اللہ میں
ختم کر دیتی ہے حجت حق تعالیٰ کی نماز

شان و عظمت پیر کی خالق اگر ظاہر کرے
کفار بھی پڑھنے لگیں سب حق تعالیٰ کی نماز

چشم باطن جب کھلی اللہ کا سجدہ کیا
ہو کے مؤمن پڑھ لیا پھر حق تعالیٰ کی نماز

قربت اللہ کی یا رب انھیں بھی ہونصیب
جو لگے پڑھنے ہمیشہ حق تعالیٰ کی نماز

شرک سے توبہ کرو ابلیس یارو مت بنو
انبیاء پڑھتے ہیں دل سے حق تعالیٰ کی نماز

نفسِ کافر کو ریاضِ آخر مسلمان کر دیا
شکر کر سجدہ میں جا پڑھ حق تعالیٰ کی نماز

تبلیغ نصح

نصیحت کیا کرے کوئی نہیں تم مانتے کہنا
کہا کوئی کرے کتنا ہی تم سنتے نہیں کہنا

محض اپنی سمجھ کو تم سمجھتے ہو کہ اچھی ہے
شکایت اُلٹی کرتے ہو عیب ہے تم سے کچھ کہنا

بڑے ہوتے ہیں دنیا دار جاہل بے ادب ضدی
نہ جانیں حق کو کیا حق ہے نہ ناحق سے کبھی ڈرنا

جسے کمزور پاتے ہیں اُسی پر ظلم کرتے ہیں
خدا سے اس قدر بے ڈر ہیں گویا جھوٹ ہے مرنا

غرض پر اپنے مطلب کی کریں گے منتیں کیا کیا
سبھی باتیں نمائش کی ریا کو اُن کے کیا کہنا

دل آزاری غریبوں کی نہ کرنا دوستو ہرگز
سمجھ رکھو نتیجہ ہے برائی کا برا ملنا

یہ دنیا جائے عبرت زندگی کا کیا بھروسہ ہے
بچو باطل پرستی سے ضرور اک روز ہے مرنا

جولذت ہے فقیری میں نہیں وہ بادشاہی میں
کہ ملنا پیر مرشد کا ہے حق اللہ سے ملنا

جو دانا ہیں ریاضت اکثر وہی خاموش رہتے ہیں
الگ رہتے ہیں وہ سب سے نہ کچھ کہنا نہ کچھ سننا

تصوف

کروں پہلے میں حمد مسرور ہو کر
خدا کی محبت میں مخمور ہو کر
ادب سے قلم لکھ تو پھر نعتِ احمدؐ
کہ ہر لفظ شاہد ہو منصور ہو کر

یہ مصرع طرح بھی عجب بامزہ ہے
بہت پاس نکلے بہت دور ہو کر

ہو تحریر بھی ایسی خطِ جلی کی
جھلک ہو مضامین میں سرِ خفی کی
گرہ وہ لگے دل میں عشقِ نبیؐ کی
کہ تقلید ہو خاص ابنِ علیؑ کی

ہے کیا شان پیروں میں حق کے ولیؑ کی
بہت پاس نکلے بہت دور ہو کر

مدینہ چلیں اب عرب پور ہو کر
کریں حج کعبہ فتنچور ہو کر
زیارت ہو جس دم حبیبِ خدا کی
منور ہو دل جلوۂ طور ہو کر

عجب شان ہے اُن کی کثرت میں وحدت
بہت پاس نکلے بہت دور ہو کر

الہی وہ توفیق دے تاکہ ہم سب
کریں ذکر تیرا و نعتِ نبیٰ اب
جو تفسیر ہے آیتِ نحن اقرب
اُسی سے پتہ صاف ملتا ہے اے رب

رہے بے خبر دین و ایمان سے اب تک
نہ سمجھے کہ تو پاس ہے دور ہو کر

چمکتا ہے ذروں میں جو نور ہو کر
گلوں میں مہکتا ہے کافور ہو کر
دلوں میں بسا ایسا معمور ہو کر
کہ آیا ان آنکھوں میں خود نور ہو کر

کروں کس طرح حمد مشکور ہو کر
جو تو پاس نکلا بہت دور ہو کر

بہت ہم نے بت خانوں میں جا کے ڈھونڈا
بچا کوئی گر جا نہ کوئی کلیسا
کئے مسجدوں میں بھی سجدے ہمیشہ
پتہ تیرا ملتا نہ تھا پر کسی جا

کھلی دل کی آنکھیں تو ہم نے یہ دیکھا
کہ تو پاس نکلا بہت دور ہو کر

جو دنیا میں رہتا ہے مغرور ہو کر
خدا سے وہ ہے دور بے نور ہو کر
ہو جس دل میں کبر و حسد بغض و کینہ
وہ جاتا ہے دنیا سے مقہور ہو کر

کرو دوستو پیروی اُس نبیؐ کی
جو رہتے ہیں دل میں بہت دور ہو کر

کیا جن کے اُلفت نے ہم کو پریشان
رہے چاکِ دامان و چاکِ گریبان
کئے لاکھوں تدبیر و کیا کیا نہ سامان
عجب بیکسی میں رہا دل کا ارمان

جوں ہی اُٹھ گیا دل سے پردہ خودی کا
تو وہ پاس نکلے بہت دور ہو کر

کھلونوں میں مٹی کے یوں چھپ کے بولے
جو دانا ہو تم میں وہ ہم کو ٹٹولے
کہاں ہیں بھلا ہم کو ڈھونڈو تو جانیں
جو ہو اہل دل حق و باطل کو تولے

ٹھگوں سے مگر خوب ہوشیار رہنا
بہت پاس ہم ہیں بہت دور ہو کر

بھٹکتے پھرے دربدر جنگلوں میں
کبھی مسجدوں میں کبھی مندروں میں
ملا جس گھڑی ہم کو اک پیر کامل
جو بے مثل ہے رہبروں کاملوں میں

غلامی میں اُس شاہ کے یہ شرف ہے
خدا پاس نکلا بہت دور ہو کر

رسولوں میں شمس الضحیٰ بن کے آئے
نبیوں میں خیر الوریٰ بن کے آئے
ولیوں میں نجم الہدیٰ بن کے آئے
حسینوں میں نور خدا بن کے آئے

کہوں کس زبان سے وہ کیا بن کے آئے
بہت پاس نکلے بہت دور ہو کر

نبی کے غلاموں کی محفل سچی ہے
مبارک سلامت کی نوبت بجی ہے
فرشتوں میں اک دھوم شادی رچی ہے
زبانوں پہ صل علیٰ اس گھڑی ہے

ملے خوب وہ آ کے پہلو میں میرے
بہت پاس نکلے بہت دور ہو کر

ہیں جن کے کرم پر گنہگار شاداں
انہیں کے لئے بخشوانا ہے آساں
وہ ہیں کن فکاں مظہرؒ جانِ جاناں
شہنشاہِ ارض و سما جن و انساں

رہوں یا خدا روز و شب اُن کا جو یاں
جو یوں پاس نکلے بہت دور ہو کر

الہی رہیں شاد یارانِ ملت
معطر رہے بزمِ جانانِ فطرت
گھٹا معرفت کی ریاضؒ آج ان پر
برس جائے یا رب یہ بارانِ رحمت

مرادیں ملیں سب کو اُن کے کرم سے
جو یوں پاس نکلے بہت دور ہو کر

نذرانہ صلوة و سلام

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک

آپ ہی خیر الوریٰ ہیں

مظہر ذاتِ خدا ہیں

مصدرِ جود و سخا ہیں

صاحبِ لطف و عطا ہیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک

فضل ہے جو آپ آئے

رازِ حق دل میں چھپائے

نعمتیں سب ساتھ لائے

رحمتِ عالم کہائے

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک

کلمہ طیب
خلق کو قرآن سنایا

جلوے نوری دکھایا
سرِّ حق دل میں بتایا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک

حمد میں اے ذات باری
عقل ہے اپنی جو عاری

دے وہ دل کو میرے یاری
تا زباں سے ہو یہ جاری

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک

ہے جو شان مصطفائی
کب گماں کو ہے رسائی

جان و دل جن کا فدائی
ان کی ہے مدحت سرائی

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک

نور کو رب سے ملا کے
بادۂ وحدت پلا کے

راز حق حق کو بتا کے
یوں کہا الفت میں آ کے

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک
چاہا حق نے جب ہو ظاہر
خلق ہو خالق سے ماہر

فرش سے تا عرش آخر
کردیا ظلمت سے ظاہر

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک
کیوں نہ ہو وہ نور اطہر
رونق عرش منور

ہے جو شان ذاتِ انور
دو جہاں ادنیٰ ہے مظہر

یا نبی سلام علیک
یا حبیب سلام علیک

یا رسول سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

راہ حق ہم کو دکھایا
فضل کا دریا بہایا

نار سے سب کو بچایا
مژدہ بخشش سنایا



یا نبی سلام علیک
یا حبیب سلام علیک

یا رسول سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

شاد ہو ریاض نامی
مل گئی حق کی غلامی

احمد مرسل ہیں حامی
یوں تو پڑھ ان کی سلامی

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک

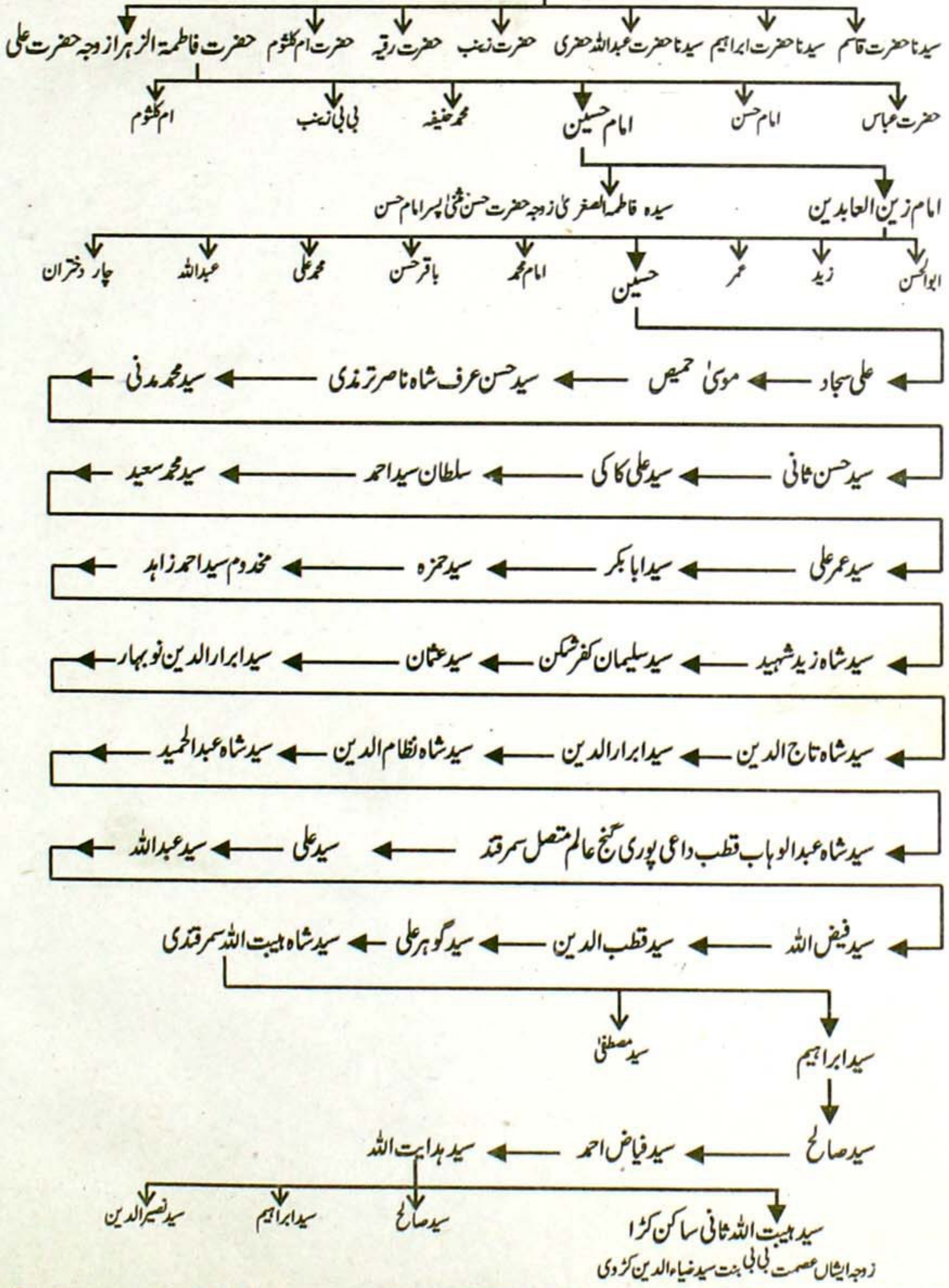
پڑھ تو اے ریاضِ نجمی
شوق سے نعتیں نبی کی

بخش دے رحمت سے سب کی
جو بھی ہو مراد جس کی

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک

شجرہ شریف نسبی

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



سید ہیبت اللہ ثانی ساکن کڑا
زوجہ ایشا عصمت بی بی بنت سید ضیاء الدین کڑوی

سید قطب الدین زوج صاحب النساء بنت نصیر الدین

بی بی مریم زوجہ ایشا سید حسام الدین کڑوی

سید محمد عرف دمڑی میاں

سید محمد فیاض احمد زوج عائشہ بی بی بنت ابو محمد کڑوی

بی بی رحمانی زوجہ سید عباد اللہ پسر ابو محمد کڑوی

ماہ بی بی زوجہ مقصد علی پسر یار محمد
شیعہ ہو گئے

حیابی بی بی زوجہ سید احمد علی پسر سید عباد اللہ

سید محمد سعید الدین زوج خاطر النساء بنت سید عباد اللہ

سید محمد غیاث الدین عرف شہاب الدین زوج بتول بی بی بنت مقصد علی

سید حسن الدین زوج بنی فاطمہ بنت مظفر علی

سید محمد فیاض احمد زوج ظہیر النساء ماٹکھو ر بنت امین الدین حسن میاں ماٹکھو ری

سید محمد حسام احمد عرف غورا احمد

نعیم فاطمہ زوجہ منظور احمد
ڈرگ روڈ کراچی پاکستان

سید شاہ ریاض احمد حسینی

میسونہ خاتون زوجہ ثانی

حسین فاطمہ زوجہ سید ذکر اللہ

زوج اول سلیم فاطمہ { بنت محمد اشرف ماٹکھو ر
زوج ثانی کنیر فاطمہ

سید ذکر اللہ لا ولد

لا ولد پسر حسام احمد

سید شاہ ریاض احمد حسینی

سید امین احمد حسینی

سید ریاض النساء عرف میسونہ بی بی

سید صدیق احمد حسینی

سیدہ بنی فاطمہ زوجہ سید

سید سعید احمد حسینی

عرف قاسم ریاض میاں

زوجہ قاضی رکن الدین بھانڈیہ ضلع گوالیار

خلیف آباد حیدر آباد پاکستان

انجمن حسین و مکتوبہ الہ آباد

نخل سووا آباد کراچی لا ولد

زوج حمیرہ خاتون بنت شاہ عبداللہ فاروقی الہ آباد

سید صدیق احمد حسینی

فیروزہ حسینی

ممتاز حسینی

زوجہ انصار حسین میرٹھ

سید غیاث احمد حسینی

عقیق فاطمہ حسینی

عرف زبیر زوجہ شمیم احمد صدیقی

سید شفیق احمد حسینی

گل فاطمہ حسینی

سید امین احمد حسینی عرف قاسم ریاض میاں

زوجہ ایشا حمیرہ خاتون عرف سلطانہ بنت شاہ عبداللہ فریدی (فاروقی) خاندان دائرہ شاہ محبت اللہ الہ آبادی بہادر سنج الہ آباد

سید عاصم ریاض
حسینی عرف
ہیبت اللہ ثالث

سید صادم
ریاض حسینی

فرین فاطمہ
عرف ایمنہ حسینی

ادیبہ حسینی
زوجہ سید محمد اسلام
کاظمی عرف حسن
اورینی

نعیم فاطمہ عرف نعیم حسینی
زوجہ طلحہ فریدی ماٹکھو ری

سلیم فاطمہ عرف ماریہ حسینی
زوجہ ساجد فریدی ماٹکھو ری

کنیر فاطمہ عرف غزالہ حسینی
زوجہ سید سہیل احمد دنی عرف
عبداللہ کڑہ فتحپور

باہتمام فقیر سید امین احمد حسنینی عرف قاسم ریاض
خلف و سجادہ نشین آستانہ عالیہ ریاض المعارف

۱۳۶۶- ریاض منزل سید واڑہ شہر فتح پور (یو۔ پی) انڈیا بھارت۔ ۲۱۲۶۰۱
فون نمبر: ۰۵۱۸۰-۲۲۵۲۰۵-۰۰۹۱

باہتمام فقیر سید امین احمد حسنینی عرف قاسم ریاض
خلف و سجادہ نشین آستانہ عالیہ ریاض المعارف

۱۳۶۔ ریاض منزل سید واڑہ شہر فتح پور (یو۔ پی) انڈیا بھارت۔ ۲۱۲۶۰۱
فون نمبر: ۲۲۵۲۰۵۔ ۰۵۱۸۰۔ ۰۰۹۱